https://ataunnabi.blogspot.com/

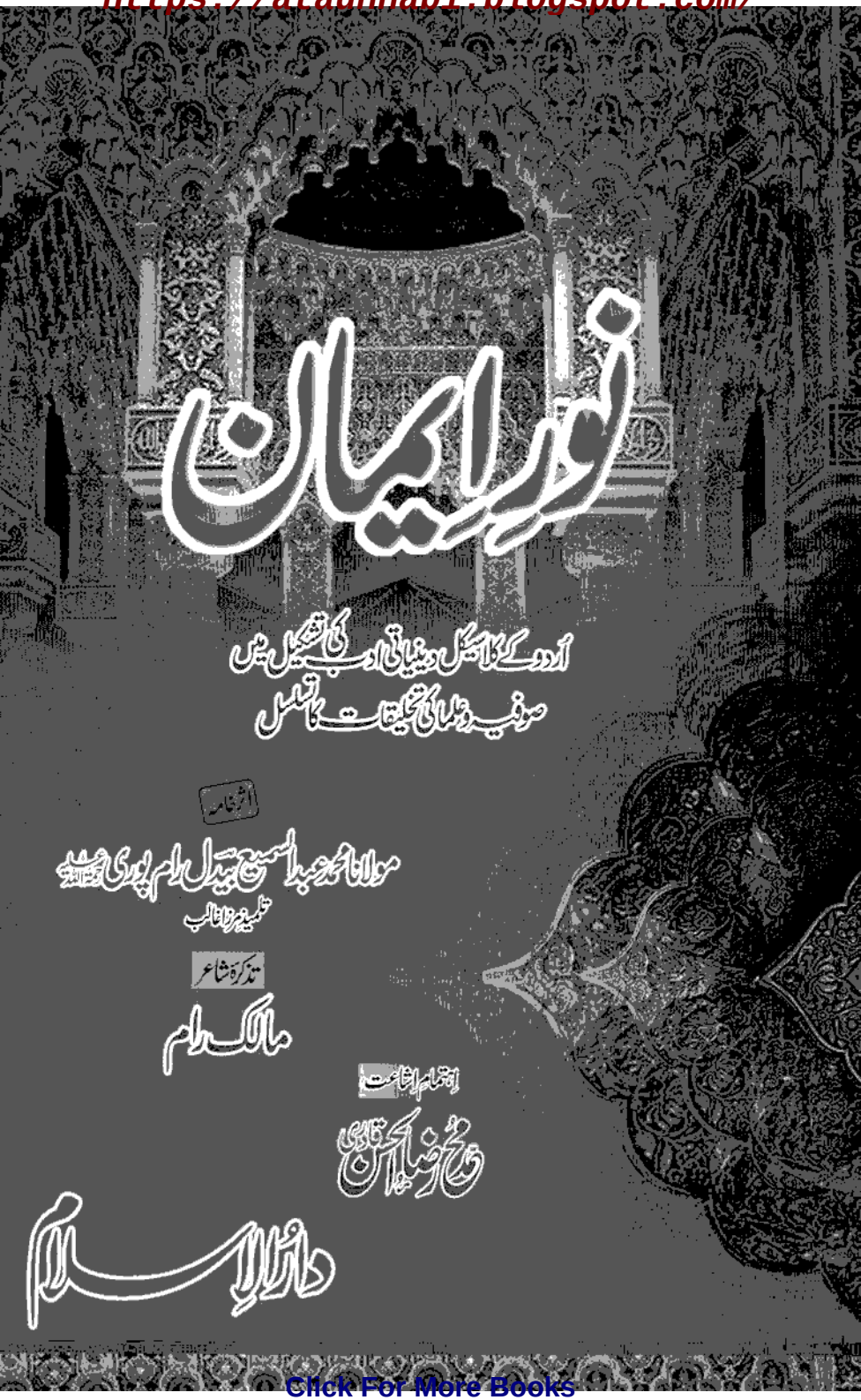

نورِ ایمان

اُردو کے کلاسیکل دینیاتی ادب کی تشکیل میں
صوفیہ و علما کی تخلیقات کا تسلسل

اثر خامہ

مولانا محمد عبدالسمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ

تلمیذ مرزا غالب

تذکرۂ شاعر

مالک رام

اہتمامِ اشاعت

محمد ضیاء الحسن قادری

دارالاسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین

الحمد للہ ان مصباح نبوت جو فرقان شمع فانوس ایقان ہادیہ تنویر جہان انسان یعنی الانسان المسمی بہ

نور الایمان

تصنیف فریدۃ الاسکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ابدال اللہ ظلہ العزیز کان اللہ لہ و ضلع بہاولپور

در مطبع سمی بہ ریاض ہند واقع مطبوع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا
وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّبِالْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَانًا

صدرِ بزمِ فکر و فن

ذکی العصر، فیلسوفِ اسلام، اشرف العلما، امام اہلِ سنت

شیخ الحدیث حضرت علامہ ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی

دار العلوم شمسیہ رضویہ، سلاں والی، سرگودھا

حلقۂ اربابِ سخن

امیر البیان سہروردی۔ راجا رشید محمود۔ خواجہ رضی حیدر۔ صبیح رحمانی۔ میرزا امجد رازی
مولانا محمد الیاس عطار قادری۔ صاحب زادہ فیض الامین فاروقی۔ صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری
حافظ عبد الغفار حافظ۔ ریاض حسین چودھری۔ پروفیسر منیر قصوری۔ رفیع الدین ذکی قریشی
عبد القیوم طارق سلطان پوری۔ سید بادشاہ تبسم بخاری۔ منشا تابش قصوری۔ محمد شہزاد مجددی
سید سعید بدر۔ غلام مصطفیٰ مجددی۔ سید عارف محمود مہجور رضوی۔ ابو الحسن واحد رضوی

تصدیر

متواتر	۱۴
صادر	نورِ ایمان
شاعر	مولانا محمد عبد السمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
ناظر	علامہ مفتی غلام حسن قادری حفظہ اللہ
ناشر	محمد رضاء الحسن قادری غفرلہ
ناصر	مولانا قاری مبشر احمد نظامی حفظہ اللہ
ذاخر	والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور۔ انوار الاسلام، چشتیاں زادھما اللہ شرفًا
ظاہر	فی الشوال المکرم ۱۴۳۳ھ/ستمبر ۲۰۱۲ء
مقادِر	40 روپے NET

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دارالاسلام

کی طرف سے

اِس دیوان فصاحت بیان عطائے رحمٰن

کا اِعتنائے نسبت و اِیصالِ مثابت

صاحب دِیوان کے اُستاد معرفت بُنیاد

فرماں روائے اُردوئے معلّٰی، اِعتزاز و جلالتِ ادبِ ہندی

نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ

نوّاب میرزا اسد اللہ بیگ خاں

غالبؔ (اسدؔ) دہلوی عرف مرزا نوشہ

(تولّد ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۷ء--توفّی ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۹ء)

کے اِسمِ سامی سے کیا جاتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش از کتاب....

حامداً ناعتاً۔ و بعد "دارالاسلام، لاہور" کے احیائے تراثِ علمیہ اسلامیہ کے وسیع تر گراں قدر اشاعتی پروگرام میں بحمداللہ القدوس برعظیم کی کثیر نام ور، قد آور، افاضل، اماثل شخصیات کی پچاسوں علمی، تحقیقی، ادبی، فنی، تاریخی نگارشات شامل ہو چکی ہیں، علی الخصوص وہ علماے اعلام جن کی یادوں کے نقوش کسی قدر تو زمانے کی دست برد نے مٹا ڈالے، لیکن اپنوں کی غافلی اُن کے اتلافِ حقوق کی سب سے بڑی جرم دار ٹھہری، اُن کی ذاتی تحریرات کو تحقیق کے تعلیقی اصولوں اور طباعت کے عصری تقاضوں کے مطابق شائع کرنا اس وقیع و جلیل منصوبے کا مرکزی نقطۂ عمل ہے۔ رب کریم کو منظور ہوا تو جلد ہی نایاب اور کم یاب قسم کی کتب کی ایک معقول تعداد اہلِ اسلام کے باذوق حلقے کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

اُردو زُبان کے زمانۂ آغاز سے تا عروج اس کے ارتقا اور فروغِ ادب میں شعراء و اُدبا کا حصہ اگر بے بہا ہے، تو بلاشبہہ اس کی تشکیل اور کلاسیکل فکشن کی تعمیر میں صوفیہ و علما کی خدمات کو بھی کچھ کم دخل نہیں رہا۔ حمد، نعت، منقبت جو مذہبی ادب کے ترکیبی اجزا ہیں اِن میں حضرات علماء و صوفیہ نے اپنے گراں مایہ آثار چھوڑے ہی، علاوہ اِن اصناف کے سخن کی تمام تر ہیئتوں میں اُنھوں نے کمال طبع آزمائی کی، بل کہ بہت سوں کی اِعجاز آفرینی نے تو بعض نئی اصناف تک ایجاد کر دیں، اساتذۂ فن سے اُنھوں نے اِصلاحیں لی، اپنی طرز کا نرالا کلام اُنھوں نے کہا، اکثریت اُن میں صاحب دیوان کی معلوم بھی ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ اُردو زبان و ادب کی تاریخ مرتب کرنے والا مؤرخ اِن حضرات قدسی صفات کے نام بھول جاتا ہے! اِن کی شعر و نثر کی تخلیقی نگارشات سے آنکھ چُرانے میں وہ کیوں قصور وار نہیں ہے!! اُن کی لائقِ ذکر خدمات کو سراہنا تو دُور، اُن کے اسماے گرامی قدر کا بھی ذکر نہیں کیا جاتا، رسماً اجتماعی تذکرہ تو ہوتا رہتا ہے، لیکن بڑے بڑے اساطین فکر و فن کو فرداً فرداً ذکر کرنے کی زحمت نہیں اُٹھائی جاتی، زیادہ پیچھے نہ جائیں، ۱۸۵۷ء کے قریب دَور کے کتنے اُردو گو علما کو تواریخ ادبِ اُردو میں سنداً خواہ مجعاً ذکر کیا گیا ہے!! خال خال شخصیات کہ جن کی حینِ حیات اُن کے اُدبا سے تعلقات اُستوار رہے اُن کا ذکر شروع سے چلا آرہا ہے، بہ وجود ے کہ اُن سے بڑے بڑے ادب کے شیدائی اور ماہر باہر اُن کے معاصرین میں موجود ہیں۔ سوال یہ ہے کہ صوفیہ کرام اور علماے دِین کو ہی کیوں پردۂ خفا میں رکھا جاتا ہے؟ کیا اہلِ دُوَل کی اصالت سے دُور دراز مدح سرائی کرنے والوں اور نرے نذرانے بٹورنے والے درباری چاکروں، رقص و سرود کی محفلیں اُڑانے والوں اور بادہ کشی کے نشے میں بدمست رہنے والوں کو ہی ادیب بننے کا حق رہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا ہے؟ کیا برقی کینوس پر تماشا کرنے والے چھوکرے، میڈیا کے کھلونے اور سرکار کے چیلے ہی ادب داں کہلانے کے سزاوار ہیں؟ بات یہیں بس نہیں ہوتی، سرکاری اِدارے جن کا مسلک اَدبیت و علمیت کی ترویج و تشہیر ہوتا ہے وہ علما کے لٹریچر چھاپنے سے تہی دست، ادبی حلقے اُن کے تذکار سے عاری، نشری مکاتب اُن کے کام سے بے بہرہ، عوام اُن کے نام سے لاعلم، کس کس بے اِنصافی کا ماتم کریں۔ کیا اِس سب کو اِس بات کی دلیل سمجھ لیا جائے کہ ادبی تحقیق بھی مذہبیات کے تمام شعبہ ہائے حیات سے اِستثنا کا شاخسانہ بن چکی ہے یا پھر یہ ان حضرات کی دین بیزاری کا نتیجہ ہے۔ غرض کہ Art کو مذہبی اثرات سے مفر دو مجز د کرنے اور Libral Art کو پروان چڑھانے کی کوشش کی جاری ہے۔

عرضِ مذعا فقط اِتنا ہے کہ عالم و غیر عالم اور صوفی و غیر صوفی کے ساتھ یہ اِمتیازی سلوک اور دوہرا معیار ہرگز روا نہ رکھا جائے، حق دار کا حق ادا کیا جائے، جتنا حصہ جس کی زندگی کا اُردو کی خدمت میں گزرا ہے اُس کا ذکرِ خیر اُسی قبض و بسط کے ساتھ کیا جائے۔ خدا رحمت کرے حضرت حامد حسن قادری جماعتی پر کہ اُنھوں نے "داستانِ تاریخِ اُردو" (۱۹۳۸ء) میں اِس نامعقول روایت کو خوب توڑا۔ بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے "اُردو کی اِبتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام" لکھ کر اِس کمی کو کسی قدر پورا کیا۔ چند راست مزاج محققین نے خانوادۂ چشتیہ کی اُردو سے نسبت کو نمایاں کرنے کی مبروک سعی کی ہے۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری نے "اُردو نثر کے اِرتقا میں علما کا حصہ (شمالی ہند میں ۱۸۵۷ء تک)" اور ڈاکٹر محمد سلیم (بوچھال، چکوال) نے بھی اِسی عنوان پر (۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۷ء) ڈاکٹریٹ کیے ہیں۔ وغیرہ، لیکن اِن اکیلی دکیلی اور الگ تھلگ تحقیقات سے اُس حرج کا جو برسوں ہوتا آیا ہے اور خدا معلوم آیندگان کو کب تک ہوتا رہے گا، کتنا اِزالہ ہو سکا ہے، سوچنے کی بات ہے!!!

"دارُ الاسلام" کے سنگ آج ہم ایک نئے دور کا آغاز کرنے جا رہے ہیں، صوفیہ اور علمائے اِسلام کا نادر اُردو نشری سرمایہ تو بحمد اللہ ۴ سال سے اہلِ فکر و نظر کے سامنے لایا جا رہا ہے، اب سے اِن شاء اللہ مذہبی ادب کے شعری فن پارے بھی مَا تَقَدَّرَ عَلَيْنَا اربابِ علم و دانش کی خدمت میں پیش کیے جائیں گے۔ کافی مراد آبادی کے کلیات اور خیوری دہلوی کے رسائل نظم و نثر تو پہلے سے اِدارے کے اِشاعتی منصوبے کا حصہ ہیں، اِن کے سوا حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی، غلام سرور لاہوری، لطف بریلوی، حافظ پیلی بھیتی، مضطر خیر آبادی، حامد حسن قادری، ضیا بدایونی، اختر الحامدی، بیکل اُتساہی کے دواوین و مجموعہ ہائے کلام کو اِس دائرۂ کار میں شامل کیا جا رہا ہے، جو خدا کے فضل و اِحسان سے تحقیق و ادب کے اعلیٰ اُسلوب پر نشر کیے جائیں گے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ الْقَوِيْمِ۔

محمد رضاء الحسن قادری

جمعہ رات، ۱۱ شوال ۱۴۳۳ھ / ۳۰ اگست ۲۰۱۲ء

نگرانِ اُمورِ کلیہ "دارُ الاسلام"، لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا محمد عبدالسمیع بیدلؔ رام پوری رحمۃ اللہ

——مالک رام——

قصبہ رام پور منھیاراں (ضلع سہارن پور) کے رہنے والے تھے۔ اُن کے والد شیخ محمد یوسف مشہور طبیب تھے۔ سلسلۂ نسب صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

بیدل کی ابتدائی تعلیم حجی طور پر ہوئی۔ اِس کے بعد چندے مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے اِستفادہ کیا، اور بالآخر ۱۲۷۰ھ (۴-۱۸۵۳ء) میں مزید کسب علم کی غرض سے دلّی کا رُخ کیا۔ یہاں اُس وقت مولوی اِمام بخش صہبائی اور صدر الصدور مولوی صدرالدین آزردہ کا طوطی بولتا تھا۔ چناں چہ اُنھوں نے بھی فارسی کی تکمیل صہبائی سے کی اور عربی اور حدیث و تفسیر کی آزردہ سے۔ ان کے علاوہ اساتذۂ عہد مولانا احمد علی سہارن پوری، مولوی سعادت علی سہارن پوری، مولانا شیخ محمد تھانوی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی سے بھی کچھ استفادہ کرنے کی روایت موجود ہے۔ یوں وہ علوم مروّجہ میں درجۂ کمال کو پہنچ گئے۔

قیامِ دلّی کے زمانے ہی میں شعر و شاعری سے رغبت پیدا ہوئی، تو میرزا غالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کی شاگردی اختیار کر کے اُردو میں شعر کہنے لگے۔

سات برس میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد کسب معاش کا مرحلہ پیش آیا۔ سب سے پہلے ۱۲۷۷ھ (۱-۱۸۶۰ء) میں رڑکی (ضلع سہارن پور) میں ایک برہمن ٹھیکے دار کے بیٹے ناہر سنگھ کی تعلیم و تربیت پر مامور ہوئے۔ نوجوان ناہر سنگھ ان کی بزرگی اور زہد و ورع اور دین داری و تقوی سے اِتنا متاثر ہوا کہ اُس نے ان کے ہاتھ پر اِسلام قبول کر لیا۔ خلیل الرحمٰن اُس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا اسلامی نام رکھا گیا تھا۔ جب یہ خبر ناہر سنگھ کے خاندان تک پہنچی تو انھوں نے پہلا کام یہ کیا کہ عبدالسمیع کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔ ناہر سنگھ پر بھی بہت سختی کی گئی، لیکن اس نے استقامت کا ثبوت دیا اور اپنے اعتقاد پر قائم رہا۔[1]

مولوی عبدالسمیع رڑکی سے نکلے، تو اپنے وطن پہنچے۔ حسنِ اتفاق سے انہیں ایام میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی[2] ہندستان آئے ہوئے تھے۔ اپنی تعلیم و تربیت اور افتادِ طبع کے زیر اثر عبدالسمیع ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حاجی صاحب نے ان کے علم و تقوی سے متاثر ہو کر انھیں اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کر لیا۔ روایت ہے کہ عبدالسمیع صاحب

۱- حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی سوانح عمری میں جن مولانا خلیل الرحمن کا ذکر آتا ہے، وہ یہی صاحب ہیں، انھوں نے بعد کو علوم اسلامیہ میں مہارت پیدا کر لی اور پھر ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے۔ وہاں حاجی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ان سے خلافت پائی۔ مکہ ہی میں فوت ہوئے۔

۲- مولانا امداد اللہ ﷺ دوشنبہ ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ (یکم جنوری ۱۸۱۸ء) نانوتہ (ضلع سہارن پور) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد امین العمری تھانوی تھے۔ مولانا امداد اللہ نے فارسی کی رسمی تعلیم کے بعد مولانا قلندر بخش جلال آبادی سے مثنوی مولانا روم پڑھی۔ پھر دلی آئے اور شیخ نصیر الدین شافعی مجاہد کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور ان کے شہید ہو جانے کے بعد اولاً چند سے تھانا بھون میں رہے، پھر شیخ نور محمد جھنجھانوی ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر ان کی بیعت کر لی، اور ان کے حکم کی تعمیل میں ارشاد و تلقین میں جٹ گئے۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامے میں بیش تر علما و صلحا نے مولانا امداد اللہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا تھا۔ لیکن شاملی (ضلع مظفر نگر) کے معرکے میں دیسی فوج کو شکست کا منھ دیکھنا پڑا۔ مجبوراً اس کے بعد بیش تر علما روپوش ہو گئے اور کچھ اصحاب نے ملک سے ہجرت کرنے میں عافیت دیکھی۔ انہیں میں مولانا امداد اللہ بھی تھے۔ انھوں نے وطن سے نکل کر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کر لی۔ اسی سے صفت "مہاجر مکی" گویا ان کے نام کا جزو بن گئی ہے۔ یہاں انھوں نے مجاہدات و عبادات سے وہ مقام حاصل کر لیا جس نے انھیں مرجع اصحاب علم و یقین بنا دیا۔ علمائے عصر میں سے ایک بڑی تعداد نے ان کی بیعت کر لی تھی۔

انھوں نے تصنیف و تالیف میں بھی اپنے آثار چھوڑے ہیں، لیکن یہ سب کے سب تصوف اور معرفت کے مضامین سے مملو ہیں۔ "ضیاء القلوب" فارسی میں اور "ارشاد مرشد"، "گلزار معرفت"، "تحفۃ العشاق"، "جہاد اکبر"، "غذائے روح"، "دردنامہ غم ناک" وغیرہ اردو نظم میں ہیں۔

چہار شنبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ (۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء) مکہ معظمہ میں رحلت کی۔ قبرستان جنت المعلی میں آسودۂ خواب ابدی ہیں۔ (نزہۃ الخواطر، ۸: ۷۰۔ ۷۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے حاجی صاحب موصوف کی بیعت قصبہ جھنجھانا (ضلع مظفر نگر) میں اُسی درخت کے نیچے کی تھی، جہاں کسی زمانے میں خود حاجی صاحب نے اپنے پیرِ طریقت حضرت میاں نور محمد جھنجھانوی کی بیعت کی تھی۔ اِس کے بعد حاجی صاحب نے اُنھیں خلافت سے بھی مشرف فرمایا۔

میرٹھ (یوپی) کے رُڑکی میں شیخ الٰہی بخش (ف: ۲۱ مئی ۱۸۸۳ء) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اُنھوں نے اپنی دولت رفاہِ عامہ کے کاموں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اُن کے اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس پر اُنھوں نے اپنے چھوٹے بھائی حافظ عبدالکریم (ف: ۷ نومبر ۱۹۰۵ء) کے تینوں بیٹوں (غلام محی الدین، وحید الدین، بشیر الدین) کی تعلیم و تربیت اپنے ذمے لے لی۔ اُنھیں اِن تینوں صاحب زادوں کے لیے ایک صاحب استعداد اور موزوں اُستاد کی ضرورت تھی۔ جب اُنھیں معلوم ہوا کہ مولوی عبدالسمیع بیدل فارغ ہیں، تو اُنھوں نے مولوی صاحب کو میرٹھ آنے کی دعوت دی، جو بیدل نے قبول کر لی۔ اِن تینوں لڑکوں نے نہ صرف اُن سے فارسی، عربی اور دینیات کی تعلیم پائی، بل کہ بعد کو بیعت طریقت بھی کر لی۔

اِس سلسلے میں ایک لطیفہ پیش آیا، جس سے بیدل کے تقوی اور محتاط طبیعت کا مظاہرہ بھی ہوتا ہے:

بیدل کے تقرر پر یہ طے ہوا تھا کہ اُنھیں بارہ روپے مشاہرہ کے علاوہ رہنے کو مکان اور "روٹی" بھی دی جائے گی۔ چناں چہ کھانے کے وقت چپاتی اور مختلف قسم کے سالن خوان میں پیش ہوئے۔ آپ نے چپاتی اُٹھالی اور اُسے پانی کے ساتھ نوش فرمالیا۔ خوان واپس پہنچا، تو باورچی نے تعجب کیا اور صورتِ حال حافظ عبدالکریم صاحب کے گوش گزار کر دی۔ حافظ صاحب نے خیال کیا کہ شاید کھانا مولوی صاحب کے پسند خاطر نہیں تھا، جس سے اُنھوں نے اسے واپس کر دیا۔ حافظ صاحب نے باورچی کو حکم دیا کہ آئندہ زیادہ پُرتکلف کھانا مولوی صاحب کے لیے پکایا جائے۔ حکم کی تعمیل ہوئی، لیکن خوان اب بھی جوں کا توں حسب سابق واپس آگیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کھانے میں جو چیز پسند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو، اس کے پکانے کا حکم دے دیجیے۔ تو کہا کہ مجھے تو ہر ایک چیز پسند ہے، کھانا میری پسند اور ضرورت کے مطابق ہے۔ جب پوچھا گیا کہ آپ پھر صرف روٹی پر کیوں اکتفا کرتے ہیں اور سالن واپس کر دیتے ہیں؟ تو کس سادگی سے جواب دیا کہ تقرری کے وقت تنخواہ میں صرف "روٹی" طے ہوئی تھی، سالن لینے کا میرا کوئی حق نہیں تھا، لہٰذا میں نے اس کے لینے سے اجتناب کیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے عرض کیا کہ "روٹی" میں چپاتی اور سالن دونوں شامل ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے دونوں چیزیں قبول کر لیں۔

ان کے استغنا کا یہ عالم تھا کہ باہر سے گراں قدر مشاہروں پر ملازمت کی دعوتیں آئیں، لیکن انھوں نے ہمیشہ انکار کر دیا، بل کہ روایت یہ ہے کہ ریاست ٹونک کی مدرسۂ عالیہ کی صدارت اور چار سو ماہانہ کی پیش کش کی بھی پروا نہ کی۔ حافظ عبدالکریم نے یہ سنا تو انھوں نے چاہا کہ آپ نقصان میں کیوں رہیں، آج سے ہماری طرف سے ۴۰۰ روپیہ ماہانہ قبول کر لیں، انھوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ انھوں نے اپنی زندگی کے آخری ۴۲ برس میرٹھ میں بسر کیے۔ یہیں منگل یکم محرم ۱۳۱۸ھ (یکم مئی ۱۹۰۰ء) کو رہ گرائے عالم بقا ہوئے۔ قبرستان حضرت مخدوم شاہ ولایت کے احاطے میں دفن ہوئے۔

اولادِ جسمانی میں صرف ایک صاحب زادے محمد میاں تھے، جنھوں نے دلی جا کر حکیم عبدالمجید خان (خلفِ حکیم محمود خان) سے طب پڑھی اور میرٹھ واپس آ کر اپنا مطب قائم کیا۔ انھیں پہلوانی کا بھی شوق تھا، بڑے تن و توش کے خوش خوراک آدمی تھے۔ ۶ محرم ۱۳۵۹ھ (۱۴ فروری ۱۹۴۰ء) کو انتقال کیا، اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

شاعری کے آغاز میں بیدل بھی رسمی غزل کی طرف زیادہ متوجہ رہے، لیکن جوں جوں مذہب سے شغف بڑھتا گیا اور بالخصوص حاجی امداد اللہ ﷺ سے بیعت کے بعد، نعت و منقبت سے زیادہ مزاولت رہنے لگی۔ ان کی مندرجہ ذیل ۱۲ مطبوعات کا پتا چل سکا ہے۔ جیسا کہ ان کے ناموں سے ظاہر ہے، بیش تر مذہبی موضوعات خاص کر نعت و مولود سے متعلق ہے۔ ۲ مناظرہ کے تحت آتی ہیں، اور ۷ نصاب سے متعلق ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱	دافع الاوہام فی محفل خیر الانام	لکھنؤ: ۱۲۹۶ھ
۲	انوارِ ساطعہ در بیانِ مولود و فاتحہ	میرٹھ: ۱۳۰۲ھ
۳	راحت القلوب فی مولد المحبوب	دہلی: ۱۲۹۰ھ
۴	بہارِ جنت (میلاد شریف)	کان پور: ۱۳۱۰ھ
۵	سلسبیل فی مولد ہادی سبیل	میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
۶	نورِ ایمان	میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
۷	حمدِ باری ①	
۸	طرازِ سخن (مجموعہ کلام)	میرٹھ: ۱۳۱۴ھ
۹	جوہرِ لطیف (نعتیہ مثنوی)	میرٹھ: ۱۳۲۷ھ
۱۰	فیضانِ قدسی فضائل آیۃ الکرسی	دلّی: ۱۹۲۷ء
۱۱	وسیلۂ مغفرت (مجموعہ اَدعیہ)	
۱۲	مظہر الحق ----- ②	

اُن کا بیش تر منظوم کلام اُن کی آخری ایام کی بے توجہی کے باعث ضائع ہوگیا۔ اُن کے شاگرد خان بہادر شیخ بشیر الدین جن کی تعلیم و تربیت ہی بیدل کی نگرانی میں ہوئی تھی، بعد کو شعر بھی کہنے لگے تھے۔ وہ تسخیر تخلص کرتے اور اِصلاح بھی بیدل سے لیتے تھے۔ اُنھوں نے جہاں تہاں سے کلام جمع کیا اور اسے طرازِ سخن کے عنوان سے شائع کر دیا۔ ۴۸ صفحات کا یہ مختصر کتابچہ پہلی مرتبہ محمود پریس، میرٹھ سے ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ نمونے کے چند شعر ملاحظہ ہوں:

شرر افشاں اِدھر لب ہیں، اُدھر آنسو برستے ہیں
تماشا جس طرح برسات میں ہو برق و باراں کا

نمودِ ذرہ بے خورشید کب ممکن ہے اے بیدل!
سببِ حسنِ قدم ہے گرمیِ بازارِ اِمکاں کا

کیا کہوں جو خاکساری میں ہے، اے بیدل! بہار
مل کے دانہ خاک میں کیا سبز و رعنا ہوگیا

مت خون پہ بیدل کی کمر باندھ، کہ وہ تو
اک طائرِ بے بال ہے سو بھی کوئی دم کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی حسرت نہیں نکلتی ہائے
مدعا کوئی بر نہیں آتا

شبنم کو رونا آتا ہے انجام دیکھ کر
غفلت سے مسکراتا ہے غنچہ گلاب کا
وحدت کی رمز کھل نہ سکے بے فنا ہوئے
دریا سے وصل ٹوٹ کے ہووے حباب کا

تھا ابھی وصل، پھر جو آنکھ کھلی
یار آغوش سے جدا دیکھا
دار فانی میں آدمی کیا ہے
بہتے پانی میں بلبلا دیکھا

کیا کہوں کس کس مصیبت سے چلا پیمانہ رات
چرخ نے گھیرا تھا چکر باندھ کر خم خانہ رات
کیا مصیبت میں کسی کا ساتھ دیتا ہے کوئی
دل کو سمجھے تھے یگانہ، ہو گیا بیگانہ رات

شمشیر الم دیکھ کے غش آئے ہے جن کو
یارب مجھے لائیں گے وہ کیوں کر نہ خبر

گر بلا وہ ہیں تو ہم بھی ہیں جفاکش، دیکھیں
پیچ وخم دیں گے ہمیں آپ کے گیسو کب تک؟

غم نہیں ہے کہ اضطراب نہیں
جان پر میری کیا عذاب نہیں

دل دیا حق نے وہ کہ ہے بے تاب
آنکھ وہ دی کہ جس کو خواب نہیں
یاں یہ نوبت کہ سانس گنتے ہیں
واں وہ غفلت کہ کچھ حساب نہیں
اپنے عاشق کی بے کلی مت پوچھ
دن کو آرام شب کو خواب نہیں
شعلہ رو تیری گرم خوئی سے
کون سا دل ہے جو کباب نہیں
مختصر ہے یہ حال بیدل کا
تن میں طاقت، جگر میں تاب نہیں

وہ آویں، نہ آویں مگر منتیں ہم
جو اپنی سی ہوتی ہے کر دیکھتے ہیں
وہ دیکھے نہ دیکھے، مگر ہم تو بیدل
اسی کو بس آٹھوں پہر دیکھتے ہیں

جب دوڑتے ہیں نفع کو، پاتے ہیں ضرر کو
تقدیر کھڑی ہنستی ہے تدبیر بشر کو
بیدل میں کبھی کوچۂ دل بر میں نہ جاتا
لایا مجھے میرا دل بے تاب ادھر کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زہد کا زعم، نہ طاعت پہ ہے تکیہ ہم کو
کچھ خدا ہی کے کرم پر ہے بھروسا ہم کو

آ جانا دم کا زیست، نکل جانا موت ہے
ہر دم معاملہ ہے بقا و فنا کے ساتھ

دل کی عبث تلاش ہے، پہلو میں دل کہاں
بیدلؔ! تمہارا دل تو گیا دِل رُبا کے ساتھ

نہ سہتے رہ کے گلشن میں، جفائے باغباں لیکن
رگِ گل کی محبت رشتہ بندِ پائے بلبل ہے

اے دل! تو ہی پھر بندِ قفس توڑ، تڑپ کر
وہ تو نہ کبھی حشر تک آزاد کریں گے

پھر دیدۂ تحقیق کو وحدت پہ نظر ہے
ہیں ذرہ و خورشید برابر کبھی دن سے

نہ دل لگاؤ، یہ دلی کے لوگ ہیں بیدلؔ!
اب آگے مانو نہ مانو، یہ کہہ دیا ہم نے

انیس قدسیاں تھی ہائے اس عالم میں جاں میری
ہوئی مٹی خراب اس خاک میں آ کر کہاں میری

گلی، بازار، کوچے میں، جدھر جائیں، جہاں سنیے
وفا کا میری شہرہ ہے، تری بیداد کا غل ہے

کی شفا کی جو دُعا، اور ہوا درد نصیب
ہائے، میں کیا کہوں اللہ سے اور کیا ہو جائے

[حیاتِ بشیر: ۶۶۔ ۸۲ (حاشیہ)، غالب اور عصرِ غالب: ۱۶۵۔ ۱۷۶، اردوئے معلی، دلی، شمارۂ اول: غالب نمبر ۱۹۶۰ء: ۱۰۹۔ ۱۱۷] (تلامذۂ غالب: مالک رام، ص ۱۲۱ تا ۱۲۹، ادارۂ یادگارِ غالب، کراچی، سوم، ۲۰۰۸ء)

*****

① ادارہ کے ذخیرۂ کتب میں مطبع مجتبائی، دہلی، ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء کا مطبوعہ نسخہ موجود ہے۔ ۳۲ صفحات پر مشتمل یہ فنِ پارہ حمدیہ مثنوی ہونے کے ساتھ ساتھ مبتدی طلبہ کے لیے الفاظِ ضروریہ کا مختصر لغت بھی ہے۔ ادارہ کی جانب سے اِس نادر الوجود شہ پارہ پر کام جاری ہے، اِن شاء اللہ السمیع البصیر مناسب موقع پر اِشاعت بہ رُوئے کار لائی جائے گی۔ (ادارہ)

② بعض تذکرہ نویسوں نے رسالہ قَوْلُ النَّبِی فِی تَحْقِیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِی کا اضافہ کیا ہے۔ (ادارہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرس عنوان ہائے دیوان نورِ ایمان

- ابتدا بہ فضائل بسم اللہ ۵
- حمدِ خدا و عرضِ دعا بہ توسّلِ مصطفیٰ ۶
- نعتِ سید الکائنات و ذکرِ بعض معجزات ۷
- نعتِ فارسی ۹
- وقتِ ولادتِ مصطفیٰ موسمِ بہار کی دھوم اور حور و ملائک کا ہجوم ۹
- عروجِ مدارجِ مصطفیٰ محبوبِ خدا ﷺ ۱۰
- کلام حسرت بار کاہنہ در رشکِ تزویج عبداللہ با آمنہ ۱۱
- دُنیا و ما فیہا ہمہ فانی و لا بقا ۱۲
- مناجات غیر منقوط ۱۲
- سخن در مناع عرم کوفہ شدن اصحابِ کرام ہنگام عازم بودن حسین علیہ السلام ۱۳
- نعتِ مصطفیٰ و دُعاے فوز مدعا ۱۳
- نعتِ فارسی ۱۵
- ذکرِ جمال با کمال حضرت حبیب ذوالجلال ﷺ ۱۶
- تنبیہات بر بخیلانِ تارک الزکوٰۃ ۱۷
- اِستدعا از حضرت مجیب الدعا ۱۷
- بیان معراج فوق السماء ذات الابراج ۱۸
- محبوبِ خدا ﷺ کی محبت ایمان کی حجت ہے ۱۹
- ظہورِ جملہ عالم از نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

✷ فضائل نام پاک صاحب لولاک ﷺ	۲۰
✷ رد مطاعن منکرین در محفل میلادِ سید المرسلین ﷺ	۲۱
✷ مبحث قیام وقتِ ذکرِ ولادت باسعادت علیٰ صاحبہا السلام	۲۲
✷ استحباب محفلِ میلادِ رسالت مآب ﷺ	۲۴
✷ استحسانِ محفلِ میلاد خیر العباد ﷺ	۲۵
✷ شرح بعض صفات سید الکائنات ﷺ	۲۷
✷ لذتِ روح وروان در ذکرِ سید الانس والجان ﷺ	۲۸
✷ تنویرِ جان بہ وصفِ نورِ محمدی وقرآن	۲۹
✷ بیانِ عزت محبوبِ رب العزت ﷺ	۳۰
✷ دُنیا چند روز	۳۰
✷ نعتِ آں صاحب الجمال وتضرع بہ درگاہِ ذوالجلال	۳۱
✷ گل زار گشتن آتش بر خلیل اللہ بہ برکاتِ نورِ رسول اللہ ﷺ	۳۲
✷ ذکرِ معراج صاحب اللواء والتاج ﷺ	۳۲
✷ عاشق کردگار را بہ دُنیا چہ کار	۳۳
✷ رجوع الی اللہ وترکِ ماسوی اللہ	۳۴
✷ شدائد العذاب فی یوم الحساب	۳۴
✷ حمایتِ عبداللہ ودیگر آبائے کرام از آفات وآلام	۳۵
✷ ترغیب اُمت بر اتباعِ سُنت ورد بدعتِ ضلالت	۳۶
✷ الوداع رمضان در موسمی کہ گرما شدید بود تحریر نمود	۳۷
✷ بہارِ باغِ دُنیا را خزان فنا در قفاست	۳۸
✷ فضائل درود بر محبوبِ حضرت ودود ﷺ	۳۹
✷ بیانِ فضائل قرآن	۳۹
✷ موت اور قبر کی ضیق میں کوئی رفیق نہیں	۴۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

✷ اِنشادِ بیدل اذاہ در فضائل حج بیت اللہ	۴۱
✷ توصیف ماہِ میلاد شریف	۴۲
✷ بیانِ اولیت نورِ خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ	۴۲
✷ سلام مشتمل برحلیۂ خیر الانام علیہ السلام	۴۴
✷ نعت شریف مشتمل برحلیۂ لطیف	۴۴
✷ نعتِ فارسی	۴۶
✷ حمدِ رب العالمین	۴۷
✷ شرح راز و نیاز در ادائے نماز	۴۷
✷ اِعلان فضائل رمضان	۴۸
✷ حکم تنزیہ بہ صائمان در ماہِ رمضان	۵۰
✷ معائنۂ ظہورِ اسرارِ کامنہ در ایامِ حمل جنابِ آمنہ	۵۱
✷ بالا جمال ذکرِ اکثر احوال آں صاحب الجمال ﷺ	۵۲
✷ اِستحسانِ محفلِ میلاد محبوب ربّ العباد ﷺ	۵۴
✷ منقبت حضرت مخدوم سید علاء الدین صابر کلیری رحمۃ اللہ	۵۵
✷ منقبت حضرت خواجہ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ	۵۶
✷ فضائلِ صلوات بر روحِ سید الموجودات ﷺ	۵۶
✷ عرضِ سلام در حضرتِ خیر الانام ﷺ	۵۷
✷ نعتِ سید الکائنات و عرضِ بعض حاجات	۵۸
✷ دیگر مکرر	۵۹
✷ ظہورِ خوارقِ علیہ در ایامِ اِرضاعِ حلیمہ سعدیہ	۵۹
✷ لا الٰہ الا اللہ	۶۰
✷ فضائل ذکرِ میلاد و ماہِ میلاد حضرت خیر العباد ﷺ	۶۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

✷ وقائع میلادِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم	۶۲
✷ حضرت مصطفیٰ ﷺ در ایام صبا مصروفِ لہو و تماشا نمی باشد	۶۳
✷ عرضِ سلام بہ جنابِ خیر الانام ﷺ	۶۳
✷ محبوبیتِ مصطفیٰ و ترغیب حبِ محبوبِ خدا ﷺ	۶۴
✷ گل فشانی خامۂ رنگیں نگار در عرضِ سلام و مدیحِ حضرت احمد مختار ﷺ	۶۵
✷ اشعار یست کہ ہنگامِ باریابی مدینہ منورہ تالیف کردم و خاص وقتِ حصولِ شرفِ زیارتِ روضۂ مقدسہ بہ موقف عرضِ حضورِ رسالت مآب در آوردم	۶۶
✷ فرمانِ مزوّج الاشباح والارواح در تشریعِ سنّتِ نکاح	۶۷
✷ عشرتِ دُنیاے دنی فنا شدنی ست	۶۸
✷ منقبت سیدنا الغوث الاعظم قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْاَکْرَم	۶۸
✷ سخنِ پُرحزن در شہادتِ امامِ حسن علیہ السلام	۷۰
✷ اشعارِ حسرت افزا در شہادتِ حسین شہید کربلا	۷۱
✷ تضرع و فریاد بہ درگاہِ ربّ العباد	۷۱
✷ دُعاے عام جامع المرام کہ در اختتامِ مجالسِ عظام خواندہ می شود	۷۲
✷ ترجیع بند بر شعرِ دل بند شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ	۷۳
✷ ترجیعِ دیگر بہ طرزِ مسدس بر شعرِ سعدی اَنَارَ اللّٰہُ قَبْرَہُ الْمُقَدَّس	۷۴
✷ کلام در اوصافِ حسنین علیہم السلام	۷۶
✷ تضمین بر سلام کہ مروج در خاص و عام است	۷۶
✷ مناجات بہ درگاہِ حضرت قاضی الحاجات	۷۷
✷ کبھی یہ اشعار بھی محافلِ میلادِ خیر الانام میں وقتِ قیام پڑھے جاتے ہیں	۷۸
✷ خاتمۃ الطبع	۸۰
✷ قطعۂ تاریخ از شیخ محمد رشید الدین احمد خلف شیخ وحید الدین رئیس اعظم میرٹھ	۸۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

عبد سمیع بیدل اور اللہ رسول کی صفات۔ وہی مثل ہی چھوٹا منہ بڑی بات
اس زبان کثیف کو اس نام لطیف سے کیا مناسبت۔ خاک کو عالم پاک سے کیا
نسبت۔ بھلا جسکا بال بال خطا و نسیان بھرا ہوا ہو اس سے یہ پاک عمل سرزد
صواب کیونکر ادا ہو۔ لیکن کیا کیجئے چین نہیں پڑتا کہ یہ نام نہ لیجئے۔ کبھی دل
اور زبان کو اس نام سے تجلی دیا جاتا ہی کہ لا الٰہ الا اللہ اور کبھی روح روانکو
اس نام سے تازہ کیا جاتا ہی کہ محمد رسول اللہ ہر پھر کے یہی دو نام۔ انہی
دو کی اطاعت سے اہل ایمان کا حسن انجام ومن یطع اللہ ورسولہ فقد
فاز فوزا عظیما[1] اور مجالس خیر میں جو اتفاق حاضری ہوتا ہی۔ وہاں بھی یہی
ہوتا ہی کسیئے فرمایش کی کہ مجھین کو حبیب رب العالمین کا ذکر شیرین سنا دو۔
کسیئے خواہش کی کہ ترک معاصی و قطع علائق دنیا کی نسبت فرمان الہی سنچادو۔

[1] اور جسنے اطاعت کی اسکی اور اوسکے رسول کی وہ پہنچا بڑی مراد کو ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگرچہ نہ وہ میری لیاقت نہ یہ میرا منصب۔ مگر بمقتضای المامور معذور دونو کام کئے جاتے ہین کہ الامر فوق الادب۔ **باقی رہا شعر و سخن** اور شاعری کا فن نہ مجکو شاعریت کا دعوی ہی۔ نہ شاعرانہ تخیلات اپنا شیوہ۔ ہان سن بارہ سو ستر ۱۲۷۰ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین جو بارادہ کسب علوم دینی شہر جان آسای راحت افزای دہلی مین جانا ہوا۔ حضرت مولنا و مولی العالمین مفتی **صدرالدین** رفع اللہ روحہ الی علیین و دیگر اکابر علماء دین سے درس علوم معقول و منقول شروع کیا۔ اُن ایام مین باقتضای عنفوان شباب دلمین یہ بھی ایک ہوج آئی۔ کہ جناب نواب نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خان **غالب** عرف مرزا نوشہ دہلوی سے شعر مین اصلاح لینی ٹھیرائی۔ تب البتہ عاشقی و معشوقی کے مضامین مروجہ رسمیہ ابنا زمان کی طرز پر لکھتا تھا لیکن اُن مضامین پر دلدادہ و فریفتہ نتھا اسیوجہ سے اُنکو بحفاظت تمام لکھہ کر محفوظ رکھتا تھا۔ چنانچہ اکثر غزلین اُن وقتونکی لکھی ہوئی ایسی منتشر ہوگئین کہ اُنکا کہین پتا نہین۔ مگر ایک قدردان سخن نے اُن مین سے کچھ اشعار بمشقت فراہم کئے ہین۔ اور شاید طبع کرانیکے درپے ہین۔ الحاصل اُس طرز پر شعر گوئی کوئی دن ہوے۔ پھر یہ بات دلمین متمکن ہوئی۔ کہ اب اگر احیانا کبھی شعر گوئی کا خیال آیا کرے۔ تو اپنا اندیشہ مضامین زلف و سنبل مین پیچ و تاب نکھایا کرے۔ بلکہ اشعار مین یا حمد و نعت کا رنگ ہو۔ یا امور دینیہ مین ناصحانہ ڈھنگ ہو۔ چنانچہ متفرق کبھی کبھی اوقات فرصت مین لکھنے سے اسقدر سرمایہ قلیل فراہم ہوا ہجوم امراض اور وفور اشغال سے مہلت کم ملی اسلئے لکھنا کم ہوا۔ ناظرین کو اس کتاب کے حواشی کا بھی پڑھنا ضرور ہی۔ کیونکہ بعض مواقع مین دلائل کی تشریح اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض مقامات مین اسناد احادیث و مسائل کی توضیح مسطور ہی۔ اور جو مضمون اکثر عام طور پر مشہور و مروج دیکھا گیا اُسپر حاشیہ نہین لکھا گیا۔ اب حضرت مجیب الدعوات سے بجاہ سید الکائنات دعا یہ ہی کہ یہ ہدیہ گو قلیل ہی مگر محض اُسکے لطف جمیل اور فضل جزیل سے قبول ہو۔ اور اُسکی امداد سے یہ مجموعہ گلدستہ مجالس ذکر اللہ و ذکر الرسول ہو۔ اور جبتک اپنی حیات ہو۔ امداد الٰہی کا کرشمہ اپنے ساتھ ہو۔ پھر روز قیامت صحیفہ اعمال دست یمین مین ملے اور مین پکارون هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ[1] اور حضرت احکم الحاکمین کے فرمان واجب الاذعان سے بہشت ابدی مین مقیم ہون۔ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ[2] اور لذائذ روحانی کے خوانون پر اذن پاؤن كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ[3] اور تجلیات جمال حضرت ذوالجلال سے حسب دلخواہ حظ اوٹھاؤن وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ[4] مینے اس مجموعہ کا نام نور ایمان رکھا خداوندا جو اسکو پڑھین اُن کو تجلی ایمان سے پر نور کیجو۔ اور اُنکے دل حصول مقاصد سے مسرور کیجو۔ یا سمیع الدعا تیری حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مین آیا ہی کہ اللہ کریم کی جناب مین جو سائل ہاتھہ دعا کے لیئے اوٹھاتا ہی۔ اُسکا ہاتھہ موہبت غیبی سے خالی نہین جاتا ہی۔

---

[1] سورہ حاقہ پارہ تبارک الذی مین ہی کہ جب مسلمان تابع فرمان کو نامہ اعمال دہنے ہاتھہ مین ملیگا تب وہ خوش ہوکر حاضرین عرصات کو اپنا نامہ اعمال دکھائیگا اور کہیگا هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ یعنی اے حاضرین لو پڑھو میری کتاب ۱۲

[2] بہشت بلند مین جسکے میوے جھک رہے ہین ۱۲

[3] جنت مین اصحاب الیمین کو یہ حکم دیا جائیگا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا الخ یعنی کھاؤ اور پیو خوشگوار اُسکے بدلے مین جو کہ تمنے بھیجا ہے پہلے دنون مین یعنی جو اعمال صالحہ دنیا مین کیے ہین ۱۲

[4] کتنے مونہہ اُسدن تر و تازہ ہونگے اپنے رب کیطرف دیکھتے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الٰہی یہ بشارت حدیث میری کامیابی کا وسیلہ کیجیو جیب و دامان دعا آلی مدعا سے بھر دیجو۔ آمین آمین آمین یارب العالمین۔ وصلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ محمد والہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گویم اول حمد رب ذوالجلال — آن قدیم لم یزل ہم لایزال
بعد ازان خوانم درود باصفا — بہر ترویج جناب مصطفےٰ
نور او اول نقاب از رخ کشید — جملہ عالم بعد ازان آمد پدید
ہر کہ دارد اشتیاق ذکر او — جوید از بیدل مذاق ذکر او

ابتدا بہ فضائل بسم اللہ

ہر عمل مین بندگان با خدا — کرتے بسم اللہ سے ہین ابتدا
نوح نے چاہی جو کشتی کی نجات — پہلے بسم اللہ مجریہا کہا
دیکھو بسم اللہ کو قرآن مین — پہلا کلمہ ہے کلام اللہ کا
اور قلم نے لوح پر روز ازل — لفظ بسم اللہ تھا اول لکھا
روضۂ جنت[1] مین بسم اللہ سے — بہ رہی ہین چار نہرین جانفزا
جو پڑہیگا دل سے بسم اللہ کو — چارون نہرون مین وہ حصہ پائیگا

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ جنت کی چارون نہرین بسم اللہ سے جاری ہین پانی کی نہر میم بسم اللہ سے اور جوے شیر حشیہ ہاے اللہ سے اور شراب طہور کی نہر میم رحمن ہے اور شہد کی نہر میم رحیم سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد جو کوئی مجھکو ان اسماء سے یاد کریگا مین اسکو ان چارون نہرون کی چیزین پلاؤنگا یہ پوری روایت جسکو دیکھنی ہو تفسیر روح البیان مین دیکھے۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو کرے تعظیم بسم اللہ کی — ہوگا صدیقین مین روز جزا
لینگے اونس[1] حرف بسم اللہ کے — نار کے اونس فرشتونسے بچا
مرتے دم اور قبر مین پھر حشر مین — کام بسم اللہ دیگی جابجا
کھولے لاکھون قفل بسم اللہ نے — دی ہے کنجی حق نے کیا مشکلکشا
وردِ بسم اللہ کرویتا ہے دور — ہر مرض ہر درد ہر غم ہر بلا
صدق دل سے کہکے بسم اللہ کو — مانگ ہر حاجت کریگا حق روا
کھانے اور پینے مین بسم اللہ پڑھ — پائیگا تو برکت و نور و صفا
بای الصافی تبسم اللہ[2] سے — جو ہوا ملصق وہ واصل ہوگیا

لکھی بیدل شرح بسم اللہ خوب
تجھسے راضی ہو خدا اور مصطفےٰ

حمد خدا و عرض دعا بتوسل مصطفےٰ

ہی دل معبود مطلق مین جو ہنگام رقم میرا — تو سجدہ کرکے ہر ہر کلمہ لکھتا ہی قلم میرا
الٰہی مرتے دم جائے بدل عشرت سے غم میرا — ترا جلوہ ہو آنکھون مین جب آنکھون مین ہو دم میرا
رکیگا مدح سے کب خامۂ ندرت رقم میرا — جفا سے کوئی ظالم سر بھی کردے گر قلم میرا

[1] یہ اونس حرفونکا لطیفہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اللہ تعالےٰ نے دوزخ پر انیس موکل سردار کیے ہین اُن مین کا ایک ایک فرشتہ ستر ہزار آدمی کو ہاتھہ کی ہتیلی مین رکھہ کر جہان چاہے پھینکدے پس جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم صدق دل سے ورد رکیگا دوزخ کے اونیس سردارونکی گرفت سے محفوظ رہیگا ۱۲

[2] بندہ کمال درجہ کی خفت مین واقع ہوا ہی اور اللہ تعالیٰ نہایت درجہ پاک ہی پھر ملین تو کیونکر اُسکا طریقہ یہ رکھا گیا کہ بندہ اللہ کے اسمار پاک سے لپٹ جائے شدت سے اتصال کرے تب ملجائیگا یہ اشارہ ہا بسم اللہ مین ہے کہ لفظ با موضوع در حقیقت الصاق کیلئے ہے باقی معانی مین مجازاً مستعمل ہی"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیالاتِ دو عالم نفی لا سے محو کرتا ہون
نہ شکلِ غیر سے بجائے دل بیت الصنم میرا

موحد ہون محب مصطفےٰ ہون اہلِ سنت ہون
مرا ہادی محمد ہی وہ شاہِ ذی حشم میرا

نہین اہلِ حسد کے رد و کد سے کچھ ضرر مجھکو
عقیدہ کر چکے تسلیم جب اہلِ حرم میرا

مرے شعر و سخن مین نام اللہ اور نبی کا ہی
یہ سکہ کیون نہ رائج ہو عرب سے تا عجم میرا

خدا کی راہ مین مٹنے سے ہوتی ہی بقا حاصل
ہوا آخر بقا باللہ مٹ مٹ کر عدم میرا

پھریرا میرے نیزہ پر رہے نصر من اللہ کا
صفِ اعدا مین او بچا رکھیو ای مولیٰ علم میرا

رہے چلتا الٰہی مرتے دم تک تیری طاعت مین
قدم میرا قلم میرا دم میرا یہ دم میرا

قدم سست اور کٹھن منزل ہی مولیٰ دستگیری کر
رہا جاتا ہی تن گر گر کے جون نقشِ قدم میرا

ڈرا کر شعلۂ دوزخ سے مت آنکھین دکھا زاہد
خدا بھی تو نے دیکھا ہی وہ ربِ ذوالکرم میرا

خدا رسوا نہین کرتا خطائین مجھسے ہوتی ہین
وہی فضل و کرم اسکا یہی جور و ستم میرا

بچائین کاش محشر مین یہ کہکر مصطفےٰ مجھکو
یہ بیدل ہی غلام خاص بے دام و درم میرا

نعت سید الکائنات و ذکر بعض معجزات

لکھون گر وصف شیرین لعلِ لبہای پیمبر کا
لپٹ جاوی زبان خامہ کو لب تشنہ مسطر کا

ترے آگے فریدون کیا ہی کیا رتبہ سکندر کا
تو حاکم ہی زمین کا آسمان کا بحر کا بر کا

تری اونگلی اوٹھی اور ہو گیا مہتاب دو ٹکڑی
زبان تیری ہلی اور آفتاب اولٹے قدم سر کا

بند ہا دندان و چشم و خط و لب سے کیا ہی گلدستہ
سمن کا نرگس شہلا کا ریحان کا گل تر کا

نبی عالم مین یون ہی جیسے مصدر اپنی گردا مین
جدا بھی سب سے شامل بھی ہی سب مین لفظ مصدر کا

نہوتا خاک کے مرکز مین گر وہ کعبۂ خوبی
فلک کیون طوف کرتا اتدن خاک مکدر کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نتھا منظور حق کو اُنکے ہمتا کا نظر آنا
کیا پیدا نہ سایا بھی قدر شاخِ صنوبر کا

اونہی کا پرتو ہی ہر طرف ہر دلمین ہر جا نمین
چراغ ماہ سے ہو چاندنا جسطرح ہر گھر کا

کلام نو تو اُس شیرین سخن کا قسم اول ہے
دوبارہ بات مین بھی ہی مزہ قند مکرر کا

درِ دولت سرا اُس رشک خور کے آنے جانیسے
مقام اک جا ہوا ہی باختر[1] کا اور خاور کا

گلاب اور کیوڑے کی بو ہی گر اُسکے پسینہ مین
ہی کاکل عطر مجموعہ سراسر مشک و عنبر کا

ترے گیسو سے اسپر بھی لپٹ اک چلگئی ہوگی
کہ ہی بازار گرم ابتک شمیم مشک اذفر کا

پیمبر جتنے ہو گذرے ہین سبکا تو ہی ماخذ ہی
وہ سب کے سب ہین ماضی اور تو مصداق مصدر کا

لعاب جانفزا ڈالا تو چاہِ شور کا پانی
یہ شیرین بنگیا شربت ہی گویا شہد و شکر کا

پکارا العطش لشکر تو پھر دست مبارک مین
یہ جوشش تھی کہ ہر انگلی بنی فوارہ کوثر کا

تری جو نعت لکھی پہلے لازم ہی کہ لے آوے
سیاہی چشم غلمان کی قلم جبریل کے پر کا

زمین[2] اک دامن گستردہ ہی شاہا ترے آگے
ہی زنبیل فلک اک کاسہ تیرے سائل در کا

کبھی سورج نکلتا ہی کبھی چاند آچمکتا ہے
دکھادین آپ بھی یکدم جلوہ روی انور کا

معاصی کیا گنون اپنی یہ غم ناگفتہ بہتر ہے
زبان تھک جائے چھیڑون ذکر گر تیرے کمتر کا

وہ تر دامن ہون گر دامن ذرا اپنا نچوڑا جائے
تو ہر قطرہ مین طوفان موجزن ہو سو سمندر کا

مگر تو ہی جو کشتیان تو خوش ہون کچھ نہین ہے غم
نہ فکر باد بان مجکو نہ مجکو غم ہے لنگر کا

سیہ دل ہون تو کیا ہی رنگ الفت کا عطا کیجے
طفیل پارس آہن کو بھی رنگ آجاتی ہی زر کا

کہان تک بیکسی پہری بیدل نوازش کیجے شاہا
کہ یہ بیچارہ مسکین گدا ہے آپکے در کا

[1] باختر بمعنی مغرب وخاور بمعنی مشرق ۱۲

[2] زمین اور آسمان سب کا وجود نور محمدی سے منشعب ہوا تو گویا سب سائل ہین فیضان محمدی کے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعت فارسی

ای بندہ سر خم کن فرمان محمدؐ را
شو گوی صفت تابع چوگان محمدؐ را

او مرہم داغ دل سرسبزیِ باغ دل
کردند چراغ دل ایمان محمدؐ را

گلزار دو عالم شد چون منشعب از نورش
در ہر گل و برگے بین الوان محمدؐ را

چون سرِ احد ظاہر از خلقتِ احمد شد
عرفان الٰہی دان عرفان محمدؐ را

رنگِ چمنِ ہستی شد جلوہ گر از نورش
ای دیدہ تماشا کن بستان محمدؐ را

مہتاب از و تابان خورشید از و خشان
دیدم ہمہ جا نورے تابان محمدؐ را

گر تا بہ ابد پرّد شہباز خیالِ خلق
ہرگز نرسد بام ایوان محمدؐ را

حق محرمِ راز او و محرم راز حق
داند چہ کسی راز پنہان محمدؐ را

کُنہ وصفِ احمد در شعر و غزل ناید
در وصفِ محمد خوان قرآن محمدؐ را

مزّمل و ہم طاہا مدثر و ہم یٰسین
تفسیر بود شانِ ذیشان محمدؐ را

یکجانِ من مسکین باشد چہ نثارِ او
جانِ دو جہان قربان یکجان محمدؐ را

او چارہ نمای ما زو جملہ دوای ما
حق کرد شفای ما درمان محمدؐ را

بیدل چو ہمی خواہی در ظلِ خدا بودن
بر گیر کفِ فرق خود دامانِ محمدؐ را

وقت ولادت مصطفےٰ ﷺ موسم بہار کی دھوم اور حور و ملائک کا ہجوم

ربیع الاوّل آیا شہرہ ہے میلاد احمد کا
ہوا قطار عالم میں نزول انوار مجدد کا

روایت ہے کہ تھی فصل بہار ین گلفشاں اُس دم
قدم جب گلشن ہستی میں آیا اُس سہی قد کا

گھٹا چار و نطرف چھائی نسیم جانفزا آئی
کھلا با فرّ و زیبائی چمن عیش مخلّد کا

ہوئی ہے سر بسر پوشاک سبز ان گلشن کی
ملا ہے مرغ خلد گل کو دیبائے مورّد کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھڑا ہی گرد جو نخل گل بلقیس کی صورت
جباب جو ہی نقشہ گنبد صبح ممرد کا

پہنسا جاتا ہی دل امواج دریا کی لطافت مین
شکن لہرونکا گویا جال ہی زلف مجعد کا

ہر ایک گل دفتر عرفان ہی عارف کی نظرون مین
ہر ایک غنچہ مقفل درج ہی اسرار سرمد کا

ہوا ہے کچھ تو لہرایا طرب کا جوش کچھ آیا
لچک جاتا ہی قد تن کی شمشاد سہی قد کا

بہار سبزہ و گل سے خجل لعل و زمرد ہین
اوڑا جاتا ہی رخسے رنگ یاقوت و زبرجد کا

برنگ سبزہ اوگتی ہین زمین سے تا نظارہ
سنا ہی غل جو اس منظور حق کے آمد آمد کا

عیان ہی شاخہای نرگس و گلہای نرگس سے
عیون[1] منتظر کا رنگ و اعناق ممتد کا

یہ شاخین کل مذاہب کی قلم ہوجائینگی ایک ایک
نہال شرع منبت ہوگا گلہای مجدد کا

چھپا اصلاب مین جلوہ تھا جسکا عہد آدم سے
ہی بطن آمنہ سے اب ظہور اس نسترن خد کا

کھڑے ہین سمت جبریل[2] و حاضر ہین میکائیل
پرستاری مین حورین رکھتے ہین شیوہ شمارد کا

فرشتے ملتجی ہین اظہر اظہر یا رسول اللہ
یہ خواہش ہے کہ اے مولی دکھا جلوہ محمد کا

فرشتون نے تو اظہر کہکے دیکھا جلوہ اسدم
الہی ہمکو بھی جلوہ دکھا اس نور سرمد کا

وہ کیا دل ہی جو ہو جس دل مین عشق مصطفے بیدل
وہ آنکھین کیا ہو جن کو مزہ دیدار احمد کا

عروج مدارج مصطفے المجوب

قدردان رب اعلے ہی آپ کا
عرش فرش پا کیا ہی آپ کا

[1] عیون منتظر یعنی چشمہای نگران و اعناق ممتد یعنی گردن ہای دراز انتظار کے وقت قاعدہ ہی گردن برابر حرکت کرتے ہین تو گویا شاخہای نرگس چشم گلہائے نرگس سے حضور کی تشریف آوری کو منتظرانہ ہر طرف دیکھ رہی ہین ۱۲

[2] جبریل و میکائیل کا حاضر ہونا کتاب شرف الانام مین ہے اور یہ تصنیف ہی احمد بن علامہ قاسم بخاری کی جو صاحب صحیح بخاری کی نسل مین ہین اور حوروں کا حاضر ہونا اکثر کتب مین ہے اور حاضر ظہر کہنا فرشتے کا ابن حوری کے مولد مین ہی اور روایت بالمعنی ابن حجر کے مولد مین بھی ہے۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دو قدم مین جو کرے کونین طے — وہ براقِ برق پا ہی آپ کا
آپ کی مسند ہی تختِ احتبا — خاص تاجِ اصطفا ہی آپ کا
ہی مدد حسنِ قدم کی دمبدم — ہر دم اک جلوہ نیا ہی آپ کا
کیون نہ عالم کو محبت ہو تمہے — نام محبوبِ خدا ہی آپ کا
حور و غلمان آدم و جن و ملک — سب مین چرچا جا بجا ہی آپ کا
پھرتے ہونگے بخشوانے خلق کو — یہ قیامت مین پتا ہی آپ کا[۱]
قلبِ مردہ کو جلا دیجے مرے — زندہ کرنا معجزا ہی آپ کا
آب و گل جسدن ہوا میرا خمیر — عشقِ طینت مین گندھا ہی آپ کا
اس گدا پر کیجے للہ اک نظر — یہ جو بیدل مبتلا ہی آپ کا

کلام حسرت بارکاہنہ در رشک تزویج عبداللہ با آمنہ

گیا[۲] اے ماہ تابان تو کدھر تھا — وہ جلوہ اب نہین جو پیشتر تھا
بتا وہ نورِ ربانی کدھر ہے — جو پیشانی مین تیرے جلوہ گر تھا
کہان وہ چاند پہنچا جسکے غم مین — کتان کی طرح چاک اپنا جگر تھا
نہ تھی کچھ وصل کی تیرے تمنا — مرا دل مبتلا اس نور پر تھا

[۱] انس بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آپ میری شفاعت کیجیے گا فرمایا کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ عرض کی کہ آپکو کہان ڈھونڈھون فرمایا صراط پر عرض کی اگر وہان نہ پاؤن فرمایا میزان پر عرض کی اگر وہان بھی نہ پاؤن فرمایا حوض پر مین ان تین موقع سے الگ نہ ہونگا۔ مرتبہ المجالس باب الخوف ۱۲

[۲] یہ وہ قصہ ہے جسکو ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے حضرت عبداللہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا وہ اسکے کہنے مین نہ آئی چلی گئی جناب آمنہ سے انکا نکاح ہوا اور نور محمدی جناب عبداللہ سے جدا ہو کر بطن آمنہ مین سپرد ہوا تب وہ واپس اس عورت کے پاس آئے اسوقت اس عورت نے اعراض کیا کہ میری غرض اس نور کا لینا تھا اسوقت اے ماہ تابان تو کہان چلا گیا تھا ۱۲۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسین مہ لقا تو بھی ہے لیکن
مرا مطلوب وہ رشک قمر تھا

مجھے اُس زلف و رُخ سے ہو دی نسبت
یہی نالہ میرا شام و سحر تھا

ہما ہاتھوں میں آیا پھر گیا چھوٹ
یہ کیسا جذبۂ دل بے اثر تھا

مقدر میں تھا بی بی آمنہ کے
مری قسمت میں کب یہ گنج زر تھا

عبث اُس کاہنہ کا غم تھا بیدلؔ
ہوا وہ حق کو جو مدنظر تھا

دُنیا و ما فیہا ہمہ فانی ولا بقا

باغ دنیا میں آ کے کیا دیکھا
چلتا بس اِک ہوا کا جھونکا دیکھا

ابھی پھولا پھلا کھڑا تھا چمن
ابھی سب پھول پھل گرا دیکھا

تھا ابھی وصل پھر جو آنکھ کھلی
یار آغوش سے جدا دیکھا

دن ہوا رات صبح شام ہوئی
یہ زمانہ کا ماجرا دیکھا

دل میں بیٹھی جو ضربِ لا الٰہ الا اللہ
کُل جہان زیر نقی لا دیکھا

دار فانی میں آدمی کیا ہے
بہتے پانی میں بلبلا دیکھا

جب پڑھا کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ
سب کو نابود و لا بقا دیکھا

ذی نفس جو ہیں اُن کو مثلِ نفس
اِدھر آیا اُدھر گیا دیکھا

دیکھے دنیا میں جستہ دل للکھون
پر نہ بیدلؔ سا مبتلا دیکھا

مناجات غیر منقوط

کو دَوَل کو مال و درہم دادرا
صد گرہ درکار دارم دادرا

آدم در ورطۂ ہشتم دادرا
ساحلم در دہ کہ مردم دادرا

آہ وا در دا سموم دہر کرد
موسم آرام در ہم دادرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عسر کارم رامدہ الحاح کس — دار در عالم مکرم داورا
راح روح آور کرا در کام دل — کرد دہرم در گلوسم داورا
لحہ لحہ درد و ہر دم آہ گرم — گم رہ آرام کردم داورا
کرد دل را در دمعدوم و ہلاک — اکرم اللہم وارحم داورا

سخن در شتاع عزم کوفہ شدن اصحاب کرام ہنگام عزم بودن حسین علیہ السلام

سب نے کی عرض کہ شہزادۂ حیدر مت جا — ای حسین ابن علی سبط پیمبر مت جا
صدمے وان پہونچے علی اور حسن کو کیا کیا — جانا کوفہ کا تو ہرگز نہیں بہتر مت جا
حق نما آئینہ ہے رخ تیرا اندھے ہین وہی — لیکے اندھون مین یہ آئینہ سکندر مت جا
سنگ باران سے بچا جام بلورین اپنا — ایسے لوگونمین جو پتھر سے ہین بدتر مت جا
گل شاداب بنی اپنے چمن سے نہ نکل — نازنین پھول ہی تو کانٹون کے اندر مت جا
چلتے ہین صرصر آفات کے مظلم جھونکے — شمع رو قلعۂ فانوس سے باہر مت جا
بوسعید ابن عمر جابر و ابن عباس — تھا یہی کلمہ سب اصحاب کے لب پر مت جا

بیدل اُس شاہ کو مقتل مین قضا لے ہی گئی
کہتے سب رہ گئے اے دین کے سرور مت جا

نعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دعای فوز مدعا

کسکو یہ رتبہ ہے یا احمد مختار نصیب — عرش پر کسکے قدم کو ہوئی رفتار نصیب
دل وہ پایا کہ ہوی وحی کے اسرار نصیب — آنکھ وہ جس سے خدا کا ہوا دیدار نصیب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے در پہ ہوا ایکبار اگر بار نصیب
میری تقدیر پہ قربان ہو سو بار نصیب

ہمکلامی ہو مجھے اُنسے یہ تقدیر کہان
بدلے گفتار کے ہے حسرتِ گفتار نصیب

خواب مین گر وہ جمال آئے نظر تو جانون
جاگ اُٹھا میرا مقدر ہوی بیدار نصیب

افقِ غیب سے طالع نہوا بدرِ مراد
اے مرے طالع بد میرے سیکار نصیب

رحم فرمایئے یا شاہ بنی الرحمہ
درد پر درد ہین آزار پر آزار نصیب

آپکے صدقہ مین ای فاتح باب الجنہ
ہو مجھے جنت فردوس کا گلزار نصیب

کب وہ دن ہوگا الٰہی کہ بجھیگی یہ عطش
ہونگے بھر بھر کے مجھے ساغر سرشار نصیب

حبِ احمد مین ہوی میرے ہزارون دشمن
سچ ہی ہوتا نہین گل بے خلش خار نصیب

کیا ہوا ایک ہون موسی کا عصا ایک ہی تھا
کیسا کید سحرہ[1] کو کیا ادبار نصیب

شکرین لب کے مناقب مین شکر ریز ہین لب
یارب اس قند مکرر کا ہو تکرار نصیب

نیشکر کا ہی گمان اپنے نئے خامہ پر
ہو رہے ہین جو مضامین شکر بار نصیب

کسطرح دون تجھے دندان نبی سے تشبیہ
کچھ تو ہو تجھمین جلا اے درِ شہوار نصیب

چاند کس مونہہ سے ہو اُس رخ کا مقابل کہ اُسے
صاف بیداغ نہین صفحہ رخسار نصیب

شمس کچھ ہوتا شبیہ آپ کا ہوتے جو اُسے
زلف و چشم سیہ و ابروے خمدار نصیب

یہ نبی ہمکو ملے یا کہ یدِ قدرت سے
ڈھلکے ساچے مین ہوی رحمتِ غفار نصیب

نکر گیا وہ کبھی سایہ طوبیٰ کو پسند
ہو پیمبر کا جسے سایہ دیوار نصیب

[1] سحرہ بفتحات ثلثہ جادوگرون کو کہتے ہین جمیع ساحر جب فرعون کے جادوگرون نے ایک میدان میل بھر چوڑے اور میل بھر لمبے مین شعبدہ اور نیرنگ سازی سے تمام سانپ ہی سانپ پھیلا دیے تب حضرت موسیٰ نے اپنا عصای مبارک چھوڑ دیا وہ ایک بڑا سا سانپ بن گیا اور اُس نے مونہہ کھولا تو اتنی بانہہ چوڑا تھا اُس مونہہ مین سب سانپونکو نگل گیا یہ قصہ بتفصیل مفسرون نے سورۂ اعراف مین لکھا ہے ۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انبیا اور رسل تحت لوا ہون جن کے — ایسے ہوتے ہین کہین قافلہ سالار نصیب
کبک دیکھے بہت اور سرو خرامان لاکھون — پر نہ وہ قامت موزون نہ وہ رفتار نصیب
موم ہوجاتے ہین پتھر بھی قدم کے نیچے — کسکی رفتار مین ہوتے ہین یہ آثار نصیب
اُس کو اکسیر گنو کحل جواہر سمجھو — خاک پا اُنکے جو ہوای اولی الابصار نصیب
روی پر نور نبی کا ہون ثنا خوان بیدل — گور تاریک مین ہونگے مجھے انوار نصیب

لغت فارسی

مصطفےٰ را غر و شان دیگر ست — شان او را قدر دان دیگر ست
پیکرش بنود ہمین چار اخشیج — گوہر پاکش نکان دیگر ست
حسن خوبش را مگیر از گل قیاس — کین بہار از گلستان دیگر ست
واصفش جبریل و بلبل محو گل — ہر یکے را مدح خوان دیگر ست
جائے موسیٰ طور و جایش فوق عرش — ہر مکینے را مکان دیگر ست
سایہ ہر سرو چمن دارد مگر — سرو قدش کز جہان دیگر ست
میم احمد را گرہ نتوان کشود — کین معما داستان دیگر ست
طرفہ قوسین انداین دو ابروش — قاب قوسینش کمان دیگر ست
بین قران طرفہ در زلف ورخش — اے منجم این قران دیگر ست
درد عشقش برنتابد ہر کسے — محو این غم جانفشان دیگر ست
مدعی تا کے فغان بے اثر — سوزش دل را دخان دیگر ست
بوالفضولان را درین وادی چہ کار — کین سفر را کاروان دیگر ست
پیش جالینوس و افلاطون مرد — دارو ے دل را دکان دیگر ست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دم زمدح روے رنگین میزنم — حرف حرفم بوستان دیگرست
مدح پاکش بایداز بیدل شنید — کین غزلخوان را بیان دیگرست

ذکر جمال باکمال حضرت حبیب صلے اللہ علیہ وسلم ذوالجلال

دیکھین صدہا ہزارہا صورت — پر کہان مثل مصطفےٰ صورت
تکتے ہین اُن کے انبیا صوت — اور دیکھے نبی خود خدا صورت
نہ بنا ایسا نقشہ[۱] اور نہ بنے — لاکھون لکھ لکھ کے دین مٹا صورت
نسبت اُس رخسے ذرہ بھر بھی نہین — چاند سورج سے لو ملا صورت
ایک سے ایک کو تجمل ہے — نور معنی و پر ضیا صورت
کھولا زلفون نے عقدہ واللیل — کرتی ہے شرح والضحیٰ صورت
دیکھا احمد کو اور احد پایا — سوی معنی ہی رہنما صورت
قدرتی حسن کی سی آن کہان — خوبرو[۲] گرچہ لین بنا صورت
اُن لبون سے ملا نہ آبحیات — اپنے جینے کی کیجے کیا صورت
تونے سب کچھ دکھایا اے مولے — مصطفےٰ کی بھی دے دکھا صورت

دل یہی چاہتا ہی اے بیدل
دلمین رکھیے یہ دلربا صورت

[۱] سورۂ طور کے آخر مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا شاہ عبد القادر نے اسکا ترجمہ لکھا ہے۔ (تو ہماری آنکھون کے سامنے ہے) اور اُن کے والد شاہ ولی اللہ نے ترجمہ فارسی اس آیت کا اسطرح کیا ہی (ہر آئینہ تو حضرت ہمی) [۲] نقاش ازل نے لاکھون صورتین بنا بنا کر مٹا دیا یعنی موت دیکر فنا کیا لیکن یہ نقشہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نہ ایسا نقشہ پہلے بنایا اور نہ بعد کو بنا وے علامہ قسطلانی نے مواہب مین لکھا ہی کہ آدمی کے کمال ایمان کی بات یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسا جمال کسیکو نہین دیا نہ حضرت سے پہلے نہ حضرت کے پیچھے [۳] خوبرو سے مراد تمام اولیا و انبیا ہین یعنی اگرچہ وہ مجاہدات و ریاضات کرکے حسن معنوی اپنے مین پیدا کرین اور صورت کو خوشنما بنائین لیکن رسول اللہ کے حسن خداداد کو نہین پہنچتے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تنبیہات بر بخیلان تارک الزکوٰۃ

اہل حاجت کو دیتے ہین جو زکات
اُن سے راضی ہی قاضی الحاجات

مال کا میل تاکہ منفی ہو
کیا حق نے زکوٰۃ کا اثبات

گر کنوین سے نہ پانی کھینچا جائے
بگڑے پانی کا رنگ و ذات و صفات

ہے یہی مال اور زکوٰۃ کا حال
مال بگڑے نہ نکلے جسکی زکات

کیا مولیٰ نے فرض بندون پر
حصّہ چالیسوان کرین خیرات

رکھا اپنا تو حق یہ قدر قلیل
اور ہمپر کیے یہ احسانات

ایک دین سات سو کا پائین ثواب
ایک سے سات سو ملین درجات

ہائے مونہہ موڑ وا ایسے محسن سے
اے بخیلان تارکان زکات

موت آوے جب ان بخیلون کو
ہاتھہ مل مل کے تب کہین ہیہات

ہائے کیون ہمنے خرچ کر نہ لیا
اب چلے چھوڑ کر یہہ سب ترکات

دل پر اُسدم ہو حسرتون کی مار
جان پر ہووے موت کی سکرات

ہو وہ حالت کہ بس خدا نہ دکھائی
وہ قلق وہ تڑپ وہ تکلیفات

لپٹے محشر مین اُن کو بنکر سانپ
اُن کا مال و متاع و مخزونات

کہے وہ سانپ مین وہی ہون مال
جان دیتے تھے جسپہ تم دن رات

کرکے گرم اُن کا سب زر و زیور
داغ دین جسم پر بصد صدمات

دینے والے زکوٰۃ کے بیدل
ہونگے خوش خالدین فی جنّات

استدعا از حضرت مجیب الدعا

بخشیو ہمکو خدا اپنے نبیؐ کے باعث
شرم رکھلیو رسول عربی کے باعث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھو وہ آنکھ کہ ہو عشقِ نبی میں بیدار — نالہائے سحر و نیم شبی کے باعث
شانِ حضرت میں سدا ہمکو مودب رکھیو — رد کیے جاتے ہیں یہاں بادبی کے باعث
کیجو سیراب ہمیں ابرِ کرم سے اسدم — اٹکے جب سینہ میں دم تشنہ لبی کے باعث
دستگیر اُنکا رسولِ عربی کو کیجو — مونہہ تکینگے جو کھڑے بے سببی کے باعث
پر ثمر کیجو مرا نخلِ تمنا یارب — نخلبندِ چمنِ مطلبی کے باعث
بیدلؔ اور اُسکے ہواخواہ ہو کو جنات نعیم — دیکھو حضرت کی شفاعت طلبی کے باعث

بیان معراج فوق السمٰوٰت الابراج

جاتے ہیں معراج کو وہ شاہِ عالیجاہ آج — اور ہی شان رسول اللہ کی واللہ آج
کس تجمل سے چلی بنکر سواری آپکی — ہیں فرشتے مشعلیں نور کی[1] لیے ہمراہ آج
کسقدر اللہ اکبر ہے ملائک کا ہجوم — پانو دھرنے کو نہیں ملتی جا راہ آج
کاش بنتی آج وہ نعلِ براقِ مصطفےٰ — سر ٹپکتے پھرتے ہیں گردونہ مہر و ماہ آج
چرخِ ہفتم پر رہے جبریل و چارم پر مسیح — جا کے چمکا عرش پر نجمِ رسول اللہ آج
عام کیسے دخل وہاں روح القدس تک کو نہیں — خاص اُس مخلص کی خلوت کو کہلی درگاہ آج
چین سے خلوت میں جا دیکھا خدای پاک کو — دیدۂ حادث قدم کا ہی تماشا گاہ آج
چشمِ بد دور آج کیا اخلاص کیا انعام ہے — لیتے وہ جو کچھ ہیں دیتا جائی ہے اللہ آج
جاتے ہیں پھر پھر کے اُمت کی شفاعت کیلئے — اُمتِ عاجز پہ کیا کیا رحم ہے للہ آج
دم میں کیا کیا کچھ کیا اس جزر و مد کو دیکھنا — بنگیا لمحہ سمٹ کر طول سال و ماہ آج
کل اُسی روز شفاعت یاد کیجئے گا حضور — ہی جو مداح آپ کا یہ بندۂ درگاہ آج

[1] معارج النبوۃ میں ہے کہ براق کے دہنی طرف اسی ہزار فرشتے اور بائیں طرف اسی ہزار فرشتے حاضر تھے اور نور عرش کی شمع ہر ایک فرشتہ ہاتھ میں لئے ہوئے تھا تمام بطحا کا میدان نور جمال سے منور تھا۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاتمہ کامل ہو گر دین رسول اللہ پر
موت کا پھر کچھ نہیں غم خواہ کل ہو خواہ آج

دیکھنا محشر میں کیا کیا لوگ کہیں گے یہ حکم
لے غزل کا اپنے ہی بیدل صلہ دیخواہ آج

محبوب صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی محبت ایمان کی حجت ہی

مصطفےٰ سے جسکو نسبت ہی صحیح
اُسکا دین اور اُسکی ملت ہی صحیح

حب محبوب خدا جس دل مین ہے
دعوی ایمان پہ حجت ہی صحیح

کامل ایمان ہو نہ بے حب رسول
یہ حدیثون مین روایت ہی صحیح

وہ رسول پاک سے رکھیگا عشق
جسکا دل پاک اور طینت ہی صحیح

فوق[۱] ایدیہم یداللہ پڑھ کے دیکھ
اُنکی بیعت حق کی بیعت ہی صحیح

ہے احد کا نور احمد مین عیان
دیکھ غافل گر بصیرت ہی صحیح

فرش سے اکدم مین پہنچے عرش تک
کسقدر جذب محبت ہی صحیح

یہ عروج شان محبوبی کہان
ہر نبی کی گو نبوت ہی صحیح

ہو گئے فسوخ ادیان قدیم
دین احمد تا قیامت ہی صحیح

ورد ذکر مصطفےٰ رکھو مدام
یہ محبت کی علامت ہی صحیح

مدح بیدل پر یقین ہے غیب سے
صاد ہو یعنی یہ مدحت ہی صحیح

[۱] مقام حدیبیہ مین اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اُسکا بیان اللہ تعالےٰ نے سورۂ انا فتحنا مین فرمایا ہے ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم جو تجھسے بیعت کرتے ہین وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہین اللہ تعالیٰ کا دست قدرت اُنکے ہاتھون پر ہے ابوالبرکات نسفی رحمۃ اللہ نے تفسیر مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اور عہد کرنا گویا اللہ ہی سے بیعت اور عہد کرنا ہے کچھ فرق نہین یہ آیت بھی اسیطرح ہے جیسا فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے اطاعت کی رسول کی تحقیق اُسنے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی تمام ہوا کلام نسفی کا جو مدارک مین ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظہور جملہ عالم از نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم

باغ عالم مین کھلے جو لالہ و گل شاخ شاخ
جلوہ گر گل مین ہی نور سید کل شاخ شاخ

ہر کلی ہر پھول پھل مین پاتے ہین نور نبی
کرتے ہین جس باغ و بستا نمین تامل شاخ شاخ

سن لیا ہوگا کہ گل ہی جسم اقدس کا عرق
ہی چہکتی پھرتی ہر گلبن پہ بلبل شاخ شاخ

قامت رعنا کی پائی ہی جو کچھ اسمین ادا
سر و پر ہین نغمہ زن قمری و صلصل شاخ شاخ

نور حق سے نور احمد اس سے ہی پھر کل ظہور
ہستی عالم نے یون باندھا تسلسل شاخ شاخ

حضرت موسیٰ نے بھی دیکھا نہ کوہ طور پر
آپ نے سدرہ پہ جو دیکھا تجلی شاخ شاخ

حضرت آدمؑ[1] ہین فرماتے کہ نام مصطفےٰ
پایا مینے باغ جنت مین لکھا کل شاخ شاخ

وہ نہوتے تو نہوتا کچھ بھی یہ باغ و بہار
پھوٹتی کب سبزہ و ریحان و سنبل شاخ شاخ

یہ گل رنگین ہین یا مستان عرفان کے لئے
رکھدے ساقی لے بھر کر شیشہ مل شاخ شاخ

فکر فردا کچھ نہین کرتے جو مرغان چمن
میوہ پاتے ہین یہ ارباب توکل شاخ شاخ

ہو کے رنگ آمیز مدحت رشک مانی بنگیا
وہ ہوا گلکار نقاش تخیل شاخ شاخ

اہل دل کے دل پھنسے جاتے ہین بیدل دیکھکر
تیری تقریر مسلسل کا تسلسل شاخ شاخ

فضائل نام پاک صاحب صلے اللہ علیہ وسلم لولاک

محبوب ہی کیا صل علیٰ نام محمد
آنکھونکی جلا دلکی صفا نام محمد

اللہ رے رفعت کہ سر عرش خدا نے
ہی نام کے ساتھ اپنے لکھا نام محمد

جب لوح پہ توحید خدا لکھی قلم نے
مرقوم رسالت سے کیا نام محمد

تکبیر مین کلمہ مین نمازون مین اذان مین
ہے نام الہی سے ملا نام محمد

[1] یہ مواہب لدنیہ میں ابن عساکر محدث سے روایت کی ہے ذکر اسماء شریف ص ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر قبہ و ہر خیمہ و ہر قصر جنان پر — مرقوم تجمل سے ہوا نام محمد
فرماتے ہین آدم کہ مجھی خلد برین مین — لکھا ہوا طوبےٰ پہ ملا نام محمد
تھے جن و شیاطین جو سلیمان کے مسخر — تھا اُنکی انگوٹھی پہ کھدا نام محمد[1]
آئی یہ ندا اب ہی کامل تری کشتی — جب نوح نے کشتی پہ لکھا نام محمد
حرفون مین محمد کے اشارات تو دیکھو — کیا سر نہان اسمین ہے بہرا نام محمد
ہی میم مین محبوبی مطلق کا اشارا — پھر کیون نہ محبوب خدا نام محمد
ح مین ہی حیات ابدی جان بلبونکے — عشاق کا ہی روح فزا نام محمد
معجون مفرح ہوئی وہ میم مکرر — اور لال سے ہی دل کی دوا نام محمد
اس نام کی لذت دل عشاق سے پوچھو — جان آگئی تن مین جو لیا نام محمد
ورد اپنا ہمیشہ یہی ذکر ہی دن رات — یا نام خدا لب پہ سہی یا نام محمد

ردّ مطاعن منکرین در محفل میلاد سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم

شعار اہل شریعت ہی محفل میلاد — طریق اہل طریقت ہی محفل میلاد
ہی جنکو علم حقایق یہ معرفت ہی انہین — کہ شرح سر حقیقت[2] ہی محفل میلاد
کیا نبی نے صحابہ مین ذکر مولد پاک — کہان مخالف سنت ہی محفل میلاد

[1] سیرت حلبی جلد اول مقام بشارات و اخبار مین لکھا ہو کہ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نقش تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲ [2] واضح ہو کہ محفل میلاد شریف مین بیان ہی نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اصفیاء کرام اُس نور کو حقیقۃ الحقائق کہتے ہین یعنی جسقدر حقیقتین ہین سب اُسی نور سے نکلی ہین آپکا نور درمیان جمیع حقائق اور جناب باریتعالےٰ کے واسطہ ہی کسیکو وصول الی اللہ بغیر اس واسطہ کے ممکن نہین بلکہ محال ہی یہ مضمون نور محمدی کا حضرت مجدد الف ثانی نے جلد ثالث مکتوبات مین بیان فرمایا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی فیوض الحرمین مین مجملاً لکھا ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عموم آیۂ فلیفرحوا[1] مین ہی داخل — ظہور پاک کی فرحت ہی محفل میلاد
نبی سے ملتے ہین جو کشف مین وہ کہتے ہین — پسند خاطر حضرت ہے محفل میلاد
یہ تجربہ ہے بہت اولیاء کامل کا — کہ ہر بلا سے حمایت ہے محفل میلاد
محدثین ثقات اور محققین رُوات — سبھونکا مذہب و ملت ہے محفل میلاد
اب انکی کون سُنے جو مخالف جمہور — کہین کہ سیئہ بدعت ہے محفل میلاد
عقیدہ اپنا تو رکھینگے ہم سلف کا سا — کہینگے عین ہدایت ہے محفل میلاد
ہدایت اس سے صفات نبی پہ ہوتی ہے — کبھی نہ کہیو ضلالت ہے محفل میلاد
جو ایک ہو تو کہون فیض بے نہایت ہے — شفا ہی خیر ہی برکت ہے محفل میلاد
پڑھین ادب سے ادب سے سنین ادب سے اوٹھین — عجب قرینہ کی طاعت ہے محفل میلاد
بخور و عطر و فروش و منابر و قالین — نبی کے دین کی زینت ہے محفل میلاد
الگ جو اس سے ہوا سکا گلہ نکر بیدل — کہ کرتا صاحب قسمت ہے محفل میلاد

مبحث قیام وقت ذکر ولادت با سعادت علی صاحبہا السلام

نبی کی شان و شوکت ہے قیام محفل مولد — عجب تعظیم حضرت ہے قیام محفل مولد
عبث کہتے ہین بدعت ہے قیام محفل مولد — طریق اہل سنت ہے قیام محفل مولد

[1] قولہ عموم آیہ الخ جاننا چاہیے کہ ہم اہل سنت والجماعت کے اصول مین ٹھہر چکا ہے کہ قرأت قرانی کو خاص واقعہ نزول پر منحصر نہین رکھتے بلکہ جہانتک معانی الفاظ عام ہون وہان تک اسپر عمل کرتے ہین امام رازی اور صدر الشریعہ وغیرونے یہ قاعدہ تصریحاً لکھا ہے جب یہ معلوم ہو چکا اب دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لفظ رحمت و فضل اللہ صادق ہے یا نہین ہم کہتے ہین کہ صادق ہے علامہ قسطلانی وغیرہ محدثین نے حضرت کے اسماء مبارکہ مین فضل اللہ اور رحمۃ للعالمین کو بھی شمار کیا ہے اور قرآن شریف سے انکا ثبوت دیا ہے بنا علیہ جب رحمت الہی اور فضل خدا پر فرحت کرنیکا حکم قرآن مین صریح وارد ہے تو حضرت کے وجود باجود کے ساتھ کہ آپ خود رحمت اور فضل خدا ہین سرور اور فرحت کرنا ثابت ہو گیا محفل میلاد نام اسی اظہار فرحت و سرور کا ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی اہل علم کی سنت[1] بھی سنت دیکھ شامی میں — اسی معنی میں سنت ہے قیام محفل مولد
جو مستحسن ہے نیت کرنی منہ سے گرچہ محدث[2] ہے — تو احسن بالضرورت ہے قیام محفل مولد
نہیں شامل یہ وہ ٹھنالا تقوموا کا الاعاجم میں — کب انکی رسم و عادت ہے قیام محفل مولد
دلیل نہی منہی ہی تو حکم اصل اشیا سے — لئے وصف اباحت ہے قیام محفل مولد
نہ اسمیں رفع سنت ہے نہ شرک و کفر ملت ہے — یہ رد شرک و بدعت ہے قیام محفل مولد
خدا کا شکر نعمت ہے نبی کی شان رفعت ہے — یہ دونوں کی اطاعت ہے قیام محفل مولد
چلے جمہور جسپر سنت حکمیہ ان اُس کو — صحیح از روی ملت ہے قیام محفل مولد
سوا چند آدمی کے دیکھ لو مشرق سے مغرب تک — ہوا مقبول امت ہے قیام محفل مولد
حریم کعبہ و بیت المقدس اور مدینہ میں — یہ کہتے ہیں سعادت ہے قیام محفل مولد
نہوں خوش مفتیان منع گر عشاق قایم ہیں — تو قائم تا قیامت ہے قیام محفل مولد
ادب دلمیں ثنا لب کھڑے ہیں سر و قد جھکر — عجب ذوقی حالت ہے قیام محفل مولد
مٹا تا دل سے ظلمت ہے اٹھاتا سب کدورت ہے — بڑھاتا نور صفوت ہے قیام محفل مولد

فائدہ [1] جو طریقہ پسندیدہ دین میں جاری موخواہ وہ کسی کا ایجاد ہی کیا ہوا ہو اسکو بھی سنت کہتے ہیں یہ مجمع البحار میں ہے اور حلبی شارح منیہ نے لکھا ہے شریعت میں سنت اسکو کہتے ہیں کہ جو دین میں طریقہ پسندیدہ جاری کیا ہوا ہو اور واضح کی زبان سے نماز کی نیت کرنی فرون ثلثہ سے ثابت نہیں مگر مذاہب اربعہ میں جاری ہے بعضے اسکو مستحب کہتے ہیں اور بعضے سنت و مختار میں لکھا ہے و قیل سنۃ یعنی احبہ السلف و سنۃ علماء نا اور شرح شامی نے اسمیں لکھا ہے کہ اسکو سنت کہنا اس اعتبار سے ہے کہ یہ علما کی سنت ہے کیونکہ یہ نبی کریم کی سنت نہیں۔ ہم کہتے ہیں جب علماء کی ایجاد کو طریقہ حسنہ اور سنت قرار دیا تو قیام مولد بھی ایسا ہی ہے امام برزنجی نے لکھا ہے کہ اس قیام کو مستحسن فرمایا ہے بڑے اماموں صاحب روایت و درایت نے پس موافق تقریر شامی وغیرہ کے اس قیام کو بھی طریقہ حسنہ اور سنت کہنا صحیح ہے اور جسکو زیادہ تلاش اثبات قیام کی ہو تو میری کتاب انوار ساطعہ مطالعہ کرے کہ چوبیس ورق اسمیں صرف قیام کی بحث میں ہیں واللہ ہو الہادی ۱۲

[2] محدثہ بیم کی میش رح کی سکون دال کی زبر سے نو ایجاد چیز کو کہتے ہیں اگر نو ایجاد ہونا موجب حرمت و کراہت ہوتا تو تونیت نماز کو زبان سے کہنا ضرور حرام یا مکروہ ہوتا لیکن اسکو تو مستحسن کہا ہے پھر یہ قیام کہ جسکو جمہور علماء نے پسند کیا ہے یہ بھی بالضرورت و بالبداہت مستحسن و حسن ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حصول فیض و رحمت ہے نزول خیر و برکت ہے
وصول عشق حضرت ہے قیام محفل مولد

اٹھی صف صف پہ صف محفل کھڑا ہو تو بھی اے بیدل
ادب کی خاص ہیئت ہے قیام محفل مولد

استحباب محفل میلاد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مآب

ہین اہل کعبہ کیسے قدردان محفل مولد
سدا رہتا ہی کعبہ مین بیان محفل مولد

ہی قدر اسکی مدینہ مکہ اور بیت المقدس مین
ہو کفرستان مین کیا عزوشان محفل مولد

کیا ہی جبکا دل تازہ خدا نے آب رحمت سے
رہا کرتے ہین وہ رطب اللسان محفل مولد

لکھا ہی ابو سعید و ابن جزری اور قاری نے
رہے ہی سال بھر امن و امان محفل مولد

حصول مدعا ہی نور دل ہی خیر و برکت ہے
لیا روشندلون نے امتحان محفل مولد

شہود اپنا یہ خود شاہ ولی اللہ لکھتے ہین
کہ مین حاضر تھا مکہ مین میان محفل مولد

ولادت کا بیان تھا اور بلند انوار رحمت تھے
فرشتے اُترے سنکر داستان محفل مولد

تعجب ہے کہ انسانو نکو اس محفل سے وحشت ہو
فرشتے ڈھونڈتے آئین مکان محفل مولد

نہ آؤ بزم مین مختار ہو لیکن ڈرو حقسے
کرو مت بدزبانی سے بیان محفل مولد

بہت ہو چکا آی نجد اور بھوپال مین دیکھو
کہ درہم ہو گئے برہم زنان محفل مولد

پڑا ہی پردہ غفلت کا ذرا کھلجائین گر آنکھین
تو آنکھون سے ملین سب آستان محفل مولد

مشام جان کو یاد آتی ہی خوشبو عطر جنت کے
مہک اُٹھتا ہے جسدم عطروان محفل مولد

بخود وعدہ ہو گا خلد مین بھی اس لئے ہمکو
پسند آتی ہے خوشبوی دخان محفل مولد

عجب خوشبو عجب زینت عجب پھولونکی گلدستے
بنا جنت کا نقشہ بوستان محفل مولد

کہان ہی یہ تڑپ طوطی و بلبل کے ترانہ مین
جو پھڑکاتے ہین پڑھکر مدح خوان محفل مولد

لہ صحیحین کی حدیث مین اہل جنت کے حالات مین ہی وقود مجامرہم الالوۃ اہل جنت کی انگیٹھیون مین الوہ یعنی اگر سلگائی جائیگی ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفت اُس قاسم ارزاق کی پھرتی ہے آنکھوں میں
جو لٹتے پھرتے ہیں محفل میں خوان محفل مولد

خلوص دل سے مشتاقو تبرک لوٹ لو
نبی کا خوان نعمت ہے بیان محفل مولد

غذائے روح ہے یہ من و سلوی ہے شفا ہے یہ
نبی کے نام سے آیا جو خوان محفل مولد

چلو جلدی سے گلچینو چنو پھول اپنے مقصد کے
نہال لطف حق ہے گلفشان محفل مولد

عیاں ہے شان تعظیم نبی آداب محفل سے
بیان کیا کیجئے بیدل عیان محفل مولد

استحسان محفل میلاد خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم

بزم مولد میں امت احمد
کرتی ظاہر ہے شوکت احمد

نہیں بدعت یہ بزم بلکہ یہاں
جمع ہیں چند سنت احمد

پڑھتے منبر پہ ہیں بصد آداب
معجزات و کرامت احمد

آتا ہے جب بیان مولد پاک
اوٹھتے ہیں بہر عزت احمد

ہے روایت کہ تھے فرشتے کھڑے
ہوئی جب دم ولادت احمد

اوٹھکے پڑھنا درود مدح و سلام
نہیں ممنوع حضرت احمد

کھڑے منبر پہ ہو کے خود حسان
پڑھتے دایم تھے مدحت احمد

عطر ملنا بخور[1] سلگانا
دونوں خصلت ہیں دعات احمد

اور بخاری میں ہی کہ شیرینی
تھی پسند طبیعت احمد

کی جو تقسیم سب میں شیرینی
آمین بھی ہے سنت احمد

گھر پہ آئے ہو دنکو کچھ کم و بیش
ہے کہلا دینا سیرت احمد

[1] شرف الانام جو تصنیف شیخ احمد بن علامہ قاسم بخاری کی ہے اسمیں لکھا ہے کہ حضرت میکائیل جناب آنحضرت کے دہنی طرف کھڑے تھے اور جبرئیل بائیں اور صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی دھونی بسایا کرتے تھے دیکھو مشکوۃ باب الرجل میں ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکم فلیفرحوا[1] ہی قرآن مین — کیجئے کیون نہ فرحت احمد
ایسی رحمت کا ہے سرور ضرور — رحمت کل ہین حضرت احمد
الغرض کوئی بات محفل مین — نہین عکس طریقت احمد
جو ہین عاشق کبھی نہ چھوڑینگے — فکر و ذکر و حکایت احمد
جزو اعظم ہی ان محافل کا — شوق و ذوق و محبت احمد
بھائیو رد و کد سے باز آو — سنو قانون ملت احمد
وہی بدعت ہی رد کہ جس سے ملے — حکم قرآن و سنت احمد
جو کوئی بات اس صفت نہین — ہے وہ زیبا باحت احمد
گر نہ مانو یہ ضابطہ تو چلو — سوے دار الخلافت احمد
کرین اس کا محاکمہ حرمین — ہین وہ دار العدالت احمد
ہوا نازل ہی جس جگہہ قرآن — ہوے جس جا ہی بعثت احمد
اس عدالت کے مفتیان امین — ہین جو میران حضرت احمد
دیتے فتوے ہین یہ کہ ہی محبوب — بزم ذکر ولادت احمد
کرتے ہین وہ کمال ادب کے ساتھ — ذکر اوصاف و سیرت احمد
اور اگر ان کو بھی نہ مانو تم — بیٹھو چپ ہو کے امت احمد
حشر کے دن جو ہوگا مجمع عام — ہوگی وہان سب جماعت احمد
حکم الحاکمین کا ہو دربار — گرم ہووے شفاعت احمد
منکر بے ادب پہ ہونے لگے — زجر و توبیخ حضرت احمد

[1] آیہ کریمہ فلیفرحوا کا بیان اس غزل کے حاشیہ پر گذر چکا جسکا اول مصرع یہ ہے۔ شعار اہل شریعت ہی محفل میلاد ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو محبون کی عزت و تکریم — جنکے دلمین ہی الفت احمد
اُنکو دیگا مقام رب غفور — زیر ظلِ عنایت احمد
دیکھین اُس روز مخلص اور منکر — آج کس پر ہے رحمت احمد
کون ہی پاس کون دور ہی کج — کون ہے زیر رایت احمد
مخلصون کو خدا نصیب کرے — اپنا دیدار و قربت احمد
پاتے مولد سے یہان ہین دلکی مراد — پائینگے وہان شفاعت احمد
بھیج بیدل نبی پر اپنے درود — نیز بر آل و عترت احمد

شرح بعض صفات سید الکائنات صلے اللہ علیہ وسلم

ہے محبوبی مین وہ شان محمدؐ — کہ خود خالق ہی خواہان محمدؐ
لب خوشرنگ و دندان محمدؐ — زہے لولو و مرجان محمدؐ
ہے رشکِ خط ریحان محمدؐ — کہ ہین آیات قرآن محمدؐ
بٹھایا عرش پر جسنے بلاکر — وہی ہے مرتبہ دان محمدؐ
پر جبریل اوڑنے سے ہوئے بند — بلند اتنا ہے ایوان محمدؐ
زمین سے آسمان پر پہنچا دم مین — براق برق جولان محمدؐ
ملاحت کل ملیحان جہان کی — نمک پروردۂ خوان محمدؐ
جو ہفت اقلیم ماتحت آئے تو دم مین — کرون سب لیکے قربان محمدؐ
قسم جس جان کی کھائی خدا نے[1] — وہ پیاری جان ہے جان محمدؐ
پہلے پھولے الٰہی باغ اسلام — رہے سرسبز بستان محمدؐ

[1] سورۂ حجر پارہ ربما مین جو لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون حضرت شاہ عبد القادر نے ترجمہ کیا ہے قسم ہے تیری جان کی وہ اپنی مستی مین بہکتے پھرتے ہین ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوی حق کھینچ لینے کو نبی ہی — کمند زلف پیچان محمدؐ
کسی حالت مین امت کو نہ بھولے — نہ بھولینگے ہم احسان محمدؐ
سیہ کارونپہ محشر کی تپش مین — کریگا سایہ دامان محمدؐ
اندھیرا چھایا آنکھونمین الٰہی — دکھادے روی تابان محمدؐ
دل پرزخم پروقت نظارہ — مزہ دیتے ہین مژگان محمدؐ
نہین تونے فقط بیدل دیا دل — ہزارون دل ہین قربان محمدؐ

لذت روح وروان در ذکر سید الانس والجان صلے اللہ علیہ وسلم

شیرین نہ ایسا قند نہ شہد و شکر لذیذ — جیسا ہے ذکر حضرت خیر البشر لذیذ
عشق نبی کا بوتے ہین دنیا مین جو درخت — جنت مین جاکے پائینگے اُسکا ثمر لذیذ
ہر زخم سے بچاتا ہی انسان اپنی جان — ہی عاشقون کو زخم تعشق مگر لذیذ
گھائل ہوئے جو نشتر عشق حبیب سے — ہے اُنکو نیشکر سے سوا نیشتر لذیذ
ذکر نبی کو سنکے ملائک اوترتے ہین — کسکو نہین ہی نام شہ بحر و بر لذیذ
منکر کو قدر ذکر نبی گر نہین نہو — کب تلخ ذائقونکو ہی لگتی شکر لذیذ
دل جبتلک نہ پختہ ہو پیدا نہو مذاق — دیکھا بھی ہے بھلا کہین کچا ثمر لذیذ
غافل ذرا تو ذکر نبی جی لگاکے سُن — ہوجائے تیری جان سے لے تا جگر لذیذ
کھلتا مذاق دل سے ہی ذکر نبی کا کیف — کیا منہ سے حد بتاؤن کہ ہی کسقدر لذیذ
ہر صبح و شام سنتا اذان مین ہون نام پاک — ملتی غذا ہے روح کو شام و سحر لذیذ
کانینگے ہونٹ دیکھ کے جنت کی وہان بہار — سمجھے تھے یہانکی چاٹ کو جو بیخبر لذیذ
ہے وہان کے ہر شجر مین لکھا نام مصطفے — پیدا نہون بہشت مین پھر کیون ثمر لذیذ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دائم جو ذکر ہو نہیں رہتا پھر اُسکا ذوق
ہے مصطفےٰ کا ذکر مگر عمر بھر لذیذ

شیریں ہوا لعاب مبارک سے چاہ شور
اُس لب کے صدقہ جایئے تھا کسقدر لذیذ

وصف نبی سے حسن سخن ہو گیا دوچند
چھڑکا گیا نمک تو ہوا بیشتر لذیذ

کاغذ ہو شیر نعت نبی اُسپہ ہو شکر
بیدل بس یہی مجھے شیر و شکر لذیذ

تنویر جان بوصف نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن

کہے اللہ نے سب انبیا نور
محمد کو کیا نور علےٰ نور

نبی خود نور اور قرآن ملا نور
نہون کیون ملکے پھر نور علےٰ نور

جو چاہا حق نے ظاہر ہو مرا نور
رسول اللہ کا پیدا کیا نور

مٹی اُس نور سے ظلمت عدم کی
چمک اوٹھا زمین سے تا سما نور

زمین کیا عرش کیا خلد برین کیا
رسول اللہ کا ہے جا بجا نور

نہ دیکھا دلکے اندھون نے نبی کو
چھپایا تل کے اوجھل رہگیا نور

کہون کیا جسم نورانی کا عالم
تھا پردہ مین چھپا زیر قبا نور

نہ پڑتا آپ کا سایہ زمین پر
ہوا روشن کہ تھا جسم آپکا نور

پڑھو قد جاءکم نور من اللہ
فیا بشریٰ لنا قد جاءنا نور

جہان یہ نور ہون ظلمت کہان پھر
کلام اللہ نور اور مصطفےٰ نور

نبی کے عشق کا جس دل مین ہے داغ
اندھیری گور مین چمکا یگا نور

خودی جل بجھکے مثل طور ہو خاک
خداوندا کوئی ایسا دکھا نور

ترا جلوہ رہے ہر دم نظر مین
وہ دے آنکھون مین میرے ایخدا نور

ازل سے نور کا طالب ہون بیدل
پڑھا کرتا ہون یا اللہ یا نور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان عزت محبوب صلے اللہ علیہ وسلم رب العزت

جسکو ہی ذکر رسول اللہ کی محفل عزیز
مصطفےٰ کے دلمین بھی ہو گا وہ صاحبدل عزیز

جیسے نور آنکھونمین ہے اور تن مین جان و دل عزیز
اِس سے بڑھکر مصطفےٰ کو رکھتے ہین عاقل عزیز

اُس تن بیمثل پر تیل انتخاب بے نقطہ ہے
آنکھ کے تل سے سوا کیونکر نہو وہ تل عزیز

جسنے دیکھا ہی جمال باکمال مصطفےٰ
کب ہے اُس کامل کی آنکھونمین مہ کامل عزیز

پانون سنگ آستان پر گر دہری وہ کان حسن
لعل و یاقوت و زمرد سے بھی ہو وہ سل عزیز

خاک آدم کو فرشتے سجدہ کرتے کسطرح
ہو گیا اُس نور کے صدقہ وہ آب و گل عزیز

سب کو بھا مینگے وہی اُسدن کہ جسدن خوف سے
دوستون سے بیخبرہون دوست اور غافل عزیز

دل کی خوبی کیا اگر وہ نور کا حامل نہو
جلوۂ اجلاس لیلےٰ سے ہوا محمل عزیز

کیون پڑے ہو خواب غفلت مین اوٹھو ای غافلو
سوتے ہین کب وہ مسافر جنکو ہی منزل عزیز

اُنکا دامن چھوڑ مت بیدل کہ جنکی ذات پاک
رحمۃ للخلق مہداۃ من اللہ العزیز

دنیا چند روز

دوستو ہی دار فانی چند روز
یہانکا عیش و کامرانی چند روز

ہیچ ہین سب نغمہ چنگ و رباب
لذت صوت اغانی چند روز

کبتک ای غافل یہ مستی اور خمار
ہے یہ جام ارغوانی چند روز

بس کوئی دن کی ہی یہ رنگین بہار
ہے چمن کی گلفشانی چند روز

چشم نرگس کا ہے عمزہ کوئی دن
ناز سرو بوستانی چند روز

لہ حدیث شریف مین ہے کہ آپنے فرمایا ہی انما انا رحمۃ مہداۃ یعنی سوا اسکے نہین کہ مین ایک رحمت ہون بطور ہدیہ بھیجا گیا عالم پر۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کبتلک یہ بانکپن اے نوجوان — ہے بہار نوجوانی چند روز
کوئی دن کی ہی یہ سج دھج اور ہمین — ہے لباس پرنیانی چند روز
ہوگی ان آنکھونمین ایکدن خاک گور — ہے یہ کحل اصفہانی چند روز
ملگئی سب خاکمین کسریٰ و کے — رکھ چکی تاج کیانی چند روز
کیون ہین پھر صدہا برس کے اہتمام — جبکہ ٹھیری زندگانی چند روز
پھر تو ہونا ہی جدا ایک ایک کو — مل لو اے یاران جانی چند روز
ہے چمکتا طوطی شکر شکن — سن لو اسکی خوشبیانی چند روز
پھر جو ڈھونڈوگے تو یہ بیدل کہان — کرلو اسکی میہمانی چند روز

نعت آن صاحب الجمال و تضرع بدرگاہ ذوالجلال

یون زلف جلوہ گر ہے رخ پرضیا کے پاس — واللیل جسطرح ہے لکھی والضحےٰ کے پاس
دل صاف کرلو رکھکے اگر اولیا کے پاس — دیکھو وہ نور تھا جو شہ انبیا کے پاس
سالک کو رہنما کا توسل ضرور ہی — بے خضر کیسے جایئے آب بقا کے پاس
مسلم مین حنظلہ سے ہے مروی کہ امر عجیب — تھا کاملمعاینہ ہمین خیر الوریٰ کے پاس
لیکر اُدھر سے فیض اِدھر دیتے مصطفےٰ — تن سے شریک خلق تھے اور دل خدا کے پاس
گر پڑ کے جسنے باب مدینہ کو جالیا — گویا مریض آگیا دار الشفا کے پاس
آنکھون سے کسب دولت دیدار کیجیے — جی مین ہی جایئے در دولت سرا کے پاس
ناکام ہی رہی مری فریاد نارسا — پہنچا کبھی نہ تیر دعا مدعا کے پاس
کیا پوچھتے ہو دوستو بیمار غم کا حال — جو چارہ گر سے دور ہو وہ ہے فنا کے پاس
اس ناتوان چھیڑ ہی منزل تو ایسی سخت — توشہ تلک کمر مین نہین بینوا کے پاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ آہ کچھ تو ہو
کیا خالی ہاتھ جائینگے رب العلے کے پاس

مولیٰ ہی جیسا ویسی تو خدمت نہیں ہوئی
کس منہ سے جاؤں مالک ارض و سما کے پاس

بیدلؔ کہونگا حشر میں پوچھینگے جب عمل
جز نام مصطفےٰ نہیں کچھ اس گدا کے پاس

گلزار گشتن آتش بر خلیل اللہ ببرکات نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی سوز الفت سے ہے جس دل میں لگی آتش
لگیگی پھر نہ اس دل کو جہنم کی کبھی آتش

شرر افشاں تھے آتشخانہ نمرود کی آتش
پڑا جب عکس روی مصطفےٰ گل ہوگئی آتش

خلیل اللہ کے قالب میں تھا نور رسول اللہ
جلا نمرود کی نہ پائی تاب ٹھنڈی ہوگئی آتش

نہ رہتی آگ دنیا میں کہیں اک ذرہ بھر باقی
جو ابراہیم پر اک ذرہ کرتی سرکشی آتش

بہار احمدی کا اللہ اللہ کیا کرشمہ ہے
وہی پھولوں کا گلشن بنگیا جو پہلے تھی آتش

وجود رحمۃ للعالمین کیا ابر رحمت ہے
ہوئے پیدا عرب میں اور فارس کی بجھی آتش

ہمیں بھی حشر کی گرمی خدا برداً سلاماً ہو
خلیل اللہ پر جسطرح ٹھنڈی ہوگئی آتش

نہاں سوز نبی یوں دل میں ہے ہم خاکساروں کی
رہا کرتی ہے خاکستر میں جس صورت دبی آتش

کباب خام اس دل کو سمجھنا چاہیے بیدلؔ
لگی جسمیں نہیں عشق رسول اللہ کی آتش

ذکر معراج صاحب اللواء والتاج صلی اللہ علیہ وسلم

اس سید الرسل پہ ہی اپنا سلام خاص
بلوائے جسکو عرش پہ رب انام خاص

آئے براق برق روش لیکے جبرئیل
دربار خاص حق کا سنایا پیام خاص

آئے فرشتے نور کی شمعیں لئے ہوئے
اللہ رے روشنی کا تھا کیا اہتمام خاص

جاتے تھے ہمرکاب فرشتے پرے بندھے
اس شاہ انبیا کا تھا یہ احتشام خاص

آئے فرشتے مسجد اقصےٰ میں اور رسل
سب مقتدی تھے آپکے اور آپ امام خاص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دولہا پہ جیسی ہوتی ہی ہر ایک کی نظر — محبوب حق پہ محو تھے حق کے تمام خاص
سدرہ پہ جبرئیل تو بس جا کے رہ گئے — آگے بڑھے رسول علیہ السلام خاص
افلاک طے کئے طبقاً عن طبق تمام — پھر جا لیا دنی فتدلی مقام خاص
راز و نیاز کا جو ہوا سلسلہ دراز — جی بھر کے پھر ہوا کیا باہم کلام خاص
خالق سے کی شفاعت امت میں گفتگو — یاد آئے وہاں بھی آپکو اپنے غلام خاص
افسوس ہم خطا کرین اور بخشوائین وہ — وہ اُنکا فیض عام اور اپنا یہ کام خاص
قربان جان و دل سے ہو لیسے شفیع پر — بھیجو درود لیکے محمد کا نام خاص
آنکھون کو آج عشق نبی مین کرو سبیل — لینا ہے کل جو دست مبارک سے جام خاص
خاصون سے بھی عوام کا درجہ ہو خاص تر — ہو مہربان جو شافع یوم القیام خاص
زاہد نکر غرور یہ قدرت سے کب ہے دور — گھٹ جائین خاص عام سے ہو جائین عام خاص
بیدل کو اُن لبونکی شفاعت ہو ایخدا — ہی جن لبون مین مایۂ یحیٰی العظام خاص

عاشق کردگار را با دنیا چہ کار

مولا کے عاشقون کو ہی دنیا سے کیا غرض — کعبہ کے زائرون کو کلیسا سے کیا غرض
حسن قدم سے جنکی نظر ہے لڑی ہوئی — شیرین سے کام کیا انہین لیلیٰ سے کیا غرض
جو اُسکے دردمند ہین کرتے نہین دوا — کشتو تمکو اُسکے خضر و مسیحا سے کیا غرض
ہو کر فنا بقائے ابد کرتے ہین حصول — عشاق کو بقائے دو روزہ سے کیا غرض
بازار مین جو لینے تو آیا ہے لیکے چل — غافل یہان کے سیر و تماشا سے کیا غرض
گردن جھکا کے دلمین ازل کی بہار دیکھ — مطلب چمن سے کیا گل رعنا سے کیا غرض
بیدل در کریم پہ بس مستقیم ہو — تجھکو کسی سکندر و دارا سے کیا غرض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رجوع الی اللہ وترک ماسوی اللہ

مر کے سمجھو گے کہ یہ سب تھا غلط — حبِ دنیا شغل مافیہا غلط
دیکھ مت گمرہ ہو غافل زور مین — گور مین دب کر ہو سب غرا غلط
آ کے گردن توڑ ڈالی موت نے — سرکشونکا ہو گیا دعوا غلط
دین دیکر جسنے لی دنیای دون — بیع باطل ہے یہ اور سودا غلط
ہو چکے سیدھے وہ کجرو جو کہ ہین — خود غلط انشا غلط املا غلط
ہے وہی اللہ کا طالب صحیح — جسنے غیر اللہ[1] کو سمجھا غلط
یون مٹا دُنیا کو دلسے جس طرح — چھیلا کاغذ سے کوئی کلمہ غلط
جتنے غم ہین سب غمون پر خاکڈال — کر غمِ مولا مین غم اپنا غلط
بیدل اپنا دھیان مولا سے لگا — ماسوی کا جان سب دھندا غلط

شدائد العذاب فی یوم الحساب

چھایا دل پر حشر کا غم الحفیظ — غم مین جاتے ہین گھلے ہم الحفیظ
پوچھیگا ایک ایک عمل اُسدن خدا — شان قہاری کا عالم الحفیظ
دینگے کیونکر ہم جواب اُسدن کہ ہو — ہوش درہم عقل برہم الحفیظ
آتش دوزخ کی سُن سن کر جلن — آہ نکلا جاے ہے دم الحفیظ
وہ بلا کی آگ جس سے یہان کی آگ — ہے اونہتر حصے[2] مدہم الحفیظ
سُرخ مونہہ ہو جائینگے جلکر سیاہ — لعل بنجائین گے نیلم الحفیظ

[1] حدیث شریف مین ہے الا کل شئی ماسوی اللہ باطل ۱۲ [2] مشکوۃ مین صحیحین سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری آگ کی گرمی دوزخ کی آگ کی ستر حصہ گرمی اور ترمذی سے ایک حصہ ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جل چکیں[1] جب تن تو پھر بنکر جلیں — تا جلیں ہر لحظہ ہر دم الحفیظ
بچھو[2] اور سانپوں کے زہری ایسے ڈنک — زہر برسوں تک نہو کم الحفیظ
اہل محشر گر پڑیں گھٹنوں کے بل — نعرہ جب مارے جہنم الحفیظ
نفسی نفسی بول اٹھیں[3] گے انبیا — ہیبت جبار عالم الحفیظ
انبیا کا خوف سے جب ہو یہ حال — چیز کیا ناچیز ہیں ہم الحفیظ
بخت بد طاعات کم عصیاں بہت — سب کے سب ساماں ہیں برہم الحفیظ
خالی توشہ سے کمر رستہ کٹھن — پھر کوئی محرم نہ ہمدم الحفیظ
ٹوٹی کشتی اور طوفان زور پر — موج کی ٹکر ہے پیہم الحفیظ
اپنے بیدل کو تو ہی دیگا نجات — میرے مولا میرے اکرم الحفیظ

حمایت عبداللہ و دیگر آبار کرام از آفات و آلام

جسکو تو رکھے ایزد محفوظ — ہر بلا سے رہے سدا محفوظ
ان سب چاہتے ہیں پر تو نے — جسکو چاہا وہی رہا محفوظ
کیسی غرقاب جوش طوفان میں — کشتی نوح لی بچا محفوظ
آگ کے شعلہ کر دئے گلزار — تھا جو کہنا خلیل کا محفوظ
کیسا نیچے چھری کے اسمٰعیل — تو نے قدرت سے رکھ لیا محفوظ
باپ حضرت کے تھے جو عبداللہ — جنمیں تھا نور مصطفےٰ محفوظ

[1] مضمون قرآن کریم سورہ تکویر ۱۲
[2] مشکوٰۃ میں امام احمد سے روایت ہے کہ جب سانپ یا بچھو کاٹیگا چالیس برس تک اسکی جلن اور زہر کی اذیت رہیگی ۱۲ [3] موقف حساب میں دو سو برس کے رستہ سے یہ جہنم کا نعرہ سنینگے تو اولیا اور انبیا گھٹنوں کے بل گرینگے اور نفسی نفسی کہینگے یہ روح البیان اور تفسیر عزیزی وغیرہ کا مضمون ہے لیکن ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی فرما کر بچینگے جیسا کہ روایات میں وارد ہوا ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فوج دشمن نے اُنکو گھیر لیا — پا کے تنہا غریب و نا محفوظ
غیب سے حق نے بھیجا اک لشکر — جس سے کوئی نہ رہ سکا محفوظ
کر دیا سب کو قتل اور رہا — حامل نور مجتبےٰ محفوظ
کون مارے اُسے جسے رکھے — خالق الارض والسما محفوظ
کیڑا پتھر میں رزق کھاتا ہے — آفتوں سے بچا ہوا محفوظ
جلتے شعلوں میں حق بچاتی جسے — بال بال اپنا پائیگا محفوظ
اپنے بندے کو بھی خداوندا — رکھیو آفات سے سدا محفوظ

ترغیب امت بر اتباع سنت و ردّ بدعت ضلالت

خیر کا طالب کرے خیر الوریٰ کا اتباع — طالب حق کو ہی لازم حق نما کا اتباع
اپنا دستور العمل ہے مخبر صادق کا قول — فلسفی کرتا ہے فکر نارسا کا اتباع
ٹھوکریں کھاتے ہو تاریکی میں مگر ہو عبث — قاطع ظلمت ہے اُس شمس الضحیٰ کا اتباع
ہو چکے منسوخ سب جتنے تھے ادیان قدیم — حشر تک باقی ہے شرع مجتبےٰ کا اتباع
جی اوٹھیں بالفرض اگر سب انبیاء و مرسلین — سب پہ ہو فرض اس امام الانبیاء کا اتباع
جب یہ ثابت[1] ہے کہ خیر الہدیٰ ہدیٰ محمدؐ — چھوڑ دو سب سے کرو اس پیشوا کا اتباع
پائے کب صوفی صفا بی اتباع مصطفےٰ — ہے تصوف اُس امام الاصفیا کا اتباع

[1] مشکوٰۃ کے باب الاعتصام فصل ثانی میں ہے کہ آپ نے فرمایا اگر موسیٰ زندہ ہوتا نہ بن آتا اُسکو سوا میرے اتباع کے اور فصل ثالث میں ہے اگر موسیٰ میرا زمانہ پاتا ضرور میرا اتباع کرتا اور فرمایا شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ آپ امام الانبیاء ہیں روز قیامت سب انبیاء آپکے نیزہ کے نیچے ہونگے اور سب انبیاء نے آپکے پیچھے شب معراج نماز پڑھی اور اگر آپکا زمانہ وہ انبیاء پاتے آپکا اتباع اُنپر فرض ہو جاتا یہ مضمون مینے راحۃ القلوب میں بھی لکھا ہے ۱۲ [2] یہ مسلم کی حدیث ہے یعنی سب طریقوں میں اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو خلاف شرع ہو[1] ایجاد و باطل جان اُسے
کیجئے مستحسنات اتقیا کا اتباع

نائب حضرت ہین وہ گذرے جو حقانی امام
اتباع اُنکا ہی خود خیر الوریٰ کا اتباع

بو حنیفہ ہین چراغ امت خیر الانام
حق ہی ہمپر اس چراغ حق نما کا اتباع

آگے ہونگے مصطفےٰ اور پیچھے پیرو آپکے
جائیگا جنت مین لیکر مصطفےٰ کا اتباع

پیرو ونکو آپکے یحببکم اللہ ہے خطاب
بنتے ہین محبوب کرکے مجتبےٰ کا اتباع

بیدل اپنا قول ہی جان اگر جائے تو جائے
ہاتھ سے جائے نہ محبوب خدا کا اتباع

الوداع رمضان در موسیمکہ گرما شدید بود تحریر نمود

ہوتے ہو تم ہمسے جدا ای ماہ رمضان الوداع
ہوائی پھر تمسے خدا ای ماہ رمضان الوداع

ماہ صیام ایسے چلے قالب سے جان جیسی چلے
بہبات تم کیسے چلے ای ماہ رمضان الوداع

جاتے ہوای ماہ نجات ہم ہاتھ ملتے ہین ہاتھ
آتی ہی یاد ایک ایک بات ای ماہ رمضان الوداع

جنت کے تھے سب در کھلے دوزخ کے سب در بند تھے
ہر دم تھی رحمت غیب سے ای ماہ رمضان الوداع

وہ سنت نان سحر وہ لذت شیر و شکر
وہ جاگنا پچھلے پہر ای ماہ رمضان الوداع

افطار مین شربت کے گھونٹ اسپر وہ لذت کے گھونٹ
کس خیر کن برکت کے گھونٹ ای ماہ رمضان الوداع

پھر بھر کے جب پیتے گلاس بجھتی جگر تک کی پیاس
مٹ جاتا دل کا سب ہراس ای ماہ رمضان الوداع

راتونکو وہ پڑھتے نماز طاعت کا وہ دامن دراز
خالق سے وہ عجز و نیاز ای ماہ رمضان الوداع

شہر تراویح الوداع ماہ تسابیح الوداع
نور مصابیح الوداع ای ماہ رمضان الوداع

[1] جو بات دین مین نئی ایجاد ہو اگر وہ خلاف شرع ہو مردود ہے اور اگر علماء ربانی نے اُسکو موافق اصول شرعیہ پاکر پسند فرمایا وہ درست ہے بعض علماء اُسکو سنت حکمیہ کہتے ہین اور بعضے بدعت حسنہ اور مین نے اپنی کتاب انوار ساطعہ مین اشعارہ ورق تحقیق بدعت مین لکھے ہین طالبان حق اُسکو ملاحظہ فرماوین ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محشر مین ہمکو لیجیو حق سے شفاعت کیجیو — اچھی شہادت دیجیو ای ماہ رمضان الوداع
ای ماہ رمضان السلام ای فرض رحمن السلام — ای شہر قرآن السلام ای ماہ رمضان الوداع
ای حضرت ماہ صیام بیدل کا لیجے اب سلام — تسلیم ہی ختم الکلام[1] ای ماہ رمضان الوداع

بہار باغ دنیا را خزان فنا در قفاست

کس آرزو پہ یہان کوئی عاقل لگاے باغ — آخر خزان بگاڑیگی ایکدن ہواے باغ
جو داغ عشق حق مین دل اپنا بناے باغ — دیکھے کبھی نہ آنکھہ اوٹھاکر فضاے باغ
جلوے تجلیون کے ہین دلمین بسے ہوے — کیا عاشق خدا کی نگاہ ہونمین آے باغ
غافل جمال حسن قدم کی بہار دیکھہ — دو روز کی بہار پہ مت ہو فداے باغ
اس گلشن حدوث کی نیرنگیان نہ دیکھہ — گو چشم نرگسین کے کرشمے دکھاے باغ
منزل پہ گر پہنچنا ہی مت بیٹھ باغمین — سو جائیگا جو کہائیگا ٹھنڈی ہواے باغ
او جڑی بہت چمن کہ پتا بھی نہین کہین — وہ پھول پھل کدھر ہین کہان غنچہاے باغ
روتا ہی غم سے باغ کہ انجام ہے خزان — شبنم کے آنسو رونے ہی ظاہر بکاے باغ
پھولا پھلا نہ کوئی ہزارون چلے گئے — کہتے ہوے کہ ہاے چمن میرا ہاے باغ
حسرت زدون کے سینے بھی دیکھو تو منعمو — ہین حسرتونکے داغ نے کیا کیا کہلاے باغ
باغونمین جسکا دل تھا تڑپتا ہے گورمین — ہی ہی کدھر گئی مری ٹھنڈی ہواے باغ
کرتے سدا جو عیش تھے باغونکے سایہ مین — کانٹے اوگے ہین قبر پہ اُنکے بجاے باغ
دنیا کے باغ کی نہین بیدل مجھے ہوس — عقبے مین خلد کا مجھے مولے دکھاے باغ

[1] اس قسم کے اشعار کہ جسمین ردیف معین ایک ہو اور قافیہ معین نہو بلکہ ہر شعر کا قافیہ جدا ہوا ساتذہ کے کلام مین پایا گیا ہے ازان جملہ امیر خسرو کی غزل گاہے نظر بر من فگن مشہور ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائل درود بر محبوب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ودود

حکم حق ہی پڑھو درود شریف — چھوڑو مت غافلو درود شریف
پڑھکے ایکبار پاؤ دس رحمت — خوب سودا ہی لو درود شریف
تحفہ روح نبی کو پہنچاؤ — جتنا پہنچا سکو درود شریف
جاکے وہان پیش ہوگا نام[1] تمام — جسقدر جس کا ہو درود شریف
خود خدا بھیجتا ہے امت پر درود — تم بھی بھیجا کرو درود شریف
بزم مولد مین جب ہو تم حاضر — پڑھتے ہر دم رہو درود شریف
حضرت مصطفےٰ کا پیارا نام — جب سنو تب پڑھو درود شریف
جس سے لوہا سا دل بنے سونا — ہے وہ اکسیر لو درود شریف
گر پڑھین صدق دل سے کافی ہے — جملہ حاجات[2] کو درود شریف
پائینگے چار پشت[3] تک برکت — دل سے بھیجینگے جو درود شریف
آخرت[4] کے سفر کو ای بیدل — توشہ تم لیچلو درود شریف

بیان فضائل قرآن

نور دل روشنی جان ہی قرآن شریف — ہادی انس و نبی جان ہی قرآن شریف
کہتا ہی دل میرا ایمان ہی قرآن شریف — جان کہتی ہی می جان ہی قرآن شریف
دین و ایمان کی پہچان ہی قرآن شریف — کرتا کافر کو مسلمان ہی قرآن شریف

[1] علامہ زرقانی شارح مواہب نے روایت کی ہی کہ جب کوئی امتی درود پڑھتا ہے فرشتہ جناب نبوت مین عرض کرتا ہے اسی درمی کا نام لیکر کہ فلان بیٹا فلانے کا آپ پر درود پڑھتا ہے اور یہ روایت جذب القلوب مین بھی ہے ۱۲
[2] درود سے جمیع حاجات و مہمات کا پورا ہونا جذب القلوب مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے روایت کیا ہے ۱۲
[3] جذب القلوب مین ہی کہ درود کی برکت اولاد اور اولاد کی اولاد چار طبقہ تک پہنچتی ہے ۱۲ [4] درود خوان کو پل صراط پر نور ہوگا اور قدم ثابت رہینگے اور نجات ہوگی یہ جذب القلوب مین ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چشم حق بین کو دکھاتا ہی حقائق کیا کیا
سرمۂ دیدۂ عرفان ہی قرآن شریف

جسنے قرآن پڑھا گویا کیا حق سے کلام
واہ کیا قرب کا سامان ہی قرآن شریف

وہ تلاوت ہی ہو آداب و شرائط سے ہو
یون تو پڑھ لیتا ہر انسان ہی قرآن شریف

دیتا ابرار کو کیا کیا ہے غذائین روحی
گویا نعمت[1] کا بھرا خوان ہی قرآن شریف

بوی معنی کی مہک مغز نے پائی تو کہا
پھول ہی سنبل و ریحان ہی قرآن شریف

حسن قرآن کو ہو جاتی ہی دونی زینت
پڑھتا جب کوئی خوش الحان ہی قرآن شریف

ملتی ہر حرف کے پڑھنے مین ہین دس دس رحمت
واہ کیا رحمت رحمن ہی قرآن شریف

دس گنہگار کو لیگا وہ جہنم سے بچا
حفظ رکھتا جو مسلمان[2] ہی قرآن شریف

مانو قرآن کے فرمان مسلمانو تم
دیکھو اللہ کا فرمان ہی قرآن شریف

بے وضو ہاتھ لگائے تہین اسکو مومن
کیا ہی ذی عزت و ذی شان ہی قرآن شریف

تاج اس شخص کے مان باپ کے سر پر ہوگا
پڑھتا جو عاشق قرآن ہی قرآن شریف

جسکا جی چاہے رہے سیر چمن مین بیدل
اپنا منظر تو یہ بستان ہی قرآن شریف

موت اور قبر کی ضیق مین کوئی رفیق نہین

خدا ہی بندونکا اپنے ہی غمگسار رفیق
نہ مان نہ باپ نہ بھائی نہ کوئی یار رفیق

سنی اجل نے کسیکی نہ ایک بھی فریاد
تڑپتے رہگئے سب چھوڑ مار مار رفیق

ہزار حیف اُن آنکھونکے سامنے ہو خزان
سدا جنہ آنکھون سے دیکھا کیے بہار رفیق

جو مر گیا وہ گیا پھر کے یہان نہ آئیگا
تمام عمر بھی روئین جو زار زار رفیق

[1] حدیث شریف مین آیا ہے القرآن مأدبۃ اللہ یعنی قرآن ایک ضیافت عام ہی اللہ تعالی کیطرف سے بعد شیخ محدث دہلوی نے شرح فارسی مشکوۃ مین روایت کی ہی [2] یہ حدیث مشکوۃ مین ہے لیکن عمل شرط ہے کہ حلال و حرام کو سمجھے اسیواسطے شعر مین لفظ مسلمان لکھا ہے کہ اصل مسلمان وہ ہی جو احکام قرآن پر گردن جھکادے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا اجل نے کنار لحد پہ جب پہنچا
کنارہ کر گئے سب جو تھے ہمکنار رفیق

کیسنے جان نہ کی جانکنی کیوقت نثار
جو مدعی تھے میان ہم ہین جان نثار رفیق

پڑا ہے گور مین تنہا غریب اور بیکس
کروڑ جسکے یگانے تھے سو ہزار رفیق

نہ آئے قبر پر ایکدم کدھر ہین وہ ہمدم
جو آکے ملتے تھے دم دم مین بار بار رفیق

زمانہ آج ہی اپنا تو کل پر آیا ہے
کرین نہ اسکی رفاقت پہ اعتبار رفیق

رفیق چاہے تو کر صدق دل سے نیک عمل
یہ ہوگا قبر کی وحشت مین دوستدار رفیق

تو ہی رفیق ہی بیدل کا اسگھڑی یارب
نہوگا گور مین جب کوئی یار غار رفیق

انشاد بیدل اواہ در فضائل حج بیت اللہ

کہتا ہی باندہ کے احرام جو بندا لبیک
لطف دیکھو اسے خود کہتا ہی مولی لبیک

جب بنا کعبہ تو کی حق نے[1] منادی حج کی
صلب و ارحام مین روحون نے پکارا لبیک

آکے دنیا مین وہی جاتا ہی بندہ حج کو
جسنے وہان حق کی منادی مین کہا تھا لبیک

گرگئی مست ازل مین جسے آواز الست
اسکا نغمہ ہے بلی اسی کا ترانہ لبیک

لب سے لب ملکے لبیک جب آیا لب پر
کلمہ کس ذوق محبت کا ہے میٹھا لبیک

حج تو سب کرتے ہین پر حج کی حلاوت تب ہے
کرلے مقبول جب اللہ تعالی لبیک

حاجیو رہنا ادب سے کہین ایسا تو نہو
کہو لبیک جواب اسکا ملے لا لبیک

اسکا احرام طواف اسکا اسیکا حج ہی
حق تعالی کو پسند آگیا جسکا لبیک

[1] ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ الغافلین مین روایت کی ہی کہ جب بندہ احرام کے کپڑے پہنکر لبیک کہتا ہی خود پروردگار عزوجل اسکے جواب مین لبیک فرماتا ہی ۱۲ [2] تفسیر روح البیان وغیرہ مین ہی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ بنا چکے حکم ہوا کہ لوگون کو حج کیواسطے پکارو انہون نے پکارا اور اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے انکی آواز زمین سے آسمان تک سب جگہ پہنچادی اسوقت جو روحین اپنی ماں کے پیٹ یا باپ کی پشت مین تھین سب نے کہا لبیک اللھم لبیک ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرلو حج یہ بھی تو ای اہل دول دولت لو
جاؤ جب تم کہے معبود تمہارا لبیک

منعموخوب سے جشن طرب کے نغمات
اب سنو کعبہ مین عشاق کا نعرا لبیک

مائل حج نہو ذی مال تو حسرت ہے کمال
نعمتین کھاکے نہ منعم کو پکارا لبیک

یہ تعبد ہی یہ ہی شان اطاعت بیدل
حکم جو کچھ کرے مولی کہے بندا لبیک

توصیف ماہ میلاد شریف

آیا پھر خیر سے اب ماہ ربیع الاول
رحمت حق کا سبب ماہ ربیع الاول

سال بھر رہتے ہین مشتاق تمنا کرتے
ایخدا آئیگا کب ماہ ربیع الاول

دیکھا جب چاند تو گھر گھر ہوئی عشاق مین عید
دل سے غم لیگیا سب ماہ ربیع الاول

کھلگیا غنچۂ دل آگئی عالم مین بہار
ہی عجب رحمت رب ماہ ربیع الاول

ہر طرف ہونے لگی مولد اقدس کی دھوم
آگیا دھوم سے جب ماہ ربیع الاول

مدح کا زور ہے اور صل علے کا ہی شور
کیا مہینا ہے عجب ماہ ربیع الاول

کسقدر ہوتی ہے تعظیم ہمیشہ اس مین
ہے عجب ماہ ادب ماہ ربیع الاول

معجزے سنکے ہوا تازہ دلون مین ایمان
ہی ہدایت کا سبب ماہ ربیع الاول

سال بھر دلمین سرور اُنکے رہیگا جنکو
کرگیا محو طرب ماہ ربیع الاول

معنی اس نام کے ہین در جاول کی بہار[1]
رکھتا ہی طرفہ لقب ماہ ربیع الاول

کس مہینہ مین ہی بیدل یہ فضیلت کہ ہوا
مولد شاہ عرب ماہ ربیع الاول

بیان اولیت نور خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ

بنایا صانع قدرت نے نور مصطفےٰ اول
جمال غیب کا مظہر بنایہ آئینہ اول

[1] ربیع موسم بہار کو کہتے ہین اور لفظ اول مراد لیا ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کٹی ظلمت عدم کی ذرہ ذرہ سب چمک اٹھا
جو نکلا مطلع وحدت سے وہ شمس الضحیٰ اول

ہے پرتو اُسکا یہ انوار رنگا رنگ کے جلوے
نہ تارے تھے نہ سورج تھا نہ ماہ پر ضیا اول

پہلا پھولا ہی کیا کیا باغ عالم شان حق دیکھو
وہ سب کچھ بنگیا قدرت سے جو کچھ بھی نہ تھا اول

خطاب کن ہوا خالق سے جب نور محمدؐ کو
جھکا تعظیم مین خالق کے اور سجدہ کیا اول

جناب مصطفےٰ کی روح[1] سے سب فیض لیتے تھے
مقیم عالم ارواح تھے جب انبیا اول

ہوئی جب آدم وحوا کی قربت باغ جنت مین
پڑھا آدم نے روح پاک پر صلّ علیٰ اول

تماشا ہی کہ پھر پیدا ہوئے وہ نسل آدم سے
کہ جنکے فیض سے آدم کا تھا پتلا بنا اول

یہ ہی وہ ہی مثل نکلا شجر سے پھر وہ تخم آخر
شجر جس تخم کے اندر سے پھوٹا اور اگا اول

بظاہر گرچہ آئے دورۂ آخر مین وہ لیکن
وہی اول ہین جنکو حق نے رکھا جا بجا اول

ہوا اظہار جب ذات احد سے میم مکمن کو
تو ظاہر اسم احمد لوح ہستی پر ہوا اول

لیا ارواح سے عہد الست اللہ نے جسدم
جواب آپ ہی نے فرمایا دم قالو بلیٰ اول

کھڑے سب انبیا معراج مین تھے آپکے پیچھے
امامت پر ہوئے قایم وہی صدر العلیٰ اول

اُٹھائے جائینگے سب اولین و آخرین جسدن
اُٹھینگے قبر سے وہ شافع روز جزا اول

گذر ہوگا نہ ہرگز انبیا کو باغ جنت مین
نہ داخل ہونگے جبتک حضرت خیر الورےٰ اول

بیان کیجے کہانتک مصطفےٰ کی اولیت کو
کہ ہر منصب مین تھے وہ صاحب مجد وعلا اول

جسے حق سے ملا ہو جسکا مقصد حق سے ملنا ہو
کریگا بس وہی الفت رسول پاک سے بیدل
کرے پیدا وہ دل مین حب محبوب خدا اول
ازل مین جسکو جام عشق احمد مل چکا اول

[1] حضرت شیخ رحمہ اللہ نے مدارج النبوۃ مین لکھا ہے روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم مربی ارواح انبیاء و میض علوم الیہ بود بر ایشان ۱۲

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلام مشتمل بر حلیہ خیر الانام علیہ السلام

تا قیامت اُس بہار باغ جنت پر سلام
شان عزت کان رحمت جان عفت پر سلام

دل سے اُس جان جہان پر جا ہے پر بسیار درود
پہنچے اُمت سے شفیع جرم امت پر سلام

خاک طیبہ[1] آب جنت سے گندھا اُنکا خمیر
اُنکی طینت اُنکی صورت اُنکی سیرت پر سلام

سر سے پا تک نور تھا تن اسلئے سایہ نہ تھا
ایسی جسم جان صفت مربوع[2] قامت پر سلام

ریش گنجان اور کلانی سر میں اُس سرور کے تھی
اُس عظیم العمامہ اور راس یاست پر سلام

چاند کا ٹکڑا تھا پیشانی تو رخ بدر تمام
چہرۂ تابان کے انوار وجاہت پر سلام

سرخ ڈورے آنکھ میں رہتے تھے اونچی نگاہ
اکحل العینین کی عین عنایت پر سلام

ناوک دلدوز مژگان کی نفاست پر درود
قوس ابروی معنبر کی لطافت پر سلام

بینی اقدس تھی جیسے شمع کی لو ہو بلند
لب کی سُرخی اور دانتوں کی نزاہت[3] پر سلام

بطن صافی سینہ چوڑا دونوں شانہ تھے قوی
پشت پر تھی مُہر اُس مُہر نبوت پر سلام

رہتا بے خوشبو معطر دست عالی دستگاہ
نرم تر دیبا سے تھے کف اُسکے لینت[4] پر سلام

تھا ورم آجانا قدموں پر قیام اللیل میں
ایسے قدموں کے قیام و استقامت پر سلام

بیدل مسکین کا یارب بھیجتا رہ تو مدام
تا قیامت شافع روز قیامت پر سلام

نعت شریف مشتمل بر حلیہ لطیف

ابر سیہ گیسوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
برق تجلی روی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

---

[1] طیبہ بفتح طا مہملہ و سکون یا تحتانی مدینہ منورہ کا نام ہے پہلے مدینہ کو یثرب کہتے تھے یہ مشتق ہے ثرب سے ثرب کہتے ہیں فساد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ مدینہ کو یثرب مت کہو بلکہ طابہ اور طیبہ کہو یہ دو لفظ مشتق ہیں طیب سے یہ مجمع البحار میں لکھا ہے اور طیب بکسر طا مہملہ کہتے ہیں خوشبو کو اور بفتح طا مہملہ کہتے ہیں لذیذ اور پاک ہونے کو

[2] یہ منجد میں ہے ۱۲ [3] مربوع قامت میانہ قد ۱۲

[4] یعنی صفائی و رونق ۱۲ [5] یعنی نرمی ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے مہ نو ابروی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
عید طرب ہے روی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

در عدن میں گر دندان لعل مین ہیں لب خندان
مشک ختن ہین موی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

گرچہ میانہ تھا قد والا دیتا دکھائی سب سے بالا
سرو قد دلجوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

رخ پہ بشاشت وقت تکلم دلمین ترحم لب پہ تبسم
کیا دلجوہی خوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

سبزۂ خط وہ لطیف اور گنجان لطف دکھاتا اسپر فراوان
رنگ رخ نیکوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کاش ہمین ہر غم سے نکالے دام مین اپنے ہمکو پھنالے
پیچ و خم گیسوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ضخم کرادیں انکی صفت سے یعنی قوی شکم جوڑ بدن سے
دوش و بر و زانوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

معجزہ منکر رمی حصا کا سمجھو بھید اللہ رمی کا
ہے ید حق بازوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

محو طرب کل اہل زمین ہوں شفیعۂ اہل خلد بریں ہوں
پائین اگر خوشبوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

لکھتے ہین اسکو عرش سے اعلے قبر شریف کا اونچا ملکرا
جو ہے تہ پہلوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

خاک شفا ہی غبار مدینہ آب بقا ہی انہار مدینہ
دار شفا ہے کوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

حد سے بڑھی جب ہول قیامت تب گھبرا کر ہر شفاعت
کل کی نظر ہو سوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ایسی تپش مین یا خدا یا تیری عرش کا پایہ سایہ
بیدل مدحت گوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۳

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مِعْرَاجُ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
حِیْنَ اَتٰی اِیْلِیَا مُحَمَّدٌ

قَدْ کَانَ فِیْ رَجَبٍ مُّکَرَّمٍ
جِبْرِیْلُ قَالَ لَہٗ تَقَدَّمْ

۱؎ روز بدر رجب ۲ھ لڑائی کفار کی تیسری یہ لڑائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک اور کنکر اور مخاکر کفار پر پھینکی اور فرمایا شاہت الوجوہ کوئی مشرک باقی نہ رہا جسکی آنکھ اور ناک اور مونہہ مین اس مٹی کا ریزہ نگیا ہو تب وہ سب بھاگ گئے حق سبحانہ نے سورۂ انفال مین اس قصہ کو فرمایا ہی ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اس آیت کا ترجمہ شاہ عبد القادر نے اسطرح فرمایا ہی تو نے نہین پھینکی مٹی خاک جسوقت پھینکی تھی لیکن اللہ نے پھینکی ۱۲ ۲؎ در مختار اور اسکی شرح شامی مین ہی کہ قبر شریف کی وہ جگہ جس سے اعضاء مبارک

https://ataunnabi.blogspot.com/

صَارَ اِمَامًا هُنَا مُحَمَّدٌ — صَلّٰی بِالْاَنْبِیَا وَاٰدَمُ
فَوْقَ السَّمَاءِ عَلَا مُحَمَّدٌ — اَللّٰہُ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمُ
فَازَ وَرَاءَ الْوَرٰی مُحَمَّدٌ — مَوْلَاہُ قَرَّبَہٗ وَکَلَّمُ
لَا نَسْاَلُ عَنْ عُلَا مُحَمَّدٌ — لَا نَدْرِیْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ
یَشْکُوْ اِلَیْکَ یَا مُحَمَّدٌ — عَبْدُ السَّمِیْعِ وَقَدْ تَھَیَّمُ
لَا اِلٰی شَفِیْعٌ سِوٰی مُحَمَّدٌ — یَا کَھْفَ الْفُقَرَا تَرَحَّمُ
وَاشْفَعْ لِلْعَیْشِ الْمُخَلَّدُ — ثُمَّ التَّبْعِیْدِ مِنْ جَھَنَّمُ
وَاکْشِفْ دُجَانَا یَا مُحَمَّدٌ — بِالْوَجْہِ کَالْبَدْرِ الْمُتَمَّمُ

نعت فارسی

محو انوار لقای کیستم — غرق موج جلوہای کیستم
ہر سخن شد در دہن قند و نبات — طوطیٔ مدحت سرای کیستم
میرسد یحببکم اللہ در جواب — تابع حکم و رضای کیستم
میتراود از لبم آب حیات — محو ذکر جانفزای کیستم
گر نہ بندم دل بدین مصطفیٰ — گشتہ مخلوق از برای کیستم
نغمہ ام شد زیب گوش قدسیان — عندلیب خوشنوای کیستم
سالکان را نالہ ام دل می کشد — یارب آواز درای کیستم
خامہ ام چون شاخ گل شد گلفشان — گلشن آرای ثنای کیستم

کی بود بیدل بشاہانم نیاز
زانکہ میدانی گدائی کیستم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حمد رب العلمین

تو ہی سب کا شاہ ہو کا شاہنشاہ رب العلمین
سب کا قبلہ ہے تیری درگاہ رب العلمین

سر رگڑتے ہین تیری درگاہ عالیجاہ مین
جتنے ہین شاہان عالیجاہ رب العلمین

عرش سے لے فرش تک لیکر ازل سے تا ابد
ذرہ ذرہ سے ہے تو آگاہ رب العلمین

فلسفی کی عقل چکر کھائے صدہا سال تک
کب تری حکمت سے ہو آگاہ رب العلمین

انبیا و اولیا کیا قطب کیا ابدال و غوث
سب ہین تیری بندہ درگاہ رب العلمین

کوثر اور تسنیم کیا مانگین وہ تیری تشنہ لب
ولمین جو رکھتے ہین تیری چاہ رب العلمین

ہوتا ہی بندو کا ایسی بیکسی مین تو رفیق
جب کوئی ہمدم نہو ہمراہ رب العلمین

لیچل اُس رستہ کو تو راضی ہو اور تیرا رسول
ہی وہی جنت کی سیدھی راہ رب العلمین

کس سے لون فریاد بیدل کون ہی اسکے سوا
مُستَعَانی لَیسَ اِلّا اللہ رب العلمین

شرح راز و نیاز در ادای نماز

جلوہ ہی خاص رحمت حق کا نماز مین
انوار قدس کا ہی نظارا نماز مین

مولی سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز مین
اوٹھ جاتا ہی جدائی کا پردا نماز مین

آپہونچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور
جب بندہ ہاتھہ باندہ کے آیا نماز مین

مولی مین اور بندہ مین رہتا نہین حجاب
بے پردہ ہے تجلی مولی نماز مین

جب ہاتھہ اوٹھای باندہ کے نیت تو یون سمجھ
دونون جہان سے ہاتھہ اوٹھایا نماز مین

کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو
ہی کن حقیقتون کا اشارا نماز مین

سلہ جب نمازی بلاحظہ حضور رب باری دست بستہ کھڑا ہوا اسکا نام قیام ہی پھر جب کھڑا ہو کر فاتحہ وغیرہ پڑہنے مین عظمت الٰہی کا معائنہ ہوا تب وہ اظہار عظمت رب العرش العظیم کیلئے جھک گیا اور کہا سبحان ربی العظیم اسکا نام رکوع ہوا پھر انتہا درجہ کی عاجزی عمل مین لایا کہ اپنا سر اور منہ جو تمام بدن مین شریف تھا زمین کثیف پر رکھدیا اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنے مین یہ اشارہ کیا کہ سب سے اعلیٰ و بڑی ہی مین کیا ناچیز ہون اس زمین سے پیدا ہوا ہون جس پر سر رکھا ہی پھر اسی مین ملا جاؤنگا جب بندہ یہ افعال مع اذکار نماز معمولہ

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحمد کی شروع تو ہر کلمہ کا جواب — معبود ذوالجلال سے پایا نماز مین
حمد و ثنا درود و قرارت دعا سلام[1] — ہے جمع ہر طرح کا وظیفہ نماز مین
تن کی صفائی حق کی رضا دل کی روشنی — اے بندے خوبیان نہین کیا کیا نماز مین
قبلہ کر اپنے قلب کا رب کریم کو — جسطرح مونہہ کا قبلہ ہے کعبہ نماز مین
کیون دربدر پھرے وہ مدد مانگتا کہ جو — ایاک نستعین ہے پڑھتا نماز مین
پڑھ پڑھ کے تو نماز دعا صدق دلسے مانگ — مقصد وہ کیا ہی جو نہین ملتا نماز مین
مدہوش و مست خواب سحر مین ہی بے نماز — اور اوٹھ کے آیا عاشق مولا نماز مین
مت کر قضا نماز کہ بڑی سر پہ ہے قضا — سن مالک قضا کا تقاضا نماز مین
گر قبر کی اندھیری سے ڈرتا ہی پڑھ نماز — ہے ظلمت لحد کا اوجالا نماز مین
نرمی سے کرتا ہی ملک الموت قبض جان — تلخی موت کا ہے مداوا نماز مین
یہ قبر مین انیس یہ محشر مین ہو شفیع — عقبےٰ کی راحتین ہین سراپا نماز مین
رکھیگا سربلند وہ نہین پاک بے نیاز — ہے جنکا سر نیاز سے جھکتا نماز مین
بیدل نماز کیون نہو معراج مومنین — پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز مین

اعلان فضائل رمضان

واہ کیا ماہ مبارک ہے یہ ماہ رمضان — حق نے کی جس کی صفت انزل فیہ القرآن
جو ہوا بات سے خوشنود کہ آئے رمضان — کردیا حق نے حرام اسپہ عذاب النیران[2]
چاند ہوتی ہی ہوا حکم کہ ہان ای رضوان — روزہ دارونکے لئے کھولدی ابواب جنان
بند دروازے جہنم کے کئے جاتے ہین — باندھے زنجیر وہ نہین جاتے ہین جنود الشیطان

[1] سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع ملائک اور بشر عباد اللہ الصالحین پر ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث درۃ الناصحین مطبوعہ مصر کی صفحہ ۱۴۴ پر ہے ۱۲ منہ [3] شعلہائے جہنم ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرش کے نیچے لگی چلنے ہوا جنت کی
اور سجائی گئیں جنات ذوات[1] الافنان

نخل جنت میں ہوا لاگ کہ وہ نکلی نغمات
کہ کسینے نہ سُنا ایسا غنا[2] یہ الحان

پوچھا حوروں نے یہ کیا جشن ہی رضوان نے کہا
ہے یہ اس ماہ مبارک کی خوشی کا اعلان

بارہ بیٹوں میں تھے یعقوب کے جیسے یوسف
یوں ہی کل بارہ مہینوں میں ہی پیارا[3] رمضان

کرتے اس ماہ طرب میں ہیں فرشتے[4] شب و روز
روزہ داروں کے لئے حق سے دعائے غفران

یہ وہ دن ہیں کہ ملے نفل میں فرضوں کا ثواب[5]
ہو وہی اک فرض تو ستر کی جزا دی منان

روزہ والے اوٹھیں جب قبر سے بھوکے پیاسے
خوان میووں کے بھرے آئینگے لیکر[6] غلمان

کیا مہینہ ہی کہ دن رات ہی طاعت کی بہار
دن کو روزہ ہے تراویح کا شب کو سامان

حشر میں اہل تراویح کا قرآن ہو شفیع
روزہ داروں کی شفاعت پہ ہو قائم رمضان

روزہ داروں کی خوشی ایک ہی افطار کیوقت
پھر خوشی ہوگی بڑے وقت لقاء الرحمن

اجر دلوائینگے ہر شے کا ملائک کے ہاتھ
دیگر روزہ کی جزا آپ وہ مالک ذیشان

خواب[7] راحت میں بھی صایم کو ہی طاعت کا ثواب
روزہ داروں پہ ہی اللہ کا کیا کیا احسان

روزہ رکھتے ہیں جو تسلیم و رضا کے طالب
اُنکے مشتاق بہشت اُن سے ہے راضی دیان

حشر میں اونہی بندوں میں ہو یارب جنکو
رضی اللہ رضوا عنہ ملیگا فرمان

---

[1] صاحب شباخای کثیرہ ۱۲ [2] یہ خوش آوازی کی حدیث فقیہ ابواللیث سمرقندی نے روایت کی ہے تنبیہ میں ۱۲
[3] تزہۃ المجالس میں ابن جوزی سے یہ تشبیہ نقل کرکے لکھا ہے کہ جیسے ایک بیٹے یوسفؑ کی دعاسے انجام کار کل گیارہ بیٹوں کی خطائیں معاف ہوئیں اسیطرح اس مہینہ رمضان کی برکت سے کل گیارہ مہینوں میں خطائیں کی ہوئیں معاف ہونگی ۱۲
[4] بیہقی نے باسناد مقبول روایت کی ہے کہ ہر روز اور ہر رات فرشتے دعا و مغفرت کرتے ہیں روزہ داران رمضان کے واسطہ یہ شرح مواہب لدنیہ میں زرقانی نے لکھا ہے ۱۲ [5] تزہۃ المجالس میں اور حضرت غوث اعظم کی غنیۃ الطالبین میں ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے ۱۲ [6] یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے ۱۲ [7] یہ روایت تزہۃ المجالس میں ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روزہ داروں کے لئے کھولینگے محشر کے دن
باغ جنت کا وہ در نام ہے جسکا ریان

مرتے دم گر ہو تجلی کا کرشمہ بیدل
ظلمتِ گور ہو رشک شبِ قدر رمضان

حکم تنزیہ بصائمان در ماہ رمضان

شان تقدیس کا مظہر ہے مہینا رمضان
جسکی تنزیہ مین ناطق ہین حدیث اور قرآن

کھانا چھڑواتے ہین روزہ مین تو حکمت یہ ہے
تا کہ انسان مین پیدا ہون تقدس کے نشان

کرتے ہین لذت حیوانی و شہوانی ترک
جوہر روح مین دیتا ہی لطافت انسان

کسی طاعت کی جزا خود کسیکی ہی قصور
اور جزا[1] روزہ کی یہ ہے کہ ملے خود رحمن

ایسے درجون پہ وہی بندے پہنچتے ہین کہ جو
جان و دل کرتے ہین مالک کی رضا مین قربان

رکھین روزہ کو جو روزہ کیطرح تب دیکھین
کیا اثر اسکا ہی کیا اسکی صفت ہے کیا شان

روزہ دار ایسے بھی کتنے ہین کہ روزونکا مفاد
نہین پاتے بجز اسکے کہ رہی وہ عطشان

حق نے دی ہمکو شب قدر نہ سمجھے ہم قدر
ہای اسکا وہ کرم اور یہ اپنا حرمان

چاہیے روزہ مین پاک اور منزہ رہنا
چھوڑنا بغض و حسد فسق و فجور و عصیان

یہ بھی کچھ روزہ ہی سب چھوڑکر آب و طعام
کھاتے مردار ہین کرتے ہین جو غیبت کا بیان

کھانا جب روزہ مین چھوڑا جو ہمیشہ تھا حلال
کیون نہین بچتے حرامون سے یہ ہی کیا ایمان

کام کیا دینگے عمل بے سر و سامانون کے
نہ کچھ آداب و سنن ہین نہ شروط و ارکان

کچھ بہر و سا نہین طاعات پر اپنی بیدل
کرلے مقبول مگر رحم سے اپنے رحمن

[1] تفسیر روح البیان مین حدیث انا اجزی کی ذیل مین لکھا ہے کہ روزہ دار کی جزا خود مین ہون نہ حور نہ قصور پھر لکھا ہے کہ یہ وہ روزہ ہی جو خواص کا روزہ حقیقی ہوتا ہے کما حققہ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معائنۂ ظہور اسرار کامنہ در ایام حمل جناب آمنہ

مبارکباد[۵۱] ہے ارض و سما مین — وہ نور آکھڑا بطن آمنہ مین
مہک پہنچے زمین سے آسمان تک — عجب خوشبو بسی باد صبا مین
معطر کیون نہو عالم کہ خوشبو — اڑی جاتی ہے مل ملکر ہوا مین
ہری شاخین ہین رنگین کھلے پھول — عجب جوبن ہے باغ خوشنما مین
ہے سبزہ جنگلو نمین لہلہاتا — بہار آئی بہار آئی فضا مین
خدایا آگیا جس دم نظر کی — بہار صنعت کلک قضا مین
اِدھر چہچہون مین مست بلبل — اُدھر گل محو ہین رنگین ادا مین
اگر طوطی ہے یا قمری ہے یا مور — عجب مستی ہے ہر اک کی صدا مین
جھکا ہر پیڑ پھلکر جیسے مومن — جھکائے سر ہین حکم کبریا مین
اُدھر قدوسیون نے آسمان پر — مچائی دھوم تحمید و ثنا مین
عبادت کو بچھی[۵۲] ہین جانمازین — تمام اضلاع و اطراف السما مین
کوئی تقدیس اور تہلیل مین غرق — کوئی سرشار ہی ذوق دعا مین
کسیکا نعرہ ہے سبحان ذی الملک — کوئی مشغول ہے صل علی مین
کہلا ہی جنت الفردوس کا در — ہین حوریں جلوہ ہای جانفزا مین

[۵۱] کتب الاخبار سے روایت ہے کہ شب حمل مین غیب سے منادی غیب نے تمام زمین و آسمان مین آواز سنائی کہ آج وہ نور بطن آمنہ مین ٹھہرا ہے خوشحالی ہو آمنہ کو اور دنیا بھی روایت ہے کہ ایام حمل مین بہت خیر و برکت غلہ اور ثمرات و باغات مین ہوئی جسکا بیان اشعار آیندہ مین ہے ۱۲ [۵۲] مواہب لدنیہ مین قسطلانی نے لکھا ہے کہ اسروز منادی کی گئی افرشوا سجادات العبادات فی صفف الصفار لصوفیۃ الملئکۃ المقربین مین اہل الصدق والوفا اور شارح مواہب نے اس قول کے نیچے لکھا ہے کہ مراد تیاری عبادت اور اظہار فرحت و سرور ہے بوجود مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پس ہی مراد شعر مین رکھنا چاہیے بطور استعارہ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوشی کے چھپے ہمرنگ بلبل — ہین ہاتف کے گلوی خوش نوا مین
یہی غل ہی یہی چرچا یہی دھوم — وہ نور اٹھیرا بطن آمنہ مین
جناب آمنہ فخر عرب تھین — نسب مین شان عفت مین حیا مین
دیا فرزند بھی حق نے وہ ذی شان — نہین ایسا کوئی خلق خدا مین
جدا ہر ہر نبی مین تھی جو خوبی — ملا دین حق نے وہ سب مصطفی مین
اوٹھائی پھر نہ روی پاک سے آنکھہ — نظر کی جس نے حسن دلربا مین
ہوا شاہون مین کوئی جیسا شہنشاہ — وہ اُنکی شان ہی کل انبیا مین
کہلیگی شان عالی حشر کے دن — تکین مونہہ اُنکا سب روز جزا مین
سدا بیدل کو رکھیو ای خداوند — نبی کے عشق مین اپنی رضا مین

بالاجمال ذکر اکثر احوال آن صاحب جمال علیہ السلام

جنکی صفت ہی والضحیٰ شمس الضحیٰ ہی تو ہین — طلعت ہی جنکی مہ کی شب بدر الدجی یہی تو ہین
جنکا ہی رخ مرآت حق وہ حق نما یہی تو ہین — روشن کیے ہوئے طبق نور خدا یہی تو ہین
تھے کنز مخفی کیطرح پنہان بہار لم یزل — جس نور سے اُس حسن کا جلوہ کھلا یہی تو ہین
آغاز خلقت اُنسے ہی انجام بعثت اُنسے ہے — جو ہین ازل مین ابتدا پھر انتہا یہی تو ہین
آدم کو یون با صد ادب کرتے فرشتے سجدہ کب — جس نور رب کی سبب سجدہ ہوا یہی تو ہین

ع فائدہ اس غزل مین حضور کا سب جمال بتدائے خلقت نور محمدی سے عرج تک بگو یا پورا مولد شریف ہے بعض اوقات مجلس میلاد مین جہان مختصر بیان مد نظر ہوتا ہی صرف اسی غزل پر اکتفا کیا جاتا ہی اور قیام ساتوین شعر پر کردیا جاتا ہی جسکا شروع یہ ہی ؎ مولد مین اُن کے سنتے ہین الخ لیکن اس صورت مین ہر شعر کے بعد یہ شعر پڑھا جاتا ہی ؎ صلے علیک اللہ یا نور اللہ یا نور عین ؎ من کان للزہرا ابا من کان جدا للحسنین ؎ تفسیر لفظ طہ مین یہ بھی بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ طا مہملہ کے عدد نو اور ہاے ہوز کے عدد پانچ ہوتے ہین نو اور پانچ چودہ ہوئے یا شارہ ہوا چودہوین رات کے چاند کا یعنی آپکا جمال ایسا خوشنما ہی گویا چاند چودہوین رات کا ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُنکی بشارت سب نے دی آدم سے تا عیسیٰ نبی
جنکی خبر اول سے تھی وہ مبتدا یہی تو ہین

مولد مین اُنکے سنتے ہین جو ملائک تھے کھڑے
جس شہ کے یہ آداب تھے وہ مقتدا یہی تو ہین

نور ولادت کی چمک پہنچی زمین سے تا فلک
تھی عرش تک جسکی دمک وہ پر ضیا یہی تو ہین

نور احد فیض صمد روح ازل جان ابد
جنکی مدد ہی بیعدد وہ ذی عطا یہی تو ہین

پاتا جدھر[1] رمز کفک جھکتا اُدھر ماہ فلک
تکتے تھے صورت کو ملک وہ مہ لقا یہی تو ہین

سینہ الم نشرح کیا دل معرفت سے بھر دیا
ناسخ تمام ادیان کا جنکو کیا یہی تو ہین

اُنکا محب ہے خود خدا اُن پر فدا ہین انبیا
بر دی ہین جنکے اولیا وہ بادشاہ یہی تو ہین

پہنچے جب اقصیٰ مین نبی سب انبیا تھے مقتدے
کل کی امامت جسنے کی وہ پیشوا یہی تو ہین

چھوڑا بساط خاک کو پھر طے کیا افلاک کو
دیکھا خدای پاک کو وہ مجتبےٰ یہی تو ہین

جنکا سفر معراج ہی تا عرش جنکا راج ہے
لولاک جنکا تاج ہی صدر العلیٰ یہی تو ہین

وہ عرش کی مسند نشین قوسین کے خلوت گزین
قصر تدلّیٰ کے مکین شاہ دنیٰ یہی تو ہین

لب پر تصدق ژالون سینہ پہ قربان نسترن
خیر فدا رنگ چمن رنگین ادا یہی تو ہین

وہ غمزدونکے غم ربا وہ مفلسون کے کیمیا
محتاج کے حاجت روا کان سخا یہی تو ہین

مردے جلائے آپنے بیمار اچھے کر دئے
جانکی جلا یہی تو ہین تن کی شفا یہی تو ہین

ہان ای گروہ عاشقان کیون لوٹتے ہو نیجان
چاہو شفا تو آؤ یہان دلکی دوا یہی تو ہین

کرتے ہو کیون ای جان تب خضر و مسیحا کی طلب
آب بقا یہی تو ہین عیسیٰ لقا یہی تو ہین

بیدل تجھے کھٹکا ہی کیا میدان یوم الحشر کا
شافع ہین تیرے مصطفےٰ مشکل کشا یہی تو ہین

[1] یہ ایک وقت خاص کا بیان ہے جب ایام رضاع مین آپکو حلیمہ نے مہد مین لٹا دیا جسطرف آپ انگلی اوٹھاتے تھے آدھر چاند جھک جاتا تھا یہ روایت حضرت عباس سے بیہقی نے روایت کی ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استحسان محفل میلاد محبوب صلے ارب علیہ العبد وسلم داد

آؤ مشتاقان محفل محفل میلاد مین — رحمتین بیحد مین نازل محفل میلاد مین
حمد حق نعت پیمبر اجتماع المومنین — سب مین سنت کی خصائل محفل میلاد مین
عطر ملنا بانٹنا شیرینی سلگانا بخور — مین نبی کے سب شمائل محفل میلاد مین
کان مین سنتے مین دل تعظیم مین لب درود — مین یہ امت کے مشاغل محفل میلاد مین
قاری میلاد جب اٹھکر لگا پڑھنے سلام — سب اوٹھی محفل کی محفل محفل میلاد مین
حیف اُسپر جب کہ سب ہوکے مین وہ بیٹھا رہے — ہوکے پابند سلاسل محفل میلاد مین
مدح خوان پڑھتے مین گویا پھول منہسے جھڑتے ہین — کیا چہکتے مین عنادل محفل میلاد مین
موج لحن مدح خوان آتی ہے جون موج نسیم — غنچۂ دل جاتی ہی کھل محفل میلاد مین
جنکا دل گھائل ہوا عشق رسول اللہ سے — ہین تڑپتے نیم بسمل محفل میلاد مین
ہر طرف سے امتی پڑھتے ہین تسلیم و درود — ہے عجب اک شان حاصل محفل میلاد مین
جب نبی سی آیا امت کے سلام کا جواب — ہوگئے انوار نازل محفل میلاد مین
آیا نور فیض روحانی جسے کہتے ہین لوگ — خود بدولت خود ہین شامل محفل میلاد مین
گھر مین جب دھوپ آگئی گویا کہ سورج آگیا — خود بدولت یون ہین داخل محفل میلاد مین

لہ نظیر اسکی قرآن شریف مین موجود ہی سورۂ والفجر مین آیا ہی وجاء ربک اسکے معنی شاہ عبدالقادر صاحب نے لکھے ہین اور اوسکے تیسیر ارب اور کشاف اور بیضاوی اور کبیر تینون تفسیرین متفق ہین اسبات پر کہ یہان ربکے آنے سے مراد یہ ہے کہ قیامت مین قہر اور جلال ربانی کے آثار ظاہر ہونگے اور دوسری جگہ قرآن شریف مین آیا ہے فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا اسکے معنی شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہین پہر پہنچا اُنپر اللہ جانسے اُنکو خیال نہ تھا یہ وہ مقام ہی کہ کفار کے دلمین رعب اور ہیبت مسلمانون کی چاگئی اور اُنکو شکست فاش ہوئی یہان خود اللہ تعالے نے اپنی قدرت اور جلال ظاہر ہونیکو اپنا آنا فرمایا پس اسیطرح سمجھو محفل میلاد شریف مین بھی فیوض روحانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کو نبی کا آنا کہا گیا جیسے گھر مین دھوپ آنیکو آفتاب کا آنا کہدیتے ہین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو برا کہتے ہین محفل کو ڈرین اللہ سے
منہ سے کچھ بولین نہ باطل محفل میلاد مین

ہے مجرب اولیا کا جو کہ یہ محفل کرے
دل کا مقصد جائیگا کامل محفل میلاد مین

گازرونی قسطلانی ابن جزری بوسعید
ہین یہ سب کہکے قائل محفل میلاد مین

اِن مسائل کے دلائل کو جو ڈھونڈین چاہ طلب
وہ پڑہین میرے رسایل محفل میلاد مین

کچھ تو اس محفل مین پایا ہی جو یون آداب سے
سر کے بل آتا ہے بیدل محفل میلاد مین

منقبت حضرت مخدوم سید علاؤالدین صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ

ماہ برج ہدا علاؤالدین
نور فیض خدا علاؤالدین

محو رب العلا علاؤالدین
عشق حق مین فنا علاؤالدین

رکھتے فاقہ طعام دنیا سے
کرتے روحی غذا علاؤالدین

پہونچے عالی خطاب صابر کو
تھے جو محو رضا علاؤالدین

سیف قاطع کا تھا زبان مین اثر
کرتے تجسدم دعا علاؤالدین

عالم شرع عابد و زاہد
عارف باخدا علاؤالدین

فقر مین جید اور نسب سید
سید الاولیا علاؤالدین

کان گنج شکر کا در فرید
گوہر بے بہا علاؤالدین

چشت کے خاندان عالی مین
ہوے صدر العلا علاؤالدین

طالبان صفای باطن کو
زنگ دل کی جلا علاؤالدین

ذوق جام الست مین سرشار
رہتے بیخود سدا علاؤالدین

کردیے اک نظر مین لاکھون مست
مرحبا مرحبا علاؤالدین

اپنے بیدل پہ بھی نظر کیجے
میرے صابر پیا علاؤالدین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منقبت حضرت خواجہ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ

قطب دور زمان معین الدین — شاہ اقلیم جان معین الدین
حکم مولای کل سے خواجہ ہوئے — خواجۂ خواجگان معین الدین
بخشی مولا نے جب ولایت ہند — آئے ہندوستان معین الدین
شب جا کرتے واں طواف حرم — صبح آجاتے یاں معین الدین
توڑا سب کفر و کافری کا ہجوم — جب ہوئے حکمران معین الدین
ہو کے مغلوب بول اُٹھے کفار — الامان الامان معین الدین
جن بھی فرمان اُنکا مان گئے — تھے شہِ انس و جان معین الدین
کھولے کیا کیا حقائق و اسرار — محرم کن فکان معین الدین
شان حق کے نشان دئے کیا کیا — لابیان کا بیان معین الدین
چشتیان بہشت مسکن مین — رونق خاندان معین الدین
میرا مونہہ کیا جو اُنکی مدح کروں — مین کہان اور کہان معین الدین

سب الم دور ہونگے بیدل کے
گر ہوئے مہربان معین الدین

فضائل صلوات بر روح سید الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی شان مین ہو جسقدر درود پڑھو — محبوب پاؤ گے جنت مین گھر درود پڑھو
پڑھو درود اگر دل کی ہے جلا منظور — یہ چشم دل کا ہے کحل البصر درود پڑھو
خدا تو بھیجے ہے صلو وسلم کا خطاب — تم ایسے میٹھے ہو کیون بیخبر درود پڑھو
پہنکے جامۂ خلت بسا کے عطر خلوص — خدای پاک کے محبوب پر درود پڑھو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو اپنے کاموں کا انجام نیک چاہتے ہو — ہر ایک کام میں تم پیشتر درود پڑھو
خیال قدمین جو ہو سر و قد ادب سے کھڑے — تو یاد چشم میں باچشم تر درود پڑھو
نبی کے صدقہ تمہاری مراد ہو حاصل — دعا کے اول و آخر اگر درود پڑھو
رہو گے حفظ الٰہی میں رات دن محفوظ — رسول پاک پہ شام و سحر درود پڑھو
فرشتے جاتے ہیں لیکر درود حضرت کو — اُدھر پہنچتا ہی جو تم ادھر درود پڑھو
رسول پاک کے حق میں تو یہ بھی تھوڑا ہے — جو اُنکے نام پہ آٹھوں پہر درود پڑھو
دو لب دو زلف دو چشم سیاہ دو رخسار — ہر ایک عضو پہ دو دو پہر درود پڑھو
بچاوے تمکو جو دوزخ سے ایسے محسن پر — سدا سلام کہو عمر بھر درود پڑھو
عبث گناہوں کی شامت میں مارے پھرتے ہو — خدا کی تم پہ ہو رحمت اگر درود پڑھو
ہزار درد کو یہ ایک دوا کفایت ہے — جو پیش آئے ذرا بھی خطر درود پڑھو
خدا وہ دن کرے جلد کہ تم کھڑے ہو کر — حضور روضۂ خیر البشر درود پڑھو

عرض سلام در حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے روی پاکان سوی تو — قبلۂ عالم خم ابروی تو
اے شب قدر محبان موی تو — عید مشتاقان محزون روی تو
اے نمایان نور حق از روی تو — اللہ اللہ طلعت نیکوی تو
شد شب اسرا چہا اسرار طے — بود با مولی چو گفت و گوی تو
چیست با کحل الجواہر کار ما — کحل چشم ماست خاک کوی تو

لہ فقیہ شامی شارح درمختار نے بہت مواقع درود خوانی کے لکھے ہیں انمیں سے چند موقع اس غزل میں لکھے گئے مثلاً اگر بڑی مہمات پیش آنیکے وقت پڑھا ہو درود دعا کے اول و آخر و وسط میں پڑھنا اور صبح شام پڑھنا ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

می دمد زان دمبدم نفحات مشک — حبذا خاک درمشکوی تو
ہمچو بوی گل زگلشن می رسد — عاشقانرا از مدینہ بوی تو
جان بلب گشتیم کاش آرد صبا — نفحۂ از نکہت گیسوی تو
لشکری برہم زدی از مشت خاک — مرحبا ای دست وای بازوی تو
خود خدا توصیف خویت میکند — فوق ازین باشد چہ وصف خوی تو
شافع بیدل بروز بعث ونشر — یا توئی یا عترت نیکوی تو

نعت سید صلی اللہ علیہ وسلم الکائنات وعرض بعض حاجات

جسکے ہین رہنما رسول اللہ — دینگے حق سے ملا رسول اللہ
اُسکی کشتی کو موج سے کیا غم — جسکے ہین ناخدا رسول اللہ
دل سے بھیجیگا جو درود وسلام — دینگے اُسکو دعا رسول اللہ
کیا مقدس ہین آپکے القاب — مصطفےٰ مجتبےٰ رسول اللہ
مجکو مطلوب بس یہی دو ہین — اک خدا دوسرا رسول اللہ
ہم گداؤنپہ بھی نظر کیجے — اے شہ دوسرا رسول اللہ
نہوا اب تلک نہو ہرگز — دوسرا آپ سا رسول اللہ
جزو شب مین وہ کل کو دیکھہ آئے — عرش سے تا ثرے رسول اللہ
غل تھا افلاک پر کہ آئے حضور — مرحبا مرحبا رسول اللہ
جاکے سدرہ پہ رہگئے جبریل — ملے مولےٰ سے جا رسول اللہ
تھا نہ وہان غیر کیا ہی خلوت تھی — یا وہ خالق تھا یا رسول اللہ
انبیا سب ہین پیشوا لیکن — سب کے ہین پیشوا رسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل محشر کی جب بندھینگی صفین — ہونگے صاحب لوا رسول اللہ
بھولئے گا نہ مجکو محشر مین — یا شفیع الورا رسول اللہ
ہوجیے میری مشکلو نمین شفیع — میرے مشکلکشا رسول اللہ
قبر مین بھی جمال وقت سوال — دیجیے گا دکھا رسول اللہ
اپنے بیدل کی نعت کرکے قبول — دیجے اس کا صلہ رسول اللہ

دیگر مکرر

لَسْتُ اَھْوٰی سِوٰی رَسُوْلِ اللّٰہ — رَبِّ زِدْنِیْ ھَوٰی رَسُوْلِ اللّٰہ
وَتَقَبَّلْ تَقَبُّلًا حَسَنًا — صَلُّوْا اَنِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ
وَاجْعَلْنِیْ شَہِیْرَ عَنْ شَرِیْعَتِہٖ — وَھُدًا اَنَا ھُدٰی رَسُوْلِ اللّٰہ
یَوْمَ تَسْئَلُوْ شِفَاھُنَا عَطْشًا — اَرْوِنَا مِنْ نَدٰی رَسُوْلِ اللّٰہ
مُظْلِمُ لَیْلُ فُرْقَتِیْ فَاضِیْ — بِسِرَاجِ الدُّجٰی رَسُوْلِ اللّٰہ
اَرِنِیْ بَدْرَ وَجْھِہٖ اَرِنِیْ — طَالَ شَوْقِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ
فَنَعِیْمُ لُقْیٰ رَسُوْلِ اللّٰہ — فَنَعِیْمُ لُقْیَتِہٖ
غَیْرُ مَھْفِ الْوَرٰی رَسُوْلِ اللّٰہ — مَا لِعَبْدِ السَّمِیْعِ مُلْتَحَدٌ
مَنْ مَّضٰی فِیْ مِرْضٰی رَسُوْلِ اللّٰہ — رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْہِ ثُمَّ عَلٰی

ظہور خوارق علیہ در ایام ارضاع حلیمہ سعدیہ

وہ چاند آگیا تیرے گھر پر حلیمہ — ہے برج قمر اب ترا گھر حلیمہ
وہ آئینہ رو اور ترا گھر حلیمہ — نصیبے کی ہے تو سکندر حلیمہ
حلیمہ کو رخصت کیا آمنہ نے — خدا ہو نگہبان و یاور حلیمہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ فرزند دلبند ہی جان میری
اسے جان سے رکھیو بہتر حلیمہ

نگاہو نہین یون رکھیو محفوظ جیسی
رہے پتلی آنکھون کے اندر حلیمہ

یہ دُرِ یتیم ایسا نکلیگا جس سے
ہون رو لعل و یاقوت احمر حلیمہ

ہے ذرّہ سا گو آج پر بڑھتے بڑھتے
یہ چمکیگا سورج سے بڑھکر حلیمہ

سر عرش اعلےٰ سے تحت الثریٰ تک
نہو کوئی خلق اس کا ہمسر حلیمہ

بٹھاکر سواری پہ خیر الورےٰ کو
نکل آئی مکّہ سے باہر حلیمہ

کئے سجدہ مرکب نے شکر خدا مین
سوار ایسا لائی ہے مجھپر حلیمہ

زمین ہوتی سرسبز پڑتا جہان سُم
چلی دیکھتی باغ اخضر حلیمہ

ندا غیب سے آئی اور مچگئی دھوم
ہوئی سب کی سردار افسر حلیمہ

تھی دائی مگر بادشہزادیون سے
ہے اب شان عزت مین بڑھکر حلیمہ

روایت ہی ہمسایہ عورت نے پوچھا
چمکتا ہے شب بھر ترا گھر حلیمہ

جہان کھلگئی آنکھہ دیکھا ترا گھر
کہ دیوار و در ہین منور حلیمہ

ترے گھر مین جلتی ہی کیا رات بھر آگ
کہ بجھتی نہین ایک دم بھر حلیمہ

کہا رات بھر آگ کا کام کیا ہے
نہ مشعل جلائی نہ اخگر حلیمہ

محمدؐ کے مکھڑے کی ہے وہ تجلی
جو مکّہ سے آئی ہے لیکر حلیمہ

چمک جاتا ہی گھر کا گھر روشنی سے
لٹاتی ہے جب کر کے بستر حلیمہ

وہ معجز ہون بیان کس سے بیدلؔ
جو کہہ گذرے دفتر کے دفتر حلیمہ

لا الٰہ الا اللہ

رکھہ اپنا ورد دلا لا الٰہ الا اللہ
ہے زنگ دلکی جلا لا الٰہ الا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ شخص پائیگا جنت کی داخلی جنس — ہے صدق دل سے پڑھا لا الہ الا اللہ
ہے حکم حق وہ بچیگا جو میری حصن مین آئے — وہ اسکا حصن ہے کیا لا الہ الا اللہ
کسی نے پوچھا کہ جنت کی بھی ہے کچھ قیمت — تو مصطفےٰ نے کہا لا الہ الا اللہ
جو چاہو کھولنا جنت کا دریہہ کنجی لو — پڑھو بصدق وصفا لا الہ الا اللہ
کچھ آج کل سے نہین ہے یہ کلمۂ توحید — لکھا ازل مین گیا لا الہ الا اللہ
حدیث مین ہے جو ارض و سما کو وزن کرین — رہیگا سب سے بڑھا لا الہ الا اللہ
ہین پانچ رکن جو دین رسول اکرم کے — مقدم اُن مین ہوا لا الہ الا اللہ
نماز روزہ و حج و زکوٰۃ سے پہلے — خدا نے فرض کیا لا الہ الا اللہ
ہزار سال کے شرک اور کفر کی ظلمت — دے ایکدم مین مٹا لا الہ الا اللہ
بہت سے ذکر ہین لیکن حدیث مین آیا — ہے سب مین ذکر بڑا لا الہ الا اللہ
یہ طے کراتا ہی ناسوت منزل ملکوت — ہے طرفہ راہنما لا الہ الا اللہ
حقایق جبروت و دقایق لاہوت — ہے سب کا عقدہ کشا لا الہ الا اللہ
ثبوت وحدت حق ہی جو لفظ الا سے — تو نفی غیر ہے لا الہ الا اللہ
رموز شرح و طریقت ہین اسمین سب روشن — ہے شمع نور ہدیٰ لا الہ الا اللہ
بحق احمد مرسل دعا ہے بیدل کی — کہ خاتمہ ہو مرا لا الہ الا اللہ

۵۱ یہ وہ حدیث ہے کہ اہل بیت نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے جبرئیل ؑ سے اور جبرئیل نے پروردگار جل جلالہ سے کہ فرمایا اُسنے لا الہ الا اللہ حصنی و من دخل حصنی امن عذابی ۱۲ ۵۲ یہ روایت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہہ مین لکھی ہے ۔ ۱۲
۵۳ یہ بھی فقیہ سمرقندی کی روایت ہے لا الہ الا اللہ مفتاح الجنۃ ۱۲
۵۴ مشکوٰۃ کے باب التسبیح والتہلیل مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا اگر ساتون آسمان اور اُسمین رہنے والے اور ساتون زمین ایک پلہ ترازو مین رکھین اور لا الہ الا اللہ ایک پلہ مین البتہ غالب آجائیگا لا الہ الا اللہ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائل ذکر میلاد و ماہ میلاد حضرت خیر العباد

ذکر کسکے رخ روشن کا کیا جاتا ہے
ایک سماں نور کا آنکھون مین بندھا جاتا ہے

لب پہ جاری ہے مرے کس لب جان بخش کی یاد
مونہہ سے ٹپکا جو مرے آب بقا جاتا ہے

کسکے یہ نام کی تعظیم ہے ہر جا سب سے
مرحبا صلّ علیٰ اُنپہ پڑھا جاتا ہے

وہ محمدؐ جسے حق نے کیا محبوب اپنا
فخر کل ختم رسل اُن کو لکھا جاتا ہے

اُنکے مولد مین ہوئے آکے ملائک حاضر
حورین حاضر ہوئین جنت سے سنا جاتا ہے

ایسا محبوب کہ جو اُنکی اطاعت مین رہا
وہ بھی اللہ کا محبوب گنا جاتا ہے

ماہ میلاد شریف آتا ہے جب عالم مین
بزم عشاق کو گلزار بنا جاتا ہے

ہے ربیعؔ دل عشاق ربیع الاول
غنچہ گل کی روش دل کو کھلا جاتا ہے

اس مہینہ مین جو سُنلیتے ہین بدیل مولود
سال بھر دلسے نہین اسکا مزہ جاتا ہے

وقایع میلاد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

شب مولد ہے رحمت کی گھڑی ہی
اجابت خود لب فرش آ کھڑی ہی

بندھا یون رحمتون کا تار پیہم
برستی جیسے ساون کی جھڑی ہی

خوشی مین ہنس پڑے گل کھلکھلا کر
کھلی غنچون کے دل کی گلجھڑی ہی

بیابان عرب گلشن گیا بن
بنا ہر خار پھولون کی چھڑی ہی

جلال احمدی سے تھرتھرا کر
بنائے قصر کسریٰ گر پڑی ہی

زبان سوسن کی بھی حیرت سے ہے بند
نہ اک نرگس ہے سکتہ مین کھڑی ہی

ہے فیض احمدی وہ طرفہ گلشن
گل خورشید جسکی پنکھڑی ہی

کف پائے نبی کے مقابل
گل فردوس کی پتی کڑی ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لب رنگین اگر ہے سلک مرجان — مسلسل دانت موتی کی لڑی ہی
محبت کی ہی محبوب خدا سے — بحمد اللہ کہان قسمت لڑی ہی
خیال زلف مین ہون پا بہ زنجیر — ازل سے عشق کی بیڑی پڑی ہی
تڑپ دل کی نہین تھمتی ہے ایک دم — ہے دل پہلو مین یا جیبی گھڑی ہی
ہے اکسیر اپنی وہ خاک در پاک — مہوس ڈھونڈتا بوٹی جڑی ہی
شہ لولاک کی ہت ہون بیدل — ہزار ادنے ہون پر قسمت بڑی ہی

حضرت مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم در ایام صبا مصروف لہو و تماشا می شد

نہ لڑکون مین جیز الورے کھیلتے تھے — وہ کچھ کھیل اپنا جدا کھیلتے تھے
روایت ہے چاند آپ سے کرتا بانین — پڑے مہد مین مہ لقا کھیلتے تھے
فرشتے جھولاتے تھے حضرت کا جھولا — ملک اُنکے جھولے سے آ کھیلتے تھے
نہ رکھتے تھے کچھ پاس دیتے لٹا سب — یہ بازی وہ راہ خدا کھیلتے تھے
ہوئے مات کافر یہ جانبازیان کین — یہی بازیان بارہا کھیلتے تھے
بتون کے کئے ٹکڑے بتخانے توڑے — یہ کھیل اشرف الانبیا کھیلتے تھے
تھے قدرت کے کھیل اُنکے سب کھیل بیدل — وہ کھیل ایسے معجز نما کھیلتے تھے

عرض سلام بجناب خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم

السلام اے نور حق را مظہری — اے ثنا خوانت جلیل اکبری
چرخہا زد چرخ و تا این دم ندید — چون تو محبوبی ہمایون منظری
کے رسد دستم بدامانش کہ دست — بادشاہ و من گدای احقری
اے خوشا کز جام صہبای حضور — جرعہ ام بخشی و گویم دیگری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے رسد فکرم بتوصیفش کہ اوست — لامکان سیری ازان ہم برتری
سروری زیشان جزاین امت کہ یافت — پیشوائے دستگیری رہبری
شد مطیب طابہ از طیبِ خوشت — اے خوش اندامی معطر پیکری
کیست از عالی نژادان جہان — چون تو خوش اصلی گرامی گوہری
چیست این گر نیست از اسرار غیب — امیی خواند ز حکمت دفتری
ہمچو انجم جملہ خیلِ انبیاست — تو دران انجم چو ماہِ انوری
ہر دم از ما صد سلام وصد درود — بر روان پاک آن دین پروری
یا رسول اللہ پذیر از ما سلام — تحفۂ ما زین نباشد خوشتری
یک نظر بر زاری بیدل کہ او — بر درت آوردہ رو از ہر دری

محبوبیت مصطفےٰ و ترغیب حُبِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

جسے حب محبوب مولیٰ نہیں ہے — وہ مولیٰ کو مقبول بندہ نہیں ہے
وہ ہون جس سے راضی خدا ہی ہو راضی — نہون خوش تو خوش حق تعالیٰ نہیں ہے
ہین سب انبیا یون تو پیارے خدا کے — مگر آپ سے کوئی پیارا نہیں ہے
ازل سے ابد لامکان سے زمین تک — بہت دیکھا پر کوئی تم سا نہیں ہے
ہے پردہ اونہین پر نہ دیکھین جو تمکو — تمہاری تجلی پہ پردہ نہین ہے
ترا روضہ دیکھے جو رضوان تو سمجھے — کہ فردوس اعلےٰ کچھ اعلےٰ نہین ہے
ملون منہ کو قدموسنے نعلین جمپون — بہری دلمین کیا کیا تمنا نہین ہے
یہان کے مدارج وہان کے معارج — امید اپنے منعم سے کیا کیا نہین ہے
قیامت مین جان کندنی مین لحد مین — تمہین ہو کوئی حامی اپنا نہین ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہین بیکسون کی ہو غمخوار ورنہ
زمانہ مین کوئی کسیکا نہین ہے

قدم تھک گئے چلتے چلتے طلب مین
پتا تک بھی منزل کا پیدا نہین ہے

کیا خون مرے دل کا بیتابیون نے
ذرا تھامے دل کوئی اتنا نہین ہے

یہ سر پہنچے اُس آستان پر الٰہی
سر سیر عرش معلی نہین ہے

تڑپتا ہی دل دم بخود ہون ادب سے
کہ بندے کا مولی پہ دعوی نہین ہے

لب جانفزا کا ہے کام اب مسیحا
کہ کچھ دم مین دم غم نے چھوڑا نہین ہے

خبر لیجیے اپنے بیدل کی شاہا
کوئی اُسکا جز ذات والا نہین ہے

گلفشانی خامہ رنگین نگار در عرض سلام و مدیح حضرت احمد مختار

ہو سلام اُن پر عرب جنکے سبب گلزار ہے
سنبل و ریحان سے بھی خوشتر و مانگا خار ہے

شعر مین جب سے بیان روے پر انوار ہے
مطلع الانوار میرا مطلع الاشعار ہے

دل مرا اُسکے تصور مین تجلی زار ہے
آسمان پر چاند جسکا طالب دیدار ہے

چاند ہی آنکھون مین ہے اور گل نظر مین خار ہے
جب سے آنکھون مین جمال سید ابرار ہے

میرے آگے سے اوٹھا اے باغبان گل کے پھول
نرگسین چشم نبی کی اک نظر درکار ہے

زعفران روز زرد ہی اُس روی خندان کے حضور
زلف کے سودا مین خون ہر نافہ تاتار ہے

ہے جو دلمین کوکب دُردی دندان کا خیال
جو بہا آنکھون سے آنسو کوکب سیار ہے

جو نبی پر اپنے دیوانہ ہی عاقل ہو وہی
جو ہوا ست اُنکی الفت مین وہی ہشیار ہے

دل اُسیکا دل ہی جسنے دل لگایا آپ سے
عشق حضرت کا نہین جس دلمین وہ بیکار ہے

جلوۂ نور نبوت دیکھو اے اہل نظر
عکس سے روشن مدینہ کا در و دیوار ہے

سلہ ایام رضاع مین چاند آپ کے اشارون پر جھکتا تھا اور آپ چاند سے باتین کرتے تھے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا ہی دندان رسول اللہ مین ہی آب و تاب
شرم سے غرق عرق آب در شہوار ہے

وہ جبین و وہ رخ و وہ سینہ اور وہ پیارا پیارا رنگ
نور کا پتلا سراپا احمد مختار ہے

اُنکے ہاتھونکا ہی دھووں دردمندونکی دوا
خاک اُنکے پانو کی کحل اولی الابصار ہے

دیکھہ کپڑونکی پہین کہتے ہین ہر اک مردوزن
واہ کیا جبہ ہی کیا پٹکا ہی کیا دستار ہے

بھر دیے حق نے علوم اولین و آخرین
سینہ کیا سینہ ہی اک گنجینۂ اسرار ہے

مشک سے کسطرح دون خط معنبر کو مثال
مشک تو ایک خمن ناف آہو ہی تاتار ہے

اُن لب و دندان کی دیکھو سیر اے اہل نظر
موتیا کے گرد کیا اچھا کھلا گلنار ہے

پھرتے ہین اجرام عالی صدقہ ہوتے آپ پر
سبع سیارہ ہین سیار آسمان دوار ہے

آپکی ہستی سے کل ہستی خدائے ہست کی
آپ ہی کے نور سے ہر نور کا اظہار ہے

کیون نہ بھیجین آدم و جن و ملک تمپر درود
تم ہو محبوب خدا تمپر خدا کا پیار ہے

اپنی بخشش کی توقع ہی تو ہی اسبات پر
تم شفیع المذنبین ہو اور خدا غفار ہے

رحم کر مجھپر خدایا اس پیمبر کے طفیل
درد پر ہین درد اور آزار پر آزار ہے

ہی مدینہ دور اور بیدل ضعیف و ناتوان
رحمۃ للعالمین کی اک کشش درکار ہے

این ما شعار ست کہ در ماہ محرم سنہ یکہزار و سہ صد ہجری ہنگام باریابی مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما تالیف کردم و خاص وقت حصول شرف زیارت روضہ مقدسہ زادہا اللہ فضلا و کرما بموقف عرض حضور رسالت مآب در آوردم والحمد للہ

کرتا ہون شکر حق کا پیمبر کے سامنے
پہنچایا مجکو روضۂ انور کے سامنے

طالع کو میرے دیکھنا اللہ رے عروج
پہنچا ہے ذرہ مہر منور کے سامنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھرتا کبھی ہون مرقد و منبر کے بین بین
حاضر کبھی ہون پایۂ منبر کے سامنے

اُن جالیون سے آئی جلا دلکو اور ہوا
پرنور دیدہ قبۂ انور کے سامنے

برج فلک پہ لاکھ چڑھے چاند کا کلس
ہو ویگا ماند گنبد اخضر کے سامنے

روضہ تو دیکھا کاش دکھا دیجے یا نبی
روی مبارک اپنا ذرا کر کے سامنے

کیون تیرگی بخت نہ کافور ہو کہ آج
چمکا ہے بخت سعد مقدر کے سامنے

پیاسا زلال لطف کا طے کر کے بحر و بر
پہنچا جناب ساقی کوثر کے سامنے

زائر بین ہو چکا ہون مجھے اب نہ بھولیے
رکھیگا یاد خالق اکبر کے سامنے

جنت مین بھی خدا یہی قربت کرے نصیب
جیسے کھڑا ہون آج ترے در کے سامنے

بیدل کو لطف ہو ترا ہر غم سے یون پناہ
جیسے سپر پناہ ہو خنجر کے سامنے

فرمان مزوج الاشباح والارواح در تشریع سنت نکاح

خلاق دوجہان کی ہدایت نکاح ہی
جاری پیمبرونکی شریعت نکاح ہی

وہ حکم جو کبھی نہوا نسخ اور نہو
آدمؑ سے لیکے تا بقیامت نکاح ہی

۱ منبر و مرقد شریف کے مابین ایک دروازہ بنا ہوا ہی اور اسکی پیشانی پر آب زر سے بقلم جلی لکھا ہوا ہی مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہی بہشت کا آپنے گھر مزار مبارک کو فرمایا ہی ۱۲ ۲ فتاوی عالمگیری مین در باب آداب زیارت لکھا ہی ثم یاتی المنبر یعنی پھر منبر کے پاس حاضر ہو ۱۲ ۳ وہ دیوار روضہ مبارک جو جانب قبلہ ہی اُسمین تین دروازے ہین ہر دروازہ کے دو کیواڑ اُن کیواڑون کا وجود محض حروف ہے کمال صنعت کی ہو دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہی لوہے کے حروف مجلی مصفی اسطرح پر قایم کیے ہین کہ ایک کیواڑ کے شروع مین بخط عربی یہ حروف بنائے ہین لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین اس تحریر کے مقابل دوسرے کیواڑ مین لکھا ہی محمد رسول اللہ الصدوق الامین یہ ایک سطر ہو گئی اسکے نیچے پھر اسی عبارت کی دوسری تیسری سطر علی ہذا القیاس ان حروف سے وہ کیواڑ اوپر سے نیچے تک بنے ہوئے ہین ان حروف کے دو اڑو کشش عیون کے درمیان جو خالی مقامات ہین وہ جالیان بنگئی ہین اندر سے باہر اور باہر سے اندر اُن مین سب نظر آتا ہی عجب صنعت ہی ۱۲ ۴ دروازہ روضہ منورہ کی پیشانی پر باب پر لکھا ہوا ہی من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یعنی جسنے زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی مجھپر اُسکی شفاعت ۱۲ ۵ مفتیان دین لکھتے ہین کہ نکاح عجیب سنت ہی وقت آدم سے تا قیامت کسی قسم مین منسوخ نہوئی اور نہ ہوگی اور ہر پیغمبر اس امر پر مامور ہوئے ہین کہ زوجہا تم کو ہو ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھنا جو چاہو پاک نگاہ اور خیال کو
دلکی پناہ آنکھ کی عصمت نکاح ہی

دنیا مین ہی نشاط تو عقبے مین ہی ثواب
دنیا کی اور دین کی نعمت نکاح ہی

دو بول پڑھکے ہوتے ہین دو غیر ایک جان
دو جانین جو دیتا ہی وحدت نکاح ہی

کثرت ہوئی ہی وحدت آدم نکاح سے
وحدت کو کرتا مظہر کثرت نکاح ہی

تعریف کیون نہ کیجیے بیدل نکاح کی
اپنے رسول پاک کی سنت نکاح ہی

عشرت دنیا دنی فناشدنی ست

یہان کا سرور ایک آدھ نفس ہے
رقص شرر یا شعلۂ خس ہے

گھونٹ گلے تک بھی نہین اور ا
کہتا ساقی ابھی سے بس ہے

ہے انسان مجبور و مخیر
سنلے مثال اسکی جو ہوس ہے

اوڑتا پتنگ ضرور ہے لیکن
ڈور اسکی تو پرائے بس ہے

کھالی ہوا کچھ پھر تو سدا کو
تو ہی اور تربت کا قفس ہے

ہر دم کوچ کی ہین آوازین
طبل رحیل ہی بانگ جرس ہے

ہای غضب آنکھین نہین کھلتین
جاگو جاگو کہتا عسس ہے

کوئی نہین مشکل مین کسیکا
وقت پہ باکس بھی بیکس ہے

چھوڑدی بیدل سب دھندونکو
اللہ بس اور باقی ہوس ہے

منقبت سیدنا الغوث الاعظم قدس اللہ سرہ الاکرم

زہی حسن دلارائی محی الدین جیلانی
کہ ایک عالم ہے شیدائی محی الدین جیلانی

شرب تم فضلتی من بعد سکری[1] جو مست حالت ہین
وہ ہین سرشار صہبائی محی الدین جیلانی

[1] یہ شعر حضرت غوث پاک کے قصیدہ غوثیہ کا آپنے خطاب کو خطاب کرکے فرماتے ہین ۔ شربتم فضلتی من بعد سکری یعنی تمنے شراب عشق الٰہی سے بعد سیری بھی پی ہے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رجال الغیب اور جن و ملائک آتے خدمت مین — زہے دربار والا ئی محی الدین جیلانی
وہ محبوب الٰہی ہین وہ مطلوب خدائی ہین — ہے ہر دل مین تولائی محی الدین جیلانی
وہ پا یا رقاب اولیا پر ہمنے یہ پایا — ہین سب خاک کف پائی محی الدین جیلانی
قدم گردن پہ لینا کیا تعجب ہے جو سچ پوچھو — ہے پتلی آنکھہ کی جائی محی الدین جیلانی
بلند آواز ہی نوبت طبولی فی السما[1] وقت — زہے شان معلائی محی الدین جیلانی
ستاری سب[2] چھپے اب تا ابد چمکیگا شمس انکا — تلے محشر تجلائی محی الدین جیلانی
جو فانی حق مین ہین مظہر ہین وہ فعل الٰہی کے — عطای حق ہی اعطائی محی الدین جیلانی
نہین کچھ آج سے عزو شرف مجد و کرم انکو — یہ ہے میراث آبائی محی الدین جیلانی
نبی کے ساتھہ پڑھتے ہین درود آل نبی پر ہم — ہین[3] آمین بھی تو معنائی محی الدین جیلانی
نہ زندہ رسم دین کرتے تو وہ دنیا مین کیون آتے — جلائے دین کو آئی محی الدین جیلانی
دکھاؤن کیمیا گر کو کہ لے اکسیر اعظم دیکھ — ملے خاک کف پائی محی الدین جیلانی
لکھون اب حلیہ انور بدن[4] نازک تھا اور اغر — تھا گورا رنگ زیبائی محی الدین جیلانی
جو شعلہ نور کا دیکھے جو جلوہ طور کا دیکھے — وہ دیکھے نور سیمائی محی الدین جیلانی
کبھی وہ چاند سورج سے دو چار آنکھین نہین کرتے — ہین جو محو محیائی محی الدین جیلانی
ہوس رضوان کو سیر سبزہ جنت کی مٹ جائے — جو دیکھے خط خضرائی محی الدین جیلانی

[1] یہ بھی حضرت غوث پاک کا شعر ہی طبولی فی السمار والارض وقت۔ یعنی میرے نقارے زمین اور آسمان مین بجائے گئے ۱۲
[2] یہ ایک شعر کا ترجمہ ہے جو حضرت غوث نے ایک قصید ہ بائیہ مین فرمایا کہ اگلے شموس سب چھپ گئے اب ہمارا شمس بلندی کے افق مین ہمیشہ چمکتا رہیگا کبھی نہ چھپیگا اور اس مضمون کو بہ نسبت حضرت غوث پاک کے حضرت مجدد الف ثانی نے بھی مکتوبات مین تسلیم کیا ہے ۱۲ [3] اسلئے کہ آپ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین ۱۲ [4] صورت مبارک کا بیان اسلئے لکھدیا ہے کہ کوئی مشرف بزیارت خواب در دیا مین ہو تو پہچان لے ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سکندر ڈھونڈتا پھرتا ہی چشمہ آبحیوان کا
نہین دیکھے جو لبھائی محی الدین جیلانی

میانہ قد تھا خط گنجان تھا اور سینہ چوڑا تھا
زہے ترکیب اعضائی محی الدین جیلانی

قریب اور دور سے یکسان سنا جاتا مجامع مین
کلام معجز آمائی محی الدین جیلانی

بیان وعظ مین مدہوش کر دیتے ہزارونکو
چمکتا وہتا جو مینائی محی الدین جیلانی

زمین سے عالم بالا تک اُس کا بول بالا تھا
تھا ایسا سروِ عنائی محی الدین جیلانی

چمکتی ہی بیچ گل مین ای بلبل چہک ہمتو
ہوئی ہین مدح پیرائی محی الدین جیلانی

الہی اس دل مردہ تن افسردہ مین جان دے
بروح راحت افزائی محی الدین جیلانی

الہی دستگیری کر کے بالادست کہہ مجھکو
بحق دست بالائی محی الدین جیلانی

الہی کشتی بیدل تلاطم سے بچالیجو
باجرا ے مددہائی محی الدین جیلانی

سخن پر حزن در شہادت امام حسنؑ

نبی عاشق تھے دیدار حسن کے
تھے شائق سیر گلزار حسن کے

تھے فرماتے نبی یہ گل ہے میرا
کیا کرتے تھے نظارے حسن کے

ہوا اُس گل کا اب صد چاک سینہ
ہوئے ٹکڑے دل زار حسن کے

دیا ظالم نے ایسا زہر قاتل
گرے کٹ کر جگر پارے حسن کے

گئے برگ خزان کی طرح مرجھا
تر و تازہ وہ رخسارے حسن کے

لگا خون آنے اسہال کبد سے
لہو کے چھوٹے فوارے حسن کے

کلیجہ یونکٹا جاتا ہے گویا
جگر پر چلتے ہین آرے حسن کے

نہین اب فاطمہ پھر کون پوچھے
یہ آنسو چشم بیمار حسن کے

علی مرتضی بھی اب نہین حیف
جو ہون فریادرس پیارے حسن کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا پر چھوڑ بیدل ظالمون کو
وہ بدلے لے گا آزار حسن کے

اشعار حسرت افزا در شہادت حسینؑ شہید کربلا

کم قیامت سے نہین شاہ شہادت تیری
دل پھٹا جاتا ہی سن سن کے مصیبت تیری

آہ اسوقت پر آشوب مین ہم کیون نہوے
دیکی تجہپر دل و جان کرتی رفاقت تیری

جسکے گہر کے ہون غلام آہ اسی قتل کرین
حیف قاتل ہوئی خود نانا کی امت تیری

رحم کچھ سنگدلون نے نہ کیا پر نہ کیا
بھوک مین پیاس مین کیا کیا ہوئی حالت تیری

کتنا چلایا کسی نے نہ سنی اک فریاد
ہای حسرت کہ نہ نکلی کوئی حسرت تیری

گھونٹ بھر پانی سے تازہ نہوئی روح افسوس
بھوک اور پیاس مین کی روح نے رحلت تیری

آہ محبوب خدا دیتے تھے جسپر بوسے
ڈالدی خاک پہ وہ چاند سی صورت تیری

بی تمیزون نے کیا کچھ بھی نہ تیرا آداب
کرتے جبریل ادب سے تھے زیارت تیری

آہ بدبختون نے گھوڑون کے سمون سے روندا
ریزہ ریزہ ہوئی ترکیب جسامت تیری

کیا ہوا گر تجھے بدبختون نے پانی نہ دیا
ہوگی محشر کو تو جاگیر مین جنت تیری

اشقیا تیری محبت کا مزہ کیا جانین
قلب محبوب خدا مین تھی محبت تیری

رکھ سدا آل پیمبر کی محبت بیدل
ہوگی محشر مین یہ ایمان پہ حجت تیری

تضرع و فریاد بدرگاہ رب العباد

پھنسی ہون بھنور مین کشتی آہ رب اغفرلی وارحمنی
من یجیبنا الا اللہ رب اغفرلی وارحمنی

نفس ایدھر کرتا ہی تباہ لایا شیطان اُدھر سپاہ
تیرے سوا اب نہین پناہ رب اغفرلی وارحمنی

کون ہو میری پشت و پناہ کون مرا دل تھامے آہ
کون ہو بیکسی کے ہمراہ رب اغفرلی وارحمنی

لہ کون ہی کو بجات دی سوا اللہ تعالیٰ کے ای پروردگار بخش مجکو اور رحم کر مجہپر ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو سب کا مسجود و جباہ تو سب کا معبود و الٰہ
سب شاہ ہوں کا شاہ ہے شاہ رب اغفرلی وارحمنی

جو چاہیگا عفو گناہ بخشیگا اُسکو اللہ
چاہیے پڑہنا شام و پگاہ رب اغفرلی وارحمنی

ماہی الرض سے لے تا ماہ عفو کی تیری ہے افواہ
رحم کے تیرے سب ہیں گواہ رب اغفرلی وارحمنی

عمر کٹی غفلت میں آہ نامہ عمل کا ہوا سیاہ
بخش الٰہی مرے گناہ رب اغفرلی وارحمنی

کچھ نظر آتی نہیں پناہ جاتی ایک سپر ہے نگاہ
ہوں مداح رسول اللہ رب اغفرلی وارحمنی

جیسی نہ بگڑی یا اللہ دنیا میں باعز و جاہ
کیجو کرم سے وہاں بھی نباہ رب اغفرلی وارحمنی

روز قیامت یا اللہ ہو بیدل کا شفاعت خواہ
سید عالم جہاں پناہ رب اغفرلی وارحمنی

دعای عام جامع المرام کہ در اختتام مجالس عظام خواندہ میشود

محمدؐ پہ بھیج اپنی رحمت الٰہی
وہ رحمت کہ ہوتا قیامت الٰہی

تمام آل و اصحاب پر بھی ہو رحمت
ہو امت پہ ظل عنایت الٰہی

مدد کیجیو ملت مصطفےٰ کی
شریعت رہے تا قیامت الٰہی

محدث رہیں کرتے جاری روایت
ہوں محفاظ محو تلاوت الٰہی

رہیں مسند شرع پر اہل فتوےٰ
رہیں اصفیا تاج امت الٰہی

جو ہیں نیک رکھ اُنکو نیکی پہ قائم
جو ہیں بد کر اُنکو ہدایت الٰہی

روا اہل حاجت کی حاجت ہو یارب
مریضوں کو ہو جای صحت الٰہی

بچا ای خدا قحط کی سختیوں سے
رہے دُر فشاں ابر رحمت الٰہی

وبا دور رکھ امتِ مصطفےٰ سے
سب آفات سے رکھ سلامت الٰہی

ہو کیسا ہی غم دور کر اُسکو یارب
کہ ہر شے پہ ہے تجکو قدرت الٰہی

جو بانی ہے اس مجلس باصفا کا
وہ پائے سدا خیر و برکت الٰہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھا جسنے اخلاص اور صدق دل سے
وہ مقصد کی پائے بشارت الٰہی

سنا جن محبون نے صدق و صفا سے
سلامت رہے وہ جماعت الٰہی

یہ بیدل بھی اپنی مرادون کو پہنچے
ملے دین و دنیا کی نعمت الٰہی

ترجیع بند بر شعر دلبند شیخ مشرف الدین مصلح بن عبداللہ المعروف شیخ سعدی شیرازیؒ

بگو تا چہ اے گلبدن گویمت
چمن بلکہ رشک چمن گویمت

بلب رشک لعل یمن گویمت
بہ تن غیرت نسترن گویمت

سمن بوی و گل پیرہن گویمت
چراغ زمین و زمن گویمت

نخوانم قمر نے پرن گویمت
شعاع رخ ذوالمنن گویمت

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

تری مدح مین لنگ پای دلیل
زبانونپہ ہی تنگ میدان فیل

تری قدر جانے ہے رب جلیل
سلیمان نہ داؤد نے حرز فیل[1]

اگر مدح کا دم بھرے جبرئیل
لکھے حشر تک تیرا وصف جمیل

نہو جبکہ طے یہ بیان طویل
یہی کہتے بن آئی اے بعدیل

[1] حرز فیل سورۃ الفیل کے پڑھنے کا تعویذ

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

جہان تو ہی وہان کسکا ہوسکے گذر
بشر کیا فرشتون کے جلتے ہین پر

ترا نور ہر نور مین جلوہ گر
تو فرمانروا ارض و افلاک پر

جو انگلی اوٹھاوی تو شق ہو قمر
بلاوے تو پاس آوے چلکر شجر

قدم رکھے تو موم ہووے حجر
ترے صدقے شاہنشہ بحر و بر

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ تن جسمین معمور نور قدم
وہ جان جسکی اللہ کھائے قسم
وہ رخ جسکا نقشہ ہے باغ ارم
وہ قد جسکے آگے ہو شمشاد خم
وہ صورت وہ سیرت وہ حسن شیم
وہ اخلاق نیکو وہ جود و کرم
کہانتک کرون تیری مدحت رقم
زبان پر یہی بیت ہے دمبدم

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

ترا نور ہے زینت ہر جمال
تری ذات ہے مرکز ہر کمال
تو حادث ہی بیشک مگر بیزوال[1]
کرے تیری تجلیل خود ذوالجلال
بھلا بیدل خستہ کے کیا مجال
کرے تیری مدحت کا جو کچھ خیال
کہے جبکہ سعدی سا شیرین مقال
بصد آہ و زاری کہ ای خوشخصال

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

ترجیع دیگر بطرز مسدس بر شعر سعدی انار اللہ قبرہ المقدس

تفکر مین رہتا ہون صبح و مسا
کہون تجکو خورشید یا مہ لقا
مگر شان مین تیری اے مصطفے
مین جو کچھ کہون اُس سے ہے تو سوا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

ہوئی آپ پر ختم پیغمبری
زبور آپ کی وصف سے ہے بھری
صحیفون مین بیحد ثنائین تری
بشر سے ہو کب تیری مدحتگری

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

[1] بیزوال یعنی آپکے فضائل و کمالات مین ہرگز زوال نہ آئیگا ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بشر تیری صورت کے دیوانے ہین
جنون محبت مین فرزانے ہین

نبی چشم میگون پہ مستانے ہین
ملک شمع عارض کے پروانے ہین

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

کسی پر جو ہوتا ہے جوبن کمال
اُسے چاند سورج سے دیون مثال

ترے خوشہ چین شمس و بدر و ہلال
مشابہ کہون کس سے تیرا جمال

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

وہ ابرو مقوس ہے طاق حرم
دم قہر دیکھو تو تیغ دو دم

وہ صولت کہ تھرائین شیر اجم
وہ ہیبت کہ گر جائین کسریٰ و جم

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

بظاہر تو گو ساکن خاک ہے
ترا زینہ بام نہ افلاک ہے

ترا قدردان ایزد پاک ہے
جہان تو ہے گم عقل و ادراک ہے

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

سرافیل گر ہو ترنم سرا
کرے صور مین نغمہ لاکھون ادا

ہر اک صوت مین لاکھ مدح و ثنا
نہو ذکر پورا کبھی آپ کا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

ہوئی غوطہ زن جبکہ فکر رسا
مضامین چنے عرش سے تا ثرے

نہ شایان ترے کوئی مضمون ملا
کہا آخر ش یہ کہ اے مصطفےٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

زبان تھام دیکھ اپنا بیدل مقام
کہاں تو کہاں ذکر خیر الانام
ہے بہتر کہ تو عرض کر اب سلام
یہ سعدی کا پھر عجز سے پڑھ کلام

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

کلام در اوصاف حسنین علیہم السلام

تھے علی و فاطمہ کے نورعین
ایک شہزادہ حسن اور اک حسین
فاطمہ کا ماہتاباں ایک تھا
مرتضی کا مہر رخشاں ایک تھا
ایک تھا برج نبوت کا قمر
ایک تھا درج رسالت کا گہر
غیرت لعل بدخشاں ایک تھا
روشن یاقوت رماں ایک تھا
ایک بستان علی کا تازہ پھول
اک بہار باغ شاداب بتول
حضرت حیدر کا پیارا ایک تھا
زہرہ کی آنکھوں کا تارا ایک تھا
ایک تھا زہر ہلاہل کا شہید
ایک تھا شمشیر قاتل کا شہید
یاں شہادت پائی واں جب جچے
دونو سردار اہل جنت کے ہوئے
جو محب ہے اونکا ہے محبوب حق
جو ہے دشمن اونکا ہی مغضوب حق
چاہے گر بیدل ہو کامل خاتمہ
رہ سدا شیدائے آل فاطمہ

تضمین بر سلام کہ مروج درخاص و عام است

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
آپ اس الانبیا ہیں	آپ تاج الاولیا ہیں	آپ محمود الثنا ہیں	آپ مقبول الدعا ہیں
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ سلطان مدینہ	مہبط وحی و سکینہ	نور سے معمور سینہ	مشک سے بہتر پسینا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
اولین موج خلائق	مرکز دور حقائق	فائقوں بھی ہیں فائق	جو ثنا کیجے سو لائق
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
لا کے جو ایمان تمپر	کیوں نہ دی دل و جان تمپر	مہربان رحمن تمپر	خلق سب قربان تمپر
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
حقے دی معراج تمکو	اور بخشا تاج تمکو	دو جہان کا راج تمکو	دین سلاطین باج تمکو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
تم ہو محبوب الٰہی	تم ہو موزون وصف شاہی	ماہ سے لے تا بہ ماہی	سب نے دی تمپر گواہی
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
ہجر میں مشکل ہے جینا	دل ہوا چاک اور سینہ	تھامیے میرا سفینہ	یا شفیع المذنبینا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کاش حاصل ہو حضوری	دور ہو جائی یہ دوری	دلکی حسرت ہو پوری	دیکھلوں وہ شکل نوری
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کیا کروں بیدل شکایت	درد ہجران کی حکایت	رنج و غم ہے بے نہایت	کیجیے للہ عنایت
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
انا اسلمنا للہ	رب لا معبود سواہ	لا ندعو الا ایاہ	ھو السمیع لمن ناجاہ

لہ اس مناجات میں اپنا نام بتخلص کچھ درج نہیں کیا بس اول شعر میں اشارہ ہو گیا کہ ہم کیسکو نہیں پکارتے نہیں عبادت کرتے سوا اسکے یعنی ہم کیسکے بندے ہیں اور وہ ہمارا معبود ہے جو سنتا جانتا ہو سنتا جاننے والے کی دعا اس مضمون میں اشارہ عبد السمیع کا نام نکل آیا ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ
جئنا بابک یا دیان	مرتجیا منک الاحسان	فالطف ارحم یا رحمٰن	یا حنان یا منان
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ
بابک مولی ماوانا	لا تطردنا خذلانا	نحن عبیدک مولانا	فامنح وامنن احسانا
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ
لیس لنا من نلتجیٔ	من کربات تعیینا	فضلک مولی یکفینا	نرجو لطفا یشفینا
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ
ھب لی ربی قرۃ عین	وارزقنی خیر الدارین	زینی یا رب الزین	وارفع عنی کل الشین
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ
رب وحسن عقبی الدار	واجعل حسنی فی الاخرا	اسکنا تحت الاشجار	جنات فیھا الانھار
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ
غیرک ربی من نوین	انت بصیر انت معین	انت مجیب للداعین	رب اغفر وارحم امین
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ
رب اجر من جر النار	جارک ربی خیر الجار	شفع فینا یا غفار	سیدنا المولی المختار
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ
روح الصدق صفی اللہ	نور الحق نجی اللہ	خیر الخلق نبی اللہ	حسن الخلق ولی اللہ
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ
ندعوا ربا لا کالارباب	یا ربک للداعین ماب	صل وسلم غیر حساب	علی النبی مع الاصحاب
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنا برسول اللہ

کبھی یہ اشعار بھی محافل میلاد خیر الانام میں وقت قیام پڑھے جاتے ہیں

جسکے ذکر مولد خیر الانام	چاہیے آداب سے کرنا قیام	مرحبا ای مرحبا اے مرحبا

لہ کاف جو مذکوک میں ہے اسکو اشمال پڑھنا چاہیے یعنی جیسے کاف میں الف اسطرح (کا) ملاحظہ ہو ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ اس عالم مین آی مرحبا
مرحبا اے رحمۃ للعالمین
کیجیے مقبول امت کا سلام
السلام ای شاہ عالی بارگاہ
السلام ای بحر موج ہمسم
السلام ای رحمۃ للعالمین
السلام ای ناہج دین قویم
السلام ای غمزدوں کے غمگسار
بیدل بیکس پہ رحمت کی نظر
کون حامی ہو مرا بے آپکے
سر سے پا تک جسم تو تمین چور ہون
کون تھامی اس دل رنجور کو
ای طبیب دل دوا کیجے مری
ہے یہ اندیشہ کہ جب موت آئیگی
دیکھیے کیا گذرے جسم و جان پر
عمر غفلت مین ہوئی آخر تمام
ایک بھی ہمنے نہ کام اچھا کیا
اب کسی صورت نہین ممکن نجات
پر غلام احمد مختار ہون
اے خدا اپنے محمد کا طفیل
جنتی کر گو سزائے نار ہون
آفت کونین سے محفوظ رکھ

مرحبا ای فخر عالم مرحبا
مرحبا سلطان ختم المرسلین
السلام ای جلوہ نور خدا
السلام ای خاص محبوب الٰہ
السلام ای مظہر شان جمیل
السلام ای مہبط روح الامین
السلام ای شافع یوم الحساب
السلام ای مرہم جان فگار
آپکی ذات کا ہو نمین ادنے غلام
ہوگا بیڑا پار صدقے آپکے
کسکو ہی غم اس نحیف زار کا
دے تسلی کون اس مہجور کو
سخت مضطر ہون تسلی دیجیے
صلے کیا کیا دیکھیے دکھلائیگی
روز محشر جب ہوگا یہ حساب
سخت حیرانی ہی کیا دونگا جواب
ہان مگر آتی ہی دلمین اک بات
ہوگا جسدم سامنا اللہ کا
اپنے اس محمود احمد کا طفیل
زندگی میری ہو جبتک یا کریم
اپنی نعمت سے مجھے محظوظ رکھ

سید اولاد آدم مرحبا
مرحبا اے حضرت خیر الانام
السلام ای سید و مولای ما
السلام ای ابر شجاج کرم
السلام ای صاحب قدر جلیل
السلام ای کاشف سر قدیم
السلام ای مورد ام الکتاب
السلام ای حضرت خیر البشر
کم سے بھی کمتر غلامونکا غلام
رحمت عالم بہت رنجور ہون
درد ہی کسکو دل بیمار کا
اے مسیحا دم خبر لیجے مری
ہے لبون پر جان تشنی کیجیے
جب اندھیری گور مین ہوگا گذر
سخت حیرانی ہی کیا دونگا جواب
آہ و اویلا در یغا حسرتا
خواب غفلت مین پڑی سوتے رہے
گرچہ مین بدوضع بدکردار ہون
واسطہ دونگا رسول اللہ کا
بخش مجھکو گرچہ بدکردار ہون
رکھ مرا مسلک صراط مستقیم
وقت ہو جانکندنی کا قریب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو مجھے کلمۂ شہادت کا نصیب	قبر میں ہونے لگیں جب دم سوال	رکھیو ثابت واسگہری ذوالجلال
جس گھڑی ہو مل قیامت کا ہوش	دیکھکر صدہا وریں عالم کے ہوش	حوض کوثر پر مجھے پہونچائیو
میرے آقا سے مجھے ملوائیو	دیکھ لوں اول وہ نورانی لقا	پھر ہیوں کوثر کا آب جانفزا
جب چلیں جنت کو وہ خیر الانام	پیچھے پیچھے یہ بھی حاضر ہو غلام	آپکا صدقہ سنے یہ کمترین
	حکم طبتم فادخلوھا خالدین	

خاتمۃ الطبع

ای منعم منان بیرالاکمہ لاکمہ احسان کہ بہ نسخہ فصاحت قران بلاغت عنوان جان معانی وبیان مصباح زجاجہ عرفان وایقان الموسوم بہ **نور ایمان** تصنیف لطیف جناب حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی **عبد السمیع** صاحب بیدل رحمۃ اللہ علیہ ساکن رامپور ضلع سہارنپور حسب الارشاد فیض بنیاد جناب صاحبزادہ مولنا حکیم میان محمد صاحب مدظلہم وسید علی حسین صاحب امیر مداح بشیر ومنیر باضافہ انوس کلام حضرت مرحوم کہ جو طبع نہیں ہوا تھا دوبارہ مرتب کیا اور شیخ محمد وزیر صاحب خلف منشی ولی محمد صاحب ساکن کیمپ میرٹھ کی سعی سے سال ۱۳۲۷ھ مین مطبع قاسمی مرتبین مطبوع ہوا

قطعہ تاریخ نور ایمان از نتائج طبع نازک خیال شیرین مقال قرۂ باصرۂ دولت و اقبال غرۂ ناصیہ سعادت و اجلال رشد آئین میان شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب خلف الرشید خان بہادر جناب شیخ وحید الدین صاحب رئیس اعظم شہر میرٹھ دام اقبالہ و اجلالہ

چون زاحسان خدائی نور ایمان	طبع شد بین چشمہ آب حیات	سال طبعش رشید الدین بگفت	نور ایمان است امید نجات ۱۳۲۷
		ولہ	
نور ایمان بار دیگر طبع شد	از کلام پاک مولای زمان	بود فکر سال طبعش در رسم	در ہمیں اندیشہ بودم ناگہان
	از لب بلبل سر شہید آمد صدا	نور ایمان نور عرفان نو جوان ۱۳۲۷	

اعلان علم کی خدمت میں مصنف مرحوم کی جائداد وصنف مرحوم کے کتب کے طبع کرانیکا قصد فرمائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"دارالاسلام" کی شائع کردہ تراثِ علمیہ

1- المبین مع تنقید وتبصرہ 2- الرشاد 3- نُزْهَةُ الْمَقَال فِي لَحْيَةِ الرِّجَال
پروفیسر علامہ سید محمد سلیمان اشرف بہاری ؒ (سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ)

4- شَرْحُ الْبِرْقَاةِ لِشَمْسِ الْعُلَمَاءِ الْمَوْلَوِي مُحَمَّد عَبْدِ الْحَقِّ الْعُمَرِي الْخَيْرَابَادِي وَيَلِيْهِ: رسالة فِي الْوُجُوْدِ الرَّابِطِي لِلسَّيِّدِ الْحَكِيْمِ بَرَكَات أَحْمَد التَّوْنكِي رَحِمَهُمَا اللهُ

5- ابحاثِ ضروری: حافظ ولی اللہ لاہوری محشی: مولوی فقیر محمد جہلمی ؒ تحقیق وتسہیل: خورشید احمد سعیدی

6- الروض المجود (وحدۃ الوجود): علامہ محمد فضل حق خیر آبادی ؒ مترجم: حکیم سید محمود احمد برکاتی

7- علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات: خوشتر نورانی علیگ (مدیر اعلیٰ ماہنامہ "جامِ نور" دہلی)

8- حیاتِ اُستاذ العلما مولانا یار محمد بندیالوی ؒ: علامہ غلام رسول سعیدی (دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)

9- مولودِ کعبہ کون؟ 10- مَنْ هُوَ مُعَاوِيَه؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری

11- اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ: مولانا غلام دستگیر ہاشمی قصوری ؒ

12- نورِ ایمان (دیوان): مولانا محمد عبدالسمیع بیدل رام پوری ؒ تلمیذ مرزا غالب

13- احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام: تاج الفحول شاہ عبدالقادر بدایونی مترجم: مولانا دلشاد احمد قادری

14- دِيْوَانُ فَضْلِ الْحَقِّ الْخَيْرَابَادِي، دِرَاسَة وَتَحْقِيْق لِلدُّكْتُوْرَة سَلْمَة فِرْدَوْس سَيَهُوْل تحت الطبع

15- آدابُ المریدین: شیخ ضیاء الدین سہروردی ؒ مترجم: مولانا الشیخ رحمت اللہ کیرانوی ؒ //

16- رسائل (خَيْرُ الْاَمْصَار مَدِيْنَةُ الْاَنْصَار، السِّتَّةُ الضَّرُوْرِيَّة فِي الْمَعَارِفِ الْخُيُوْرِيَّة، حِفْظُ الْمَتِيْن عَن نُصُوْصِ الدِّيْن) مولانا خیر الدین خیوری دہلوی ؒ (والد ابوالکلام آزاد) تقدیم از راجا رشید محمود //

17- کلیاتِ کافی: سلطانِ نعت گویاں حضرت مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی ؒ
مع تذکارِ حیات وکمالات (نثریات ونظمیات) جمع وتحقیق: محمد رضاء الحسن قادری //

18- تنقیح العبادات: مناظرِ اسلام مولانا سید آل حسن رضوی موہانی ؒ //

19- جواہرِ مضیہ رد نیچریہ (سر سید احمد خان کے افکار کا ابطال): مولانا غلام دستگیر قصوری ؒ //

20- مسند ابی بکر الصدیق: امام ابی بکر احمد بن علی مروزی ؒ مترجم: محمد رضاء الحسن قادری زیرِ ترجمہ

21- امیر الکلام من کلام الامام (اقوالِ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ ؓ): پروفیسر مولانا اصغر علی روحی ؒ زیرِ کتابت

22- وسیلۂ جلیلہ (ثبوتِ جوازِ توسل): مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری ؒ زیرِ طبع

23- مضامین اقبالیات: سید نور محمد قادری زیرِ ترتیب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دارالاسلام کے زیرِ انصرام

ملک الشعرا شیخ مہدی علی ذکی مرادآبادی کے شاگرد

انقلاب ۱۸۵۷ء کے بطلِ جلیل، سلطانِ نعت گویاں

مولانا سید کفایت علی کافی مرادآبادی

علامہ فضلِ حق خیرآبادی کے شاگردِ رشید، حضرت شاہ فضلِ رسول بدایونی کے فرزندِ ارجمند

امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی نے جنھیں مجدد قرنِ رابع عشر قرار دیا

تاج الفحول محب رسول شاہ عبدالقادر عثمانی بدایونی

علامہ عبدالحی لکھنوی کے شاگرد، شاہ فضلِ رحمٰن گنج مرادآبادی کے مرید

ابوالکلام آزاد کے استاد، جلال لکھنوی کے نقاد

مولانا محمد ظہیر احسن شوق نیموی

مولانا وصی احمد محمد شورتی کے تلمیذ، امیر مینائی اور داغ دہلوی کے ممدوح

قاضی خلیل الدین حسن حافظ پیلی بھیتی

شکیل بدایونی، ماہر القادری، اختر الحامدی اور محشر بدایونی کے استاد

مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی

کے کلیاتِ شعر اردو پہ کام جاری ہے

اربابِ ذوق اور مقتدراتِ ترتی ادبیات اس سلسلے میں ادارے کی مدد فرمائیں!

پرچارک: محمد ضیاء الحسن قادری

دارالاسلام

C-8 محی الدین بلڈنگ، داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

0321-9425765 darulislam21@yahoo.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari